ایک ضروری التماس

جو اصحاب اِس کتاب کا مطالعہ فرمائیں - انکی خدمت میں
درخواست ہے کہ وہ ہمیں ازراہِ کرم اپنا نام اور ڈاک کا مکمل
پتہ لکھ بھیجیں تاکہ ہمارے ہاں سے اُردو علم و ادب کی جو نہایت
مُفید کتابیں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی ہیں - اُن کی اِطلاع
اور دیگر مطبُوعات کی فہرست ہم اُن کی خدمت میں روانہ کرتے
رہا کریں - اُمید ہے کہ ہمارے معزز بھائی اور بہنیں ہماری اس
درخواست کو شرفِ قبول بخش کر نہ صرف اپنا پتہ بلکہ اپنے
عزیزوں اور رشتہ داروں کے نام و پتے بھی ہمیں بھیجکر ممنون فرمائینگی -

شیخ عنایت اللہ مینیجنگ ایجنٹ تاج کمپنی لمیٹڈ
قرآن منزل - ریلوے روڈ لاہور

مُعلّمُ الانشاء

حصّہ سُوم

عربی انشاء و مضمون نگاری

کے

قواعد و ضوابط۔ مثالیں۔ مشقیں۔ مضامین کے تفصیلی عناصر و عنوانات اور عربی کے انشاء پردازوں کے مضامین اور نمونے

از

محمد الرابع الحسنی الندوی

ناشر

ندوۃ العلماء لکھنؤ (الھند)

ہر طرف ہریاول ہی ہریاول نظر آنے
لگی ۔ پھر کانیں کھود کر سونا ، چاندی، سیسہ،
لوہا اور دوسری دھاتیں نکالیں ۔ جگہ جگہ
نارنگی اور زیتون کے پیڑ لگائے ۔ غرض
اللہ نے اس چھوٹے سے علاقہ میں ایسی
برکت دی ۔ کہ زمین سونا اُگلنے لگی ۔ اور
گھر گھر موتیوں کا مینہ برس گیا ٭
الحمرا کا محل جس کے پلّہ کی کوئی
عمارت دُنیا بھر میں نہیں تھی ۔ غرناطہ
کے مسلمان بادشاہوں نے ہی بنایا تھا۔
یہ محل آج ٹوٹی پھوٹی حالت میں غرناطہ
کے سامنے کی پہاڑی پر کھڑا ہے ۔ اگرچہ
اس کا رنگ رُوپ بگڑ چکا ہے ۔ عربی
کی جو عبارتیں جگہ جگہ لکھی ہوئی تھیں۔
اب اچھی طرح پڑھی نہیں جاتیں ۔ بیل

الفہرس

دیا گیا ÷

اگرچہ مسلمان اندلس سے نکال دیئے
گئے۔ لیکن اُن کی بہادری، عقلمندی، نیکی
اور خدا ترسی کی کہانیاں مُدّت تک
اس ملک میں مشہور رہیں۔ آج ہم تمہیں
اس قسم کی ایک کہانی سُناتے ہیں۔ جس
سے تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ اندلس کے
عرب کیسی کیسی خُوبیاں رکھتے تھے ÷

(۲)

اندلس میں جو عرب خاندان آباد ہو
گئے تھے۔ اُن میں شیخ ادریس کا خاندان
بھی تھا۔ یہ شخص ابتدا میں بہت مفلس
تھا۔ مُدّتوں اِدھر اُدھر مارا مارا پھرا۔
لیکن کہیں سر چھپانے کا آسرا نہ ملا۔
آخر، پھرتا پھراتا شام کے علاقہ میں جا

ملا - وہ اُسے جلد جلد سمیٹ کر چل دیئے۔
نوکروں نے بھی جلد جلد مال سمیٹنا شروع
کیا اور جس کے ہاتھ جو کچھ آیا جیبوں
میں ٹھونس لیا +

رات اندھیری تھی - ہاتھ کو ہاتھ سجھائی
نہیں دیتا تھا - ادریس نے بہتیرا آنکھیں پھاڑ
پھاڑ کر اِدھر اُدھر دیکھا - لیکن اُسے اندلسی
سوداگر کا کوئی آتا پتا نہ ملا - آخر اُس
کے خیمہ کی طرف بھاگا - وہاں پہنچ کر
کیا دیکھتا ہے - کہ اس کا آقا رسیوں
میں جکڑا پڑا ہے - اور حبشی صندوقوں
کو جو سونے - چاندی اور جواہرات سے
بھرے پڑے تھے - کھول رہے ہیں -
اُن کا خیال تھا کہ ادریس اُن کے
ساتھ ہے - چنانچہ اُسے دیکھ کر اُن میں

بڑھاتا ہے اور اپنے ذہنی خاکے میں وہ کس طرح رنگ آمیزی کرتا ہے؟
چوتھے تخیل، بلندیٔ فکر، اور اعلیٰ مضمون ہی سے ایک مقالہ دلکش نہیں ہوتا
بلکہ اس کے عناصر کی ترتیب، اس کے اجزاء کا باہم مربوط ہونا، جملوں اور
فقروں کے درمیان معنوی ہم آہنگی کا ہونا ناگزیر ہے، فن انشاء کی جان
اطناب، واسہاب میں مہارت ہے - یہ وہ گر ہے جس کے بغیر کوئی مضمون نگار
کامیاب نہیں ہو سکتا۔ غیر متعلق امور کو ذکر کرکے مضمون کو طول دینا بلاغت کے
خلاف ہے، تطویل لاطائل سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ مضمون کا ہر
فقرہ کسی فائدے سے خالی نہیں ہونا چاہیئے۔ جملوں کا بلا فائدہ اعادہ
تکرار کلام میں نقص و عیب پیدا کرتا ہے، اس لئے مضمون لکھنے سے قبل
مقصد ہدف کو متعین کرنے کے بعد مضمون کا تجزیہ کرنا چاہیئے۔ مؤلف نے بیسیوں
عنوان قائم کرکے ان کے اجزاء و عناصر بیان کئے ہیں۔ ایک جگہ اطناب
یعنی مضمون کو پھیلانے اور بڑھانے کی عملی تعلیم کے لئے ایک مثال دی ہے
..... ساعتی غالیۃٌ ـــــ اب اس کو ایک پیرا میں پھیلانا مقصود ہے،
دیکھئے اسے کس طرح پھیلایا ہے:-

ان ساعتی لا توجد فی کل دکان لغلائها وقلتها و قد
انفقت فی شراءها ثلاث مائة روبیة وهی مصنوعة فی اکبر
مصنع من مصانع العالم ـــــ

دوسری مثال :- مدرستی جمیلة المنظر انیقة المبنی،
اسے یوں پھیلایا ہے۔ مدرستی جمیلة تمتع النظر الیها وتجعل

اَلحمد للہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمدؐ و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین ۔

دورِ جدید میں صحافت اور انشار پردازی کا فن بہت ترقی کر چکا ہے، دنیا میں اس سے زندگی کے بے شمار کام لئے جاتے ہیں' ادب و انشار اس زمانے میں محض لطفِ مجلس یا آسودگیٔ ذوق کی خاطر نہیں ہے' اس کا استعمال بامقصد اور مفید بنایا جا چکا ہے، نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کے سلسلے میں اسکی خدمات ناقابلِ انکار ہیں، آج کی متمدن دنیا اپنے سب کاموں میں اسکی محتاج ہے ۔

دار العلوم ندوۃ العلمار میں اس حقیقت کو پہلے ہی سے محسوس کیا گیا تھا اور اس کے لئے حتی الوسع اہتمام بھی کیا جاتا رہا، انشار و ادب تقریباً درجہ درجہ میں لازمی اور تقریر و تحریر یکساں ضروری سمجھی گئی' لیکن اس کے باوجود دار العلوم نے اپنے نصاب کے لئے انشار کا کوئی مکمل سلسلہ تیار نہیں کرایا تھا بلکہ خود انشار کے استاد کے ذوق اور قابلیت پر منحصر ہوا کرتا تھا کہ وہ طلبار کو تدریجی طور پر انشار کی تعلیم دے اور مشقیں کرائے ۔ یہ طریقہ ناقص اور کم سود مند تھا، کیونکہ اُستاد کا ذہن

ایک عیسائی پیٹھ پر بوجھ اُٹھائے اُس
طرف سے گزر رہا تھا۔ اُسے گھوڑے کی
لات جو لگی۔ تو وہ گر پڑا۔ اسحاق نے
یہ دیکھ کر باگ روک لی۔ اور بڑی
عاجزی کے ساتھ اُس سے معافی مانگی۔
لیکن وہ غصّے میں بھرا ہوا تھا۔ اُٹھتے
ہی اسحاق کو بُرا بھلا کہنا شروع کر
دیا۔ اسحاق نے اُس کی بہت منّت خوشامد
کی۔ اور بار بار کہا۔ کہ بھائی مجھے معاف
کر دو۔ مگر اُس کا غصّہ دھیما نہ ہوا
اور وہ برابر بکتا جھکتا رہا +

اسحاق شاید پھر بھی اس کی باتوں کا
بُرا نہ مانتا۔ مگر جب اُس نے مسلمانوں
کے مذہب کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔
تو اسحاق میں ضبط کی طاقت نہ رہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انشاء کے لئے صرف و نحو و قواعد جاننے اور ان پر عمل کرنے کے ساتھ فکر و ذہن اور ذوق سے کام لینے کی بھی کافی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انشاء پردازی کے لئے کوئی باقاعدہ اصول نہیں بتائے جا سکتے لیکن تھوڑی بہت ہدایات اور چند اشارے ایسے ضرور دئے جا سکتے ہیں، جو انشاء کی مشق و تمرین کے لئے رہنمائی کا فرض انجام دیں گے، اگلے صفحات انشاء کے کچھ اصول و ضوابط و ہدایات پر مشتمل ہیں، ان میں مضمون نگاری کی مشق کے لئے ابتداء سے تدریجی طور پر مقالہ نگاری تک لے جانے کی کوشش کی گئی ہے۔ (۱)

جب آپ اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے خیال یا کسی شے کے بارے

---

(۱) معلم الانشاء کے دوسرے حصہ میں قواعد و ترجمہ کی مشق و ہدایات کے بعد انشاء کی استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے کچھ موٹے موٹے اصول بتا دئے گئے ہیں اور کچھ ہدایات بھی (باقی صفحہ پر)

کھینچ لیں ۔ میں نے بھی خنجر نکالا ۔ اور اُن میں سے ایک میرے ہاتھ سے مارا گیا ۔ یہ دیکھ کر میں بھاگ کھڑا ہوا ۔

ادریس نے اس عیسائی کی کہانی سُن کر کہا ۔ "فکر نہ کرو ۔ مجھ سے جس طرح ہو سکا ۔ تمہیں بچا لوں گا ۔" اُس کے رہنے کے لئے ایک الگ کمرہ مقرر کر دیا ۔ اور نوکر کو حکم دیا ۔ کہ دیکھو یہ خبر باہر نکلنے نہ پائے ۔

تھوڑی دیر گزری تھی ۔ کہ کوچے میں شور سا سنائی دیا ۔ ادریس نے باہر نکل کے دیکھا ۔ تو معلوم ہوا ۔ کہ بہت سے آدمی ایک چارپائی پر کسی کو اُٹھائے لا رہے ہیں ۔ پوچھا کیا بات ہے ؟ ایک شخص نے آگے بڑھ کر کہا ۔ کہ کسی نے

الدّرسُ الاوّلُ

التفصیل والتجزیۃ

کبھی ایک سطر کی عبارت بڑھائی جاتی ہے تو ایک مقطوعہ بن جاتی ہے اور ایک مقطوعہ پھیلایا جاتا ہے تو ایک صفحہ بن جاتا ہے، اور کبھی ایک شخص ایک جملہ بول کر رہ جاتا ہے لیکن دوسرے وقت وہ اسی کو پھیلا کر ایک مضمون بنا لیتا ہے، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک جملہ ہے ساعتی غالیۃٌ اس کو ذرا پھیلایا تو ہوگیا انّ ساعتی لا توجد فی کل دکّان لغلائھا وقلتھا وقد انفقت فی شرائھا ثلاث مائۃ ربیۃ۔ وھی مصنوعۃ فی اکبر مصنع من مصانع العالم۔

کسی بھی جملے کو جب آپ پھیلائیں گے تو وہ پھیلے گا اور جس قدر آپ اس کو بڑھاتے جائیں گے وہ بڑھتا جائے گا اور اس میں مختلف اور متنوع لیکن مناسب اور مطابق موضوع باتیں شامل ہوتی جائیں گی اور اس میں نئے نئے مضامین نکلتے آئیں گے، اس بات کو واضح کرنے کے لئے ایک جملہ چار قطعوں میں دیا جاتا ہے جس میں ہر دوسرا قطعہ پہلے سے بڑا ہے، جملہ ہے "مدرستی جمیلۃ"

(۱) مدرستی جمیلۃ المنظر انیقۃ المبنیٰ۔

(۲) مدرستی جمیلۃٌ تُمتّع النظر الیھا وتجعل زائرھا معجبا باناقتھا

اس عیسائی کو اپنے سامنے بلوایا اور کہا۔
کہ "تم نے جس شخص کو قتل کیا ہے۔ وہ اصل
میں میرا بیٹا تھا۔ اگرچہ قانون یہی کہتا
ہے کہ تمہیں موت کی سزا دی جائے۔ مگر
کیا کروں قول ہار چکا ہوں۔ اس لئے یہ
روپوں کی تھیلی لو۔ اور میری آنکھوں سے
دُور ہو جاؤ۔ باہر ایک سانڈنی جو سو کوس
کا دم رکھتی ہے۔ کسی کسائی تیار کھڑی ہے۔
اُس پر میں نے کھانے پینے کا بہت سا
سامان بھی لاد دیا ہے جو کئی ہفتوں کے
لئے کافی ہوگا"۔

یہ کہتے کہتے نیک دل بڈّھے کی آواز
بھرّا گئی۔ اور اُس کی پلکوں پر ایک آنسو
صبح کے ستارے کی مانند چمکنے لگا۔

مطبوعہ انتظامی حیدرآباد دکن

يشتد وهج الشمس ويجف كل شئ على ظهرها ويكاد
يجف فينزل حين ذالك المطر فيكون حياة لكل مخلوق
وحياة لكل مايصلح ان يكون نباتا وتحى الارض به حياة
خصبة ناضرة ۔

(۵) والحج يجمع بين مسلمى مختلف الديار والاوطان فى محل واحد
وفى الحج منفعة اخرى جليلة لاتحصل من طريق اخر هى انه
يجتمع به حول بيت الله الحرام لتادية فريضة الحج الوف من
المسلمين من اجناس مختلفة وانواع متفرقة فى عدد ضخم لايجمعهم
ولاتربطهم فيما بينهم إلا كلمة الاسلام ولا تفرقهم غيرها و
ذالك تصديق قول الله عز وجل " واذن فى الناس بالحج
يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق

الدرس الثانی

التجزیۃ واعتدال الاجزاء

مضمون لکھتے وقت مناسبت اور یکسانی کا خیال و لحاظ کرنا نہایت
ضروری ہے، جب کسی بات یا کسی موضوع کا تجزیہ کرنا ہو تو عناصر میں
یکسانی اور ہم آہنگی پر پوری توجہ دینی چاہیے اور مضمون و عبارت میں ترتیب
معقول اور با اعتدال ہونی چاہیے تاکہ پورا مضمون ایک طرز کی متعدد کڑیوں کا
سلسلہ معلوم ہو، اصل باتیں اصل جگہ رہیں اور ان کے متعلقات ان ہی کے ہمراہ
آئیں، پورے مضمون میں اس طرح کی یکسانی اور اعتدال لازمی ہے۔ مثلاً
ایک جملہ ہے کہ "زید نیک مسلمان ہے" اس جملہ کو اس کے عناصر، اصول،
فروع، اصل و متعلقات پر حسب ذیل طریقے سے پھیلایا گیا ہے۔

زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے۔
(۲) نماز روزہ کا پوری طرح پابند ہے (۳) اللہ سے ڈرنے والا آخرت
کی فکر رکھنے والا ہے خوش معاملہ اور دیانتدار ہے الخ اسکو اور پھیلا کر حسب ذیل صورت میں کر دیا گیا
زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (أ) اللہ کی
مرضی کے خلاف کوئی کام بھی ہو اس سے پرہیز کرتا ہو (ب) اسکی مرضی کے مواقع
کی تلاش و جستجو میں رہتا ہے۔ نماز روزے کا پابند ہے (ا) نمازوں کو
ان کے اوقات میں ادا کرنے میں تساہل نہیں کرتا، (ب) نماز میں خشوع

خشوع اور کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے (ج) اسکی نماز اللہ سے بہت ڈرنے والے کی نماز ہوتی ہے (د) جب رمضان قریب آتا ہو تو پہلے سے اسکی تیاری شروع کردیتا ہے (ہ) روزہ، تلاوت وعبادت میں گزارتا ہے، اسکی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچتی، زبان کا سچا، قول کا پکا ہے

اس طرح جو بھی موضوع لکھنے کے لئے انتخاب کیا جائے

اس کو اسکے عناصر پر یکجائی کا لحاظ کرتے ہوئے تقسیم کرلینا اور سہل اور شستہ عبارت میں تحریر کرنا چاہیے، ذیل میں ایک مثال اور دیکھئے موضوع ہے۔ الخلق الحسن یحبب صاحبه الى الناس، اب اسکے عناصر نکال کر اسکو پھیلایا جاتا ہے۔

(۱) إنك إذا بسمت لأحد وتكلمت معه بلطف وظرف وخاطبته بأدب وإكرام

(۲) وإنك إذا رعيت الضعفاء وتفقدت احوال المساكين والبؤساء

(۳) وإنك إذا بذلت اموالك لإغاثة ملهوف او لاطعام جائع او لنصرة مظلوم

(٤) وإذا دمت في خدمة الجميع تشفق على الصغير وتحترم الكبير وتخدم الشيخ الضعيف.

(٥) وإذا استقامت سيرتك وسرت على الآداب الاسلامية وتأسيت بسيرة النبي صلى الله عليه وسلم

(۱) تحببت اخلاقك الى الناس وتحلو منزلتك في نفوسهم

(۲) وتكسب اصدقاء محبين ويدخل حبك في قلوب الناس

(۳) وتصیر مکرماً محتقر ما جلّ لدی الصغار و مجتبا مکرمًا مالدی
الاتراب ومقربا عزیز الدی الکبار
(٤) وتعدّ من خیرة الناس یولیك الناس الثناء العطر والذکر
الجمیل ۔
(۵) وتحرز ثواب الآخرة وحمد الاولیٰ

مذکورہ قطعہ دس عنصروں میں تقسیم کیا گیا ہے، اسی کو آپ اس سے
چھوٹا بھی کر سکتے اور اس سے بڑا بھی کر سکتے ہیں۔ اس تفصیل سے امید ہے
کہ آپ کے ذہن نے طریق تفصیل و اختصار کو اخذ کر لیا ہوگا۔

الدّرسُ الثالث

تعیین المواضیع

تفصیل و اختصار، تحلیل و ترکیب کی وضاحت گزشتہ صفحات میں اچھی خاصی ہو چکی ہے اور معلم الانشاء حصہ ثانی میں بھی انشاء کی کچھ مشقیں کرائی جا چکی ہیں، وہاں پر دی ہوئی ہدایات بھی غالباً آپ کو یاد ہوں گی، اب یہاں پر قوت استعداد کے لئے مفید معلوم ہوتا ہے کہ مقالہ نویسی سے قبل آپ چند ابتدائی مشقیں بھی کر لیں۔

ذیل میں چند قطعے پیش کئے جاتے ہیں، ان کو پڑھئے، ان کے عناصر پر غور کیجئے اور پھر ہر قطعہ کا موضوع متعین کیجئے اور عنوان بتائیے اس طور پر کہ گویا یہ قطعات انہی موضوعات یا عنوانات پر لکھے گئے ہیں

(۱) والکهرباء تسیّر الترام الذی ینتشر فی المدینة کالشرایین فی الجسم فیربط بین انحاءها ویقرب اجزاءها و یصلها بضواحیها التی لولاه لم نبلغها الا بالمشقة والتعب فتسهل اعمالنا لأننا نصل إلی غایاتنا فی اقرب زمن وتروج التجارة اذ لا تتأخر بفضله المسافات ویتوفر به الوقت۔

وهی تدیر الآلات التی تخرج النسیج والتی لم تکن تدار الا بایدی الأقویاء من قبل اکتشافها والایدی مهما بلغت قوتها ضعیفة و بطیئة فی العمل وانها تنیر لنا فی الظلام فتـ

الليل قد تحول الى النهار ، او كأن الشمس قد طلعت فى جنح ليل فتجعلنا نبصر كل خفى وظاهر كما نراهما فى الوقت الذى تضيئ لنا فيه الشمس ـ

(٢) والقطار ينقل البضائع سواءً اكانت خفيفة ام كانت ثقيلة ونرسل به طرودنا من كتب وصحف وحلاوى واطعمة والمرافق التى نحتاج اليها حينا بعد حين لأننا لا نقدر ان نسافر كل حين لجلب هذه الامتعة والبضائع او لنقلها وانا نطلب به حوائجنا وامتعتنا الثقيلة من الالات والماكينات وبضائع العمارة والصناعة ونصدر ونستورد حاصلات الزراعة والخامات وغير ذلك مما لا يمكن حملها الا بالقطار ـ

(٣) وان منافع السيارة كثيرة منها انها سريعة سرعة فائقة تقطع الاميال فى بضع دقائق ويبلغ راكبها فى اقل وقت الى ابعد مدى ولا تزال سرعتها تزداد على الايام والليالى ، سبحٰن الذى سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين

(٤) وان مدرستنا دار العلوم لندوة العلماء لتحتوى على مسجد فخم عظيم تذهب روعته فى نفوس الناس وتأسر اللب قد بنى بالحجر العادى وبالرخام وانه واسع وجميل فيه ميضأتان ومنارتان عاليتان تشبهان رمحين منتصبين ذاهبتين فى السماء

الدرس الرابع

تفصیل المواضیع

چند موضوعات یا عنوانات لکھے جاتے ہیں ان کو پھیلا ئیے بڑھائیے اور ان پر قطعے لکھئے، لکھتے وقت وہی طریقہ اختیار کیجئے جس کی ہدایات گزشتہ صفحات میں دی جا چکی ہیں عبارت سہل اور فصیح ہونی چاہیئے اور مطلب واضح اور صاف۔
فصیح سے مراد مشکل الفاظ یا غیر معروف جملوں کا استعمال نہیں بلکہ مراد ہے صحت اعراب و حسن ترکیب اور بلاغت تعبیر۔
آسانی کے لئے ہر جملے کے آگے وصف اور فوائد کے لفظ لکھ دئے گئے ہیں تاکہ آپ موضوع کی قسم اور نوعیت بھی سمجھ لیں۔

(۱) عمل ساعی البرید (وصفه)

(۲) عمل ساعی البرید (فوائدہ)

(۳) الأطفال فی العید (وصفهم)

(٤) حالة الارض بعد نزول المطر (وصفها)

(٥) السفر بالقطار (فوائدہ)

(٦) العقل (فوائدہ)

(۷) النزهة (وصفها)

(۸) النزهة (فوائدها)

الباب الثانی

الدرس الخامس

مقالات

مقالہ مقطوعات کا وہ مجموعہ ہو جس میں کوئی رائے یا نظریہ، خیال یا حقیقت بیان وثابت کی جاتی ہے۔ جو مضمون کسی نظریہ یا خیال کو ثابت کرنے اور واضح کرنے کے لئے قاعدہ کے ساتھ اسی نظریہ یا خیال کے مقدمات و دلائل سے مرتب کیا جائے گا اور جس کے نتیجہ میں پڑھنے والے کو کوئی نکتہ یا حقیقت معلوم و حاصل ہو گی وہ مقالہ کہلائے گا۔

مقالہ حسب ذیل اجزا پر منقسم ہے۔

الافتتاح ۔ الموضوع ۔ عناصر الموضوع

الاختتام ۔ العنوان

افتتاح :۔ مضمون کے وہ الفاظ یا عبارت جس سے مضمون کی ابتدا کی جائے، اس کو ایسی عبارت ہونا ضروری ہو جو مضمون کی اگلی عبارتوں کیلئے مقدمہ اور تمہید کی حیثیت رکھتی ہو، اس کے سہارے مضمون شروع

ہوتا ہو اور اس سے موضوع پر روشنی بھی پڑتی ہو۔

موضوع :۔ مقالہ کا مقصد اور مرکزی مضمون جو پورے مضمون کا محور ہوتا ہے

عناصر الموضوع :۔ موضوع کے مرتب و منقسم اجزاء ہیں۔

اختتام :۔ وہ عبارت یا الفاظ جن پر مضمون ختم ہوتا ہے اور جو گویا مضمون کا نتیجہ اور خاتمہ ہوتے ہیں۔

عنوان :۔ مضمون کی سرخی۔

افتتاح :۔ عناصر الموضوع اور اختتام کے باقاعدہ سمجھنے کے لئے آٹھ دس سطروں کا ایک مضمون لکھا جاتا ہے اس سے آپ انشاء اللہ ان اصول کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔ عنوان ہے القلم، موضوع ہے القلم نعمة الله العظيمة على الانسان يخدمه خدمات جليلة۔ مضمون حسب ذیل ہے:۔

الافتتاح :۔ القلم نعمة الله التي انعم بها على الانسان دون الحيوان۔

عناصر الموضوع :۔ (۱) يرفع به اقواما و يسقط آخرين (۲) انه يصنع من القصب الحقير أو الحديد الرخيص ويعمل اعمالا فخاما (۳) يحصل في يد انسان فيقوم له مقام السلاح الحاد في يد المقاتل الباسل (۴) ويحصل في يد انسان آخر فيصبح له كعصا الحكم على امة او بلاد (۵) ويحصل في يد انسان ثالث فيصير به عالما نحريرا او اديبا بارعا (۶) به ينقسم الناس الى صغير وكبير وشريف ووضيع (۷) و به تقضى الامور

وتدار د فة البلاد (۸) وبه يتميز الانسان عن الحيوان و
تخترع المخترعات ويدلى بحكم وعلوم ومعارف ۔
الاختتام :- فانما جعله الله نعمة عظيمة قلّما تساويها نعمة من نعم
الدنيا فحق لنا ان نستخدمه في الخير ۔
اسی مضمون کو آپ کسی بڑے مضمون کے عناصر واجزا سمجھ کر ایک بڑا
مضمون بھی لکھ سکتے ہیں، لیجئے اس کو ذرا اس سے بڑی شکل میں دیکھئے ۔
القلم نعمة الله التي انعم بها على الانسان دون الحيوان
يرفع الله به كثيرا من الناس من المنزلة الوضيعة الى المنزلة
الرفيعة ويسقط الله به كثيرا من الناس فيعيشون همجا لاعاع
الناس لا قيمة لهم في الحياة ولا وقار لهم ولا عز ولا يعبأ بهم
احد وقد اقسم الله تعالى به فقال نٓ والقلم وما يسطرون،
وذكره في كلامه المجيد

انه رخيص جدًا لكثرة ما يصنع فثمنه قليل وعمله جليل
لا يصنع الا من الخشب القصير التافه وبقطعة صغيرة من الحديد
الرخيص غير انه يؤدي اعمالا ضخاما ويقضي مآرب كثيرة للانسان
يحصل في يد الانسان فيستعمله ويستخدمه في حاجاته
فيصبح له كالسلاح الحاد الماضي في يد مقاتل باسل يقتل الفساد
ويطعن النفاق والفسوق ويمحو الباطل ويهدمه بامر الله
سبحانه وتعالى ۔

ويحصل فى يد انسان آخر نيرتفع به الى منزلة السيادة
ودرجة العزة قد يحكم على أمة أو شعب وقد يكون قاضيا حكما
يحكم بالعدل ويقضى بالفصل ويحقق الحق ويبطل الباطل ويحل
مشكلات الناس

وانما ينقسم الناس بالقلم الى صغير مجهول خامل
الذكر والى كبير معروف ذائع الصيت والى شريف عزيز
والى وضيع ذليل۔

وبه تقضى امور الناس وتدار دفة الحكم على البلاد
وبه يتميز الانسان من الحيوان ويخترع المخترعات و
يدلى بحكم وعلوم ومعارف فانما جعله الله نعمة عظيمة قلما
تساويها نعمة من نعم الدنيا فحق لنا ان نستخدمه فى الخير و
لرضا الله سبحانه فانه من عطاياه الفاضلة ومن نعمه الجليلة

الدّرسُ السّادسُ

آپ نے ایک مقالے کو دو چھوٹی بڑی شکلوں میں پڑھا، اسکے عناصر اور موضوع دیکھے، افتتاح و اختتام کی اہمیت اور ضرورت دیکھی، مقالے میں تسلسل اور یکجائی، جملوں کا ایک دوسرے سے رشتہ و اتصال بھی دیکھا اس سے آپ کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح آگئی ہوگی ۔ اب کچھ مزید اصول و تفصیلات سُن لیجئے ۔

مقالہ ایسے حقائق و معانی پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی نقطۂ نظر کی تائید و اثبات کے لئے سہل، سلیس اور معقول ترتیب کے ساتھ واضح اور دلچسپ اسلوب میں جمع کر دئے جاتے ہیں، یہ معانی قاری کو تدریجی طور پر اسی متعیّن نظریہ و خیال کی جانب لیجاتے ہیں، پڑھنے والا زیادہ محسوس بھی نہیں کرپاتا اور اس خیال یا نظریہ تک اسکے دلائل و مقدمات سے بآسانی و بے تکلف گزرتا ہوا پہنچ جاتا ہے ۔

کامیاب تر مقالہ وہی ہوگا جسمیں مقدمات و دلائل خوش اسلوبی کے ساتھ عمدہ و معقول ترتیب میں پائے جاتے ہوں، مضمون کا مرکزی نقطۂ خیال عموماً اختتام کی عبارت میں پایا جاتا ہے اور افتتاح کی عبارت سے بھی اکثر اسکی طرف اشارہ ہو جاتا ہے، مضمون کی ساری عبارتیں اور سب جملے اسی ایک مرکزی نقطۂ خیال تک پہنچانے کا کام کرتے ہیں، بعض مضامین کا مرکزی نقطۂ خیال

پورے مضمون میں پھیلا ہوا ہوتا ہے، کبھی کبھی اس کو صاف الفاظ میں کہا تو نہیں جاتا لیکن پورا مضمون اپنی ترتیب معانی و طریق اسلوب سے اسی کو ثابت کرتا ہے۔

مقالہ چند مقطوعوں کا مجموعہ ہوتا ہے دو مقطوعے ایک دوسرے سے مضبوط جڑے ہوتے ہیں، ہر مقطوعہ جملوں سے مرکب ہوتا ہے اور وہ جملے بھی اسی طرح ایک دوسرے سے باقاعدہ جڑے ہوتے ہیں، جملوں اور مقطوعوں کی ترتیب ایسی ہوتی ہے کہ ان میں سے ہر اگلا اپنے پچھلے کی تمہید اور مقدمہ معلوم ہوتا ہے اور اسکی ضرورت پیدا کرتا جاتا ہو اور ہر پچھلا اپنے اگلے کے بغیر بے ربط و بے معنی معلوم ہوتا ہے، زنجیر کی طرح کہ اگر اس میں سے کوئی کڑی گر جائے تو زنجیر دو ٹکڑے ہو جاتی ہے، اسی لئے جملوں اور لفظوں کا انتخاب اور انکی ترکیب و ترتیب بھی اہمیت سے ہرگز خالی نہیں۔

جملوں اور مقطوعوں میں آپس میں اتصال و تعلق کبھی حرفوں لفظوں اور کبھی جملوں سے کیا جاتا ہے اور کبھی عبارت کا سیاق و سباق خود اتصال و تعلق پیدا کر دیتا ہے۔

اس تفصیل کے بعد آپ کے سامنے چند متنوع مقالات مع اپنے عناصر و موضوعات کے مثال کے طور پر دیئے جا رہے ہیں، ہر ایک کے ساتھ ایک ایک مشق مع عناصر و موضوعات کے دی گئی ہے، ان مثال کے طور پر دئے ہوئے مقالات کا طرز دیکھئے اور پھر انھیں کے طرز پر مقالے لکھئے۔

الدرس السابع

على احدى المخترعات الصناعية

السيارة — المثال (١)

ترى السيارة ليلا ونهارا غادية رائحة بسرعة فائقة وخفة
غريبة كأنها عفريت من الجن جميلة المنظر كأنها غرفة مُونقة
تتحرك وتتنقل يركبها الناس ويصلون الى غاياتهم فى عجل
انما كان السفر قبل اختراعها شديدا مرهقا كان الناس
يسافرون مشياً على اقدامهم أو إذا بغوا راحة وطلبوا نعمة
اتخذوا دابة أو مركبا مرتبطا بحيوان يجره يركبونه فى رحلاتهم
لكنه كان يلحقهم الارهاق الشديد والتعب الكثير ولم تكن
مراكبهم التى تحملهم ولا الدواب التى يمتطونها بسريعة لهم
لأنها كانت ابطأ من انفسهم هم دون الخيل إذ هى أسرع
الدواب واسبقها لكنك تجد قليلا من الناس يقدرون على
اقتناء الخيل حيث هى اغلى واثمن لأجل أهميتها فى أعمال
كثيرة من الحرب وغيرها فكان الناس يحتاجون إلى أسرع
مركب يبلغهم إلى غاياتهم فى أقرب وقت واقصر مدة فاهتدى
الناس الى البترول السائل فى الأرض فحفروا عنه وكشفوا عن بعض

اسراره واخترع هناك رجل مركبا يسير بذلك الوقود فكان سيّارة

إن منافع السيارة لكثيرة منها انها سريعة سرعة فائقة تقطع الأميال فى بضع دقائق ويبلغ راكبها فى اقل وقت إلى ابعد مدى ولا تزال سرعتها تزداد على الايام والليالى فسبحان الذى سخر لنا هذا وما كنّا له مقرنين

وان فى السيّارة مقاعد مريحة ينعم الراكب بالقعود عليها لنعومتها وانقباضها الى تحت بنعومة وانبساطها حينما تخلو والرجل اذا جلسها فكأنما جلس على فراشه فى بيته وانها تسير بخفة عجيبة حتى فى بعض الاحيان لا يشعر الذى تمر بجانبه أن سيارةً مرت به ومزايا السيارة لكثيرة بعضها هذا -

تقسيم المقالة السابقة إلى عناصرها

الموضوع :- الإبانة عن صفة وحقيقة السيّارة ومنفعتها وضرورتها.

العنوان :- السيّارة

الافتتاح :- رؤية السيّارة غادية رائحة جميلة المنظر خفيفة المشى

العناصر :ـ (١) سفر الناس قبل ظهور السيّارة (٢) تعبهم
لا بالمراكب الاخرى البطيئة (٣) قلة وغلاء الخيل
(٤) وجود البترول (٥) اختراع السيارة (٦) من
منافعها السرعة (٧) والراحة فى الجلوس والخفة فى المشى
الاختتام :ـ ومزايا السيارة كثيرة ذكرنا بعضها ـ

التمرين (١)

اكتب مقالة على العناصر الآتيه

الموضوع :ـ الابانة عن صفة الطائرة وحقيقتها وصورتها و
ضرورتها ومنفعتها   العنوان :ـ الطائرة ـ
الافتتاح :ـ كان أخى الأكبر يريد مشاهدة المطار
فصحبته ورأيت طائرة من قرب
العناصر :ـ (١) طيران الطائرة كالطيور (٢) سرعتها
الخارقة (٣) غذائها البترول (٤) من منافعها جدواها
فى الحرب لوصولها إلى كل مكان بطريق الجو (٥) سرعتها
الطاوية للارض وتوفير الاوقات (٦) الراحة فيها
كالسيارة (٧) سرعتها لا تزال تزداد (٨) مستقبلها المأمول
الاختتام :ـ ويرى الناس ان الطائرة لا تكفى لطموح
الانسان كذلك فهو يحاول اختراع مركب اسرع من
الطائرة بكثير وغير محتاج الى البترول ـ

الدّرسُ الثّامِن

على احد الحيوانات

الجمل ــــــــ المثال (٢)

الجمل حيوان من الانعام طويل الاعضاء نحيلها اكبر
من البقر الوحش بقليلٍ له ارجل طويلة وجسم لا بأس
به يعلو على جسمه عنقه وهو اطول شئ فى جسمه كى يرتع
فى الارض واقفا دون ان يضطر الى البروك ويرسل عنقه
الى ما فوقه فيبلغ الاغصان المرتفعة للأشجار فيقتطف
ماشاء من نبات او اثمار وعلى ظهره سنام يشبه الهرم
يحتوى على الشحم الوافر يغذ يه حينما ينعدم له ما يأكله لعدة
ايام وتحت ارجله اخفاف تمنع من السوخ فى الرمال لأنه
يسير فى الرمال كثيرا ولذلك سمّى بسفينة الصحراء يحتوى
بطنه على أزقاق وكروش تتضمن الأولى ما يجمعه الجمل
من الماء للاوقات العصيبة التى لا يوجد فيها الماء لخلوّ
الصحراء من المياه مأت من الاميال ولاجل هذا يملأ البدو
والاعراب الساكنون فى الصحارى حياضهم بالماء ايام المطر ثم

يستعملونه طول السنة ولا يسكنون ايضا الا فى الامكنة
التى تقترب من المياه حتى لا يموتوا فى الصحراء عطشا ويحملون
معهم الماء الكثير فى اسفارهم فى الصحراء لكن الماء كلما نفد
ولم يوجد عدة ايام يشرب الجمل من ماءه المذخور

والجمل يوجد كثيرا فى المواضع الصحراوية والاماكن
الرملية والاعراب وغيرهم الذين يسكنون الصحراء يقتنون
الجمال ويستزيدون من انسالها اذ الجمل ينفعهم فى مختلف
جوانب حياتهم يشربون من لبنه ويكتسون من صوفه و
يبنون الخيام وغيرها يستعملونه مطية فى اسفارهم واذا
جاعوا وعطشوا ولم يعثروا على غذاء ولا ماء يلتجئون الى
ذبحه فياكلون لحمه ويشربون ماءه المذخور ثم انه يعوزهم
فى رحلاتهم الشاقة لانه يحتمل شدائد السفر ولا يجوع
ولا يتعب يحتمل الحر والجوع والعطش ويصبر على الجوع
والعطش سبعة ايام من دون اعتزاز وانما اخفاقه تجعله
قادرا على السير فى الرمل ولذلك لا يساويه غيره من
الحيوانات وانه بصير بمواضع المياه المدفونة تحت الرمال
الجافة التى لا يعرفها غيره يشمها الجمل فيدل عليها بالبروك
على رمالها واذن يعلم الناس بوجود نبع الماء فى الرمل.

ان الجمل يملك صفات حسنة جليلة من حلم وصبر

لا يساويه فى ذلك حيوان آخر وقد خصه الله تعالى بالذكر فى كتابه الحميد إذ يقول (افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت) إن الجمل للعرب كل شئ هو لهم غذاء وشراب، لباس ومطيّة هادٍ ورفيق فى السفر، مرفق فى الحاجات، مركب فى الحرب ثروة فى ايام السلم، مال عند الضرورة،

تقسيم المقالة السابقة إلى العناصر

الموضوع :- وصف الجمل جسمه وفوائده

العنوان :- الجمل

الافتتاح :- الجمل حيوان من الانعام

العناصر :- (۱) صورة جسمه (۲) سنامه (۳) اخفافه، (۴) كروشه وازقاقه (۵) اينما يوجد بكثرة (۶) علاقته بالصحراء وجد واه فيها (۷) انتفاع الصحرا ويبين به و طرق الانتفاع به (۸) خلقه ونفسيته

الاختتام :- ان الجمل يملك صفات حسنة من حلم وصبر إلى غير ذلك، ان الجمل للعرب كل شئ الخ

المقدار :- صفحة ونصف

———— —•:>•:•<:•— ————

التمرين (۲)

اكتب مقالة على الفرس واليك عناصرها

الافتتاح :۔ الفرس حيوان من خير دواب الله التى خلقها الله تعالى مسخّرة للانسان انه مفطور على صفات نبيلة عظيمة ويؤدى اعمالا كبيرة سامية

العناصر :۔ (۱) جماله (۲) لونه (۳) جسمه وهيئته (٤) ذكره فى الادب العربى والادب الحربى وفى القرآن (٥) صفاته من طاعته لسيده ووفائه لصاحبه (٦) منافعه فى السفر (۷) ضرورته فى الحرب (۸) فى الاعمال الاخرى (۹) ولوع الناس باقتنائه، بعضهم لحاجتهم وبعضهم لاظهار الغنى والسراوة (۱۰) اليوم قل نفعه وغناه لاختراعات المراكب الآلية والسيارات والطائرات۔

الاختتام :۔ على كل فالخيل نعمة من الله وآية من آياته فى خلقته وركوبه واقتنائه من علائم الرجولة والبطولة

الموضوع :۔ الخيل صفته وفائدته۔

الدرس التاسع

على عامل من خدمة الانسان فى حياته الاجتماعية

ساعى البريد ———— المثال (۳)

ساعى البريد خادم من خدمة الامة والبلاد الذين نستعين بهم فى قضاء مآربنا الكثيرة التى لاحول لنا فى ادائها ولانستطيع أن نعمل لها بأنفسنا۔

إنه يلبس حلّة خاصّة بنّية اللون ويعتم بعمة حول رأسه ويحمل حقيبته من جلد تكون فيها عدة مخابئ لوضع اشياء مختلفة يضع فى بعضها الرسائل وفى بعضها النقود وفى بعضها الاشياء الاخرى من قلم ومحبرة لئلا يتعطل عمل الكتابة اذا لم يوجد القلم ويحملها على الاعم فى الاصقاع التى اكثر اهليها من غير المتعلمين

وانه يتصف بصفات خلقية خاصة من امانة ونشاط فى العمل واداء مسئولية واجبه تراه غاديا رائحا يمر بك وبمن يجاورك يوزع الرسائل على اهليها لايلوى على شئ ولا يمضى وقته فى غير عمل لئلا يتأخر عن تادية واجبه المامور به

وترى الناس ينتظرونه انتظارا شديدا ويرتقبونه بفارغ الصبر وهو يعرف فى الأعم عدة لغات من هندوكية وأردوية وإنجليزية لأن عناوين الرسائل تكون فى عدة لغات حسبما يتكلم الناس بها ولذلك تجد أن الرسائل التى تحمل العناوين فى اللغة الإنجليزية والتى تحملها فى اللغة الهندكية كذلك تصل جميعا إلى أصحابها دون أن يحول فى وصولها اختلاف اللغات ومشكلة رسم كتابتها۔

وساعى البريد نوعان الاول منهما يتسلم الكتب والرسائل من مكتب البريد الواردة من انحاء البلاد المختلفة ويوزعها على أصحابها بنشاط ملحوظ بعضهم على أقدامهم وبعضهم يستخدمون الدراجات والثانى يجمع الرسائل من صناديق البريد المعلقة فى أحياء المدن وفى البوادى ويوصلها إلى مكاتب البريد وهناك يختم عليها ثم يبعث بها إلى أهلها۔

ولساعى البريد فضل كبير فى تسهيل مشكلتنا وتوفير وقتنا فانه لولا عمله لأرهقنا الاتصال بأصدقائنا وأقاربنا وغيرهم من أناس آخرين أما الآن فلا نعمل سوى أن نكتب العناوين ونلصق الطوابع ونلقيها فى صناديق البريد ونطمئن على حفظها وعلى وصولها وعند الله لأجر عظيم على البر بالناس وإعانتهم۔

تقسيم المقالة السابقة على عناصرها

الموضوع :- إبانة عمل ساعي البريد ووصفه وفائدته
العنوان :- ساعي البريد
العناصر :- (١) لباسه وأدواته (حقيبته) (٢) أمانته، خلقه ونشاطه (٣) علمه (٤) نوعاه (٥) فضله وفائدته
الافتتاح :- كون ساعي البريد خادما للأمة، واستعانتنا به في قضاء مآربنا التي لا نقدر على قضائها إلا ببذل وقتنا الثمين الكثير
الاختتام :- فضله وفائدته (سبق ذكره في العناصر)

التمرين (٣)

اكتب مقالة وإليك هذه العناصر

الموضوع :- إبانة عمل الشرطي ووصفه في مختلف أعماله وصورته وفائدته
العنوان :- الشرطي
العناصر :- صورته ولباسه وجسمه (٢) وصف عمله (٣) سهره على فوائد الجميع (٤) أنواعه (٥) ضرورته

واهميته (٦) فضله وفائدته

الافتتاح :— رأينا الشرطي قائما في الجامع ينظمهم و في المفترقات يرتب المارة وخدمته لنا في الثورات و الاحداث والاضطرابات

الاختتام :- فضله وفائدته (سبق في العناصر)

المقدار :- في صفحة او اكثر

———:⋄:———

الدّرسُ العاشر

بيان حادث او وقعة

سقوط من السطح ـ المثال (٤)

ذهبت يوما إلى صديق لى حميم كنت احبه حباً جمّا
واضعه منى موضع الروح والقلب وقد تعلسنا معا وتساهمنا
فى اعمال كثيرة واشغال متنوعة فذهبت إلى داره وناديت
باسمه وقرعت بابه فاخبرت بانه موجود على سطح بيته
الاعلى وقد دعانى اليه فلما سمعت هذا رقيت اليه
الدرجات توّا فوصلت اليه ووجدته يلعب بطيّارة
رفعها فى الفضاء يرخى عنانها تارة فتطير وتثنيه فى كبد
السماء ويشدها أخرى فتهبط وتهدأ فكان فرحان مسرورا
بلعبته غير مبال بمواقع قدميه ولا بموقع وقوفه وبماورائه
وقد نبّهته مرارًا على ذلك مكان يتنبّه اذا نبّهته ثم يسكر
فى لعبه فيغفو واذن خفت على نفسه وغفلت مرة انظر
الى شئ آخر فلم يرد بصرى الاصيحته ارجع بصرى
فرأيت جسمه المتهاوى الساقط من السطح فسعيت نازلا اصرخ

تقسيم المقالة السابقة على أركانها

العنوان :- سقوط من السطح

الموضوع :- سقوط صديقي من سطح منزله حينما كان يلعب بطيارته غافلا عمّا وراءه ولاهيا في عبث

الافتتاح :- ذهابي الى صديقي لازوره واتمتع بجلس معه لكنه كان فوق سطحه يلعب بطيارته

عناصر الموضوع :- (۱) كان رافعا طيارته فوق سطحه (۲) شغفه بالطيارة وغفلته وغفوته (۳) زلته وسقوطه (۴) جراحاته وآلامه (۵) جزعي عليه وجزع الناس و مبادرة اهله اليه (۶) جزع اهله (۷) تجمع الناس و نقدهم وتعليقهم (۸) طلب الاسعاف وحضورهم (۹) تضميد الجروح ونقله إلى المستشفى

الاختتام :- شفائه بعد شهر وخسارته لانقطاعه عن الدرس والتحمل في هذه المدة واحتياطه بعد ذلك وتركه للعبث

التمرين (٤)

اكتب على عنوان "الاصطدام" واليك عناصر المقالة

الموضوع :- حادثة اصطدام صديقي بسيارة مارة على شارع مكتظ بالمارة لعدم مبالاته بالمارين اذا مشى في الشارع و عدم حوطه في العمل واسراعه.

الافتتاح :- احتياجنا أنا وصديقي إلى شراء بعض الحوائج وخروجنا إلى السوق ووصولنا إلى الشارع الكبير ووقوعنا في ازدحام المارة ووسطهم.

العناصر :- (١) كان الشارع جد مكتظ حافل (٢) اسراع صديقي لأن يعبر ومجيء المراكب عن جوانبه وهو غافل لايشعر (٣) اضطرابه واضطراب المراكب واصطدامها به (٤) جراحه وتوقف المارة والمراكب وتجمع الناس. (٥) حالته السيئة ومدى جراحاته تألمنا له وتاسف الناس وتعليقهم (٦) مجيء الشرط ومجيء الاسعاف ونقله إلى المستشفى.

الاختتام :- مكث صديقي في المستشفى اسبوعين وبعد ذلك استطاع الخروج وبدأ مباشرة الاعمال واصبح يخاف من العجلة و عدم المبالاة عند المشي.

الدّرس الحادی عشر

علی احتفال او نزهة او برنامج فكه

يوم مطير — المثال (٥)

يوم الجمعة الماضی نهضت من فراشی مبكّرا لأمتع نفسی من اعتدال الجوّ ورقة النسيم فكانت السماء صافية والجوّ ملائما معتدلا لم يعكر صفوه السحاب وطلعت الشمس وارتفعت رويدا رويدا تلمع كأنها قرص من ذهب أو جذوة من لهيب فسررت بذلك المنظر أعظم السرور ونزلت إلی حديقة الفناء علی واجهة بيتی اشم روائح الورود والرياحين

إذ المطلع يغبرّ ويبدأ بعض الغمام يغشی السماء فما كان إلا هنيهة من الزمن حتی هبت الرياح وثارت العواصف وتغير كل شئ من هدوء إلی اضطراب وكادت البيوت أن تقوض والأشجار أن تنقلع وشرعت الرياح تزجی سحابا ثم تؤلف بينه فتجعله ركاما فعبس الجوّ واظلمت الدنيا واسودّ ما بين الفضاء وناظریّ وانقلب اليوم الضحوك البسّام إلی يوم

عبوس متقطب قمطرير وما لبثت هذه الحال إلا قليلا حتى
نزل المطر رذاذا ثم اشتد شيئا فشيئا حتى صار وابلا كأنما
الموازيب تنصب حتى بلغ السيل الزبى واستمر على ذلك
ساعات رأيت فيها القيعان قد انغمرت في المياه والترع قد
امتلأت والسواقي جرت ورأيت الشوارع المرصوفة قد نظفت
تنظيفا أما غير المرصوفة فكانت مجموعة من ماء ووحل وحفر
وأما الناس فكانوا يجرون إلى هنا وهناك وقد نشروا
الظلل وقاية من البلل وانقطع كثير من الناس بالدور والمنازل
ولا يخرجون إلى المواضع العامة حتى ينقطع عنهم الهاطل وكثير
من غيرهم لم يكترثوا وما زالوا مختلفين إلى كل مكان يقضون
حوائجهم ويفرحون بنزول الأمطار من دون مبالاة بالبلل.
وبعد ساعات هدأت الأمطار وانقطع نزول الماء وبدأت
السحب تنقشع وتتناثر وتبدو السماء من خلال الفرجات نقية
مغسولة وبعد لأي رأينا السحب تتبدد وتنسحب عن بسيط
السماء وتنهزم أمام الشمس المشرقة الحامية وطلعت الشمس
وحلت أنوارها الدافئة على أديم الأرض فحمد الناس الله
على نعمه الوافرة إذ يرسل مطرا فيحيي الأرض ثم يرسل الشمس
لتحكم حياتها وتنمي نباتها
وبذل رجال التنظيم جهودهم في تصريف المياه المجتمعة

فى الطرق والأماكن العامة بجزاهم الله احسن الجزاء وقد
قال الرسول عليه السلام: الاسلام بضع وسبعون شعبة وادناها
اماطة الاذى عن الطريق أو كما قال۔

تقسيم المقالة إلى أجزاءها

الموضوع :۔ عن نزول المطر يوما من الأيام وكيف نزل
العنوان :۔ يوم مطير
الافتتاح :۔ من بدأ الكلام إلى "اذا المطلع يتغير الخ" رحال الجو
قبل المطر ونهوضى مبكرا۔
العناصر :۔ (١) هبوب الرياح وجمعها للسحب (٢) تغير الجو
بغتة (٣) هطول الامطار (٤) حال الأرض (٥)
حال الناس (٦) انقطاع المطر (٧) حال السماء (٨) حمد الله
الاختتام : . ويبذل رجال التنظيم جهودهم فى صرف المياه الخ

التمرين (٥)

اكتب مقالة على الاجزاء الاتية

الموضوع :۔ وصف لنزهة بين الحقول والبساتين
العنوان :۔ نزهتى۔

الافتتاح :- قضاءنا أن نقوم بنزهة نتأهب لها و قصدنا للخروج يوم الجمعة يوم العطلة۔

العناصر :- (١) تفكيرنا فى اختيار المحل الممتع لنزهتنا۔ (٢) اعداد الاطعمة والحوائج (٣) سفرنا بالدراجات ومرورنا من بين الحقول والمزارع (٤) اختيارنا الأرض المرتفعة فى وسط الخضراء (٥) نصب القدور واشعال النيران تحتها (٦) صيد بعض الطيور واعطاءها للطابخ (٧) اقامتنا لحفلة شعرية (٨) وصف لها (٩) تغدينا فى الهاجرة وقيلولتنا (١٠) ارادتنا للعودة قبل صلوٰة العصر وعودتنا

الاختتام :- وحقاً وجدنا ولمسنا حياة فى الجسم والعقل لما تزودنا من الهواء الطلق فى الاجواء الفسيحة وانما النزهة لتنبشط الرجل وتجعل قواه النائمة حية متحفزة والمؤمن القوى خير من المؤمن الضعيف

الدّرسُ الثّانی عشر

قصص للتذکیر

فی غمار المیاہ ـــ المثال (٥)

کان امیر هندی (راجه) یتفرج علی ضفة نهر بمفرده
وکان الوقت صباحًا فانزلقت رجله وهوی فی ماء کثیر جار
ولم یعرف السباحة إذ لم یتربّ ولم یترعرع إلا فی النعیم و
المتاع لا المشقة والجهد فأشرف علی الغرق وکاد ان یغص
بالماء وتفیض نفسه لولا ان رجلا من منبوذی تلك الدیار
من رعیته رأه فحمله حسن طویّته علی أن یحاول لانقاذہ فالقی
بنفسه فی البحر وکان یجید السباحة فوافاه فی حالة بین
الحیاة والموت وساقه إلی الضفة وقلّبه من راسه إلی
قدمیه وهو قد فقد شعوره للخطرة الداهمة من الموت
وللتاثیر القوی من ابتلاع الماء فلما افاق ورجع إلیه شعوره
شیئا فشیئا وعاد الیه عقله الذاهب سأل عمن انقذه فاخبروه
بالرجل فامر باحضاره فلما حضر قال له أأنت الذی
حملتنی إلی الشاطئ قال نعم مولای وکیف لا افعل؟ قال أأنت

مسست جسدي بيدك النجسة الدنيئة فقال مولاي إنّي
وإن لم أكن من ذوي حسب ومن سليل الفخار والكرامة لكني
ما كان لي أن أفعل؛ إذ كنت أرى مولاي لا منقذ له، ولو
تحاشيت دقائق لفقدت ملكنا العظيم ولفقدت ملكك الكريم؟
: يا كلب إنك لوثت جسدي ثم تجترئ عليّ أيها الساقط النجس
بهذا الكلام وسأكافئك على شناعتك وعلى تطاولك بالإعدام
قصاصًا لتلويث جسدي الطاهر ثم أمر الجلاد فضرب عنق الرجل
المنقذ وشاع الخبر في طول البلاد وعرضه وكان نكالًا للناس
وبعد ذلك بمدة قليلة خرج الأمير في نزهة بحرية على زورق
واحتاج مرة إلى أن ينتقل إلى زورق بجانب آخر وتباعد ما بين
الزورقين لدفع الأمير برجله فوقع في الماء وأخذ يصيح و
يستغيث ولم تصل يده إلى زورق لكن رجاله لم يغيثوه لأنهم
لم يجترئوا أن يلوثوا جسده لئلا يقتص منهم فمات غرقًا جزاءً
وفاقًا لكبره

تقسيم الحكاية التي ذكرت

الموضوع :- قصص حادثتين لأمير متكبر هندي بلغ من كبره
أن أعدم الرجل الذي أنقذه من الغرق ثم كانت
النتيجة أن هلك غرقًا مرة ثانية ولم يجترئ أحد على

انقاذه اذ كان كل واحد يخاف من سوء المصير والعاقبة السيئة اذا أحسن إلى الأمير المتبجح الكفور۔

الافتتاح :۔ ×

العنوان :۔ فى غمار المياه۔

العناصر :۔ نفس الموضوع بالتفصيل والبسط

الاختتام :۔

التمرين (٦)

اكتب حكاية

الموضوع :۔ قصص حادثة لراعى الغنم الذى اراد بالناس السخرية فكذب على نفسه وناداهم باسم الذئب ولمّا حضروه لم يجدوا الذئب ثم لما جاء الذئب حقامرة ناداهم جادّا دون هزل ولا سخرية لكنهم حسبوه مزاحا كذالك فبطش الذئب وجزافه

الافتتاح ——— العنوان :۔ عاقبة الكذب

العناصر :۔ نفس الموضوع بالتفصيل والبسط

الاختتام :۔ لا شك ان الكذب من الأدواء الانسانية وقد عده الرسول عليه السلام من اكبر الذنوب

(۸)

بسرعة فائقة وتوفر لأهلها مالا كثيرا ومنافع جمّة. وتقدم للأمة المصنوعات الكثيرة فلا يقل للناس ما يحتاجون إليها من مصنوعات وأشياء ومنتجات۔

وللكهرباء ما نرى من مخترعات عجيبة من الهاتف والمذياع واللاسلكي وغير منكر فضل الهاتف في المدينة اذ هو قوامها وصلتها، به يتحادث الناس فيما بينهم مع المسافات الحائلة بينهم وتعقد العقود وبه يتصل بمراكز الشرطة والاسعاف والمطافئ إذا اضطرت الحاجة، واللاسلكي كذلك ضرورة عظيمة يسعفنا حينما لا يجدينا الهاتف والتلغراف لأن الجبال والصحارى والبحور تمنع من مواصلة الاسلاك ونستمع به إلى الخطبات والنشرات من جميع العالم. ونعرف الأنباء من دون تاخر ولا إبطاء

وان الكهرباء دخلت في مرافق الناس إلى حد أنهم يستخدمونها في حاجاتهم الكثيرة التي كانت لتقضى بطاقات اخرى من طهي وكيّ وغلي حتى إن الأطباء جعلوها كالأدوية والعلاج فأصبحت بذلك من اعظم حاجات العصر وانها لفضل من الله عظيم

تقسيم المقالة السابقة

الموضوع :- عن الكهرباء وفوائدها۔

العنوان :- الكهرباء

الافتتاح :- الكهرباء أس الحضارة وسبب من اسباب التقدم والرقي ..

العناصر :- (١) إنارتها (٢) منفعتها (٣) التجميل بها (٤) تسييرها للترام (٥) مكانة الترام في المدينة وضرورته (٦) تحريكها للآلات والماكينات (٧) عمل الآلات في اسرع وقت (٨) المخترعات الجديدة للكهرباء (٩) فائدة تلك المخترعات -

الاختتام :- ان الكهرباء دخلت في مرافق الناس حتى استخدموها في كثير من الاشياء من كي وطهي إلى العلاج .

التمرين (٧)

اكتب على العناصر الآتيه

الموضوع :- عن البترول وفائدته واهميته

العنوان :- الذهب الاسود

العناصر :- (١) كيف تحصل (٢) حصولها في اي موضع اكثر الآن (٣) مفيد جدا (٤) يسير السيارات الخ (٥) والطيارات الخ (٦) فائدتها في زمن السلام (٧) اهميتهما من زمن الحرب (٨) اهميته في الحرب (٩) لذلك حرص الأمم عليه (١٠) الأجزاء التي نستخلص منه من غاز وغير ذلك

الافتتاح :- البترول روح الحضارة الحاضرة عليها مدار الحكومات في حروبها وسلامها

الاختتام :- فالبترول له اهمية شديدة

الدرسُ الرابع عشر

على أثر تاريخي او محل جغرافي معروف

التاج محل — المثال (٨)

لقد كان شاهجهان من ملوك الهند المغول شديد الحب والغرام لعقيلته وهي التي توفيت ولم تقض من العمر الاجزءا يسيرا فبلغ منه الحزن كل مبلغ وكاد لا يتمالك ولا يصبر فرأى ان يبني مقبرة على قبرها تتضائل دونها القصور الفخمة الفاخرة فتكون آية ابد الدهر ورمزا للحب ومبعثا للسلوان وبهجة للقلب المكلوم فجمع لديه الف صانع وبنّاء ماهر، اشتغلوا اثنتين وعشرين سنة وانفق في تشييدها ما يربو على ثلثة كرور روبيه (ثلاثين مليونًا من الربيات)

انها مقبرة شامخة البنيان جميلة الشكل كطاقة رشيقة بابها من الحجر الأحمر المرصع بالرخام الابيض والأسود و في وسطه طاق من عقد واحد يزيده جمالا وروعة وفي داخل سورها العالي البناء بستان فسيح الأرجاء قد زانته الأزهار والرياحين بباهر الوانها تبلغ دحاله الشاهقة إلى عنان

السماء و اغصانها مختلطة متعانقة وهى منظومة فى صفين على
جانبى الطريق و امامها فوّارات تنضح ماحولها برذاذها و امام
ذلك الحائط الداخلى وهو منقوش بازهار شكّلت فيه طعّمت بالمرمر
الناصع وفيها شباك وعقود وفوق هذا الحائط مفروش بالرخام
يصعد اليه سلّم من المرمر وفى طرفيه مسجدان شاهقان من
الحجر الأحمر المرصع بالرخام الابيض والأسود لكل منهما
ثلاث قباب من المرمر تتوهج فى ضوء الشمس غير أن أحد
المسجدين غير المستعمل لانه منحرف عن القبلة انما بنى للمشاكلة
وفى وسط هذا السطح رصيف ثان أعلى منه قد اقيمت
اربع مئذنات على اركانه الأربعة وفى وسطه قبة باسقة
واسعة تحيط بها اربع قباب صغيرة وبابه طاق عال منقوش
وارض القبة من الفسيفساء المنقوشة باشكال غريبة وعلى جدارانها
آيات من القرآن الكريم مكتوبة بالذهب الابريز و
فى وسط ارض القبة مقصورة فيها التابوت
بهذا الشكل الرائع لاتزال هذا البناء يعجب الزوار و
المشاهدين ويقدم آية فى الفن مع ان انفاق المال الكثير فى
هذه الأعمال التذكاريه لايبيحه الاسلام وانما الفقراء و
المساكين هم يستحقون أن ينفق عليهم۔

تقسيم المقالة السابقة الى العناصر

الموضوع :- التاج محل - بنائه - جماله وغير ذلك

العنوان :- التاج محل -

العناصر :- (١) صورته من الخارج كلّيا (٢) بابه (٣) حيطانه (٤) قبابه
(٥) ما حواليها (٦) ما فيها

الافتتاح :- حب الملك للملكة المتوفاة ثم ارادته لبناء
مقبرة للذكرى

الاختتام :- بهذا الشكل الرائع يعجب الزوار حكمه لدى الاسلام

التمرين (٨)

اكتب مقالة

الموضوع :- منارة قطب، بنائه

العنوان :- منارة قطب

العناصر :- (١) مشاهدتها من بعيد ورفعتها (٢) تقدير عرضها وطولها (٣) صورتها من الخارج (٤) هيئتها من الداخل ومحتواه
(٥) مادتها (٦) من بناها (٧) لماذا (٨) ثباتها (٩) جمالها

الافتتاح :- إن في دهلي منارة لا يدع مشاهدتها وزيارتها من
يزور دهلي

الاختتام :- وانها لأثر عظيم من آثار الملوك المسلمين

الدّرسُ الخامِس عشر

على خلق انسانى نبيل

الصدق ينجى والكذب يهلك ـ المثال (٩)

الرجل الصدوق يحترم ويكرّم لدى الناس وينال رتبة موقرة ومكانة سامية فى كل قلب لان الصدق من العادات الانسانية النبيلة وقد حرّض النبى صلى الله عليه وسلم على صدق الحديث وذم الكذب كثيرا جدا حتى جعله فى عداد المآثم الكبرى لا الصغرى

كلٌّ يعرف معرفة جيّدة أن الرجل الذى لا يعبأ بصدق الحديث بل يتهاون فيه يسقط فى نظر أصحابه وغيرهم لأن كلاًّ يخاف منه ولا يصدّق وعوده ووعوده وكلامه لا يدرى كم زاد فيه وكم نقص كم وضع فيه وكم صدقه كاملاً غير منقوص فلا يثقون بكلامه ولا روايته وكثيراً ما يخسر الكاذب فى الدنيا كذلك خسائر فادحة كما حدث لراعى الغنم الذى جمع الناس حوله عبثا لما نادى الذئبَ الذئبَ فكان نتيجة ذلك أن لم يحفل الناس لندائه مرّة اخرى ناجية لقمة للذئب ـ

وبجنب ذلك فى الصدق فوائد جمة ولو بعض الاحيان
يأتى بالضرر اليسير لكن ذلك الضرر لا يستمد ولا يعظم انما
يعقب نفعا عظيما وفائدة كبرى اما فى الدنيا والاخرة كليهما
او فى الاخرة دون شك واليك قصة سيدنا عبد القادر الجيلانى
خرج طالبا للعلم وزودته والدته بمائتى دينار فى بطتها حول
وسطه فى منطقته فلما كانت القافلة فى الساحة البعيدة من كل
عمران أغار قطاع الطريق ونهبوا كل ما وجدوه فلما وصلوا إلى
الشيخ الطالب سألوه هل عندك من شئ ؟ قال نعم مائتا دينار
قالوا أين هى؟ قال حول وسطى فتعجبوا من صدقه وقالوا له
ما بالك لا تحافظ على دنانيرك ان كتمت لما ابقيت عليها ما الذى
حملك على الصدق، تعجّب قطاع الطريق لأنهم لم يجدوا احدا كما
كان تقيا يضحى بماله ليبقى على صفة انسانية رفيعة فقال إنما
نصحتنى أمى واوصتنى بالصدق فى كل حال
فكان صدقه هو الذى جعل القطاع إنهم لم يمسوا
ماله بل ردّوا جميع ما اخذوه من تلك القافلة تكريما للفتى
الصدوق.

وبعد كل ذلك وقبل كل شئ فان الصدق صفة كريمة وعادة
فاضلة تجعل صاحبها مكرما عند الله كما تجعله مكرما لدى الناس وانما
المسلم يرى امر الله ويمتثله ولو كلفه الشدائد والخسائر فى الدنيا.

تقسيم المقالة السّابقة

الموضوع :- بيان فضيلة الصدق
العنوان :- الصدق ينجي والكذب يهلك
العناصر :- (١) مكانة الصدوق فى الناس (٢) تحريض النبى صلى الله عليه وسلم على الصدق (٣) سقوط الكاذب فى نظر الناس
(٤) خوف الناس من وعوده وعهوده (٥) خسائر الكذب.
(٦) وقصة راعى الغنم (٧) فوائد الصدق (٨) وقعة الشيخ الجيلانى
الافتتاح :- ×
الاختتام :- ان الصدق عادة فاضلة وسبب تكريم من الله

التمرين (٩)

اكتب مقالة

الموضوع :- بيان فضيلة الأمانة. العنوان :- الأمانة
العناصر :- (١) مكانة الامين فى الناس (٢) قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الامانة (٣) الخائن ودرجته فى الناس (٤) توقى الناس له (٥) خزى الخائن (٦) قصة تاجر بغداد.
(٧) شرف الامين (٨) حكاية او سندٌ
الافتتاح :- الأمانة من افضل الصفات الانسانية
الاختتام :- لقد غابت الأمانة فى عصرنا وانّا لاحوج إليها

الدّرسُ السّادس عشر

اصول کتابة الرسائل والتمرین علیہا

خط لکھنے کے متعلق دوسرے حصہ میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے اس لئے یہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں، صرف اس قدر بتا دینا ضروری ہے کہ اس کتاب میں آپ خط کے حسب ذیل اجزا پائیں گے۔

ابتداء - مقدمہ - افتتاح - موضوع - اختتام۔

(الابتداء) میں آپ جہاں سے خط لکھ رہے ہیں وہ جگہ اور جس تاریخ میں لکھ رہے ہیں وہ تاریخ اور جی چاہے تو اپنا نام لکھیں گے، اس کے بعد (المقدمہ) ہے جس میں آپ مرسل الیہ کو اس کے القاب و آداب اور تحیۃ و سلام کے الفاظ سے خطاب کریں گے پھر (الافتتاح) ہے جس میں خط شروع کرنے کے مناسب تمہیدی الفاظ و جملے استعمال کریں گے اور پھر اپنی غرض اور مقصد خط (الموضوع) کے نام سے لکھیں گے اور آخر میں وہ مناسب الفاظ استعمال کئے جائیں گے جو خط کا خاتمہ اور پورے مضمون کا نتیجہ بن سکیں اور اسی میں اخلاقی کلمات اور سلام ہوگا۔

خط کی یہ ترتیب آپ کی تسہیل و تفہیم کے لئے بنائی گئی ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی کتاب میں اس سے مختلف ہو مگر وہ اور یہ ایک ہی مقصد کے طریقے

ہوں گے ، ذیل میں مثال کے لئے ایک خط مع عناصر کے دیا جارہا ہے اسکے
بعد مشق کیجئے ۔ خط کا عنوان "رسالۃ ولد إلی والدہ" ہے

المثال (۱۰)

دار العلوم لندوۃ العلماء بادشاہ باغ لکنؤ (الہند)
۵٤/۱۱/۳

حضرۃ صاحب السیادۃ والسماحۃ والدی الجلیل المفخم أطال اللہ بقاءکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

أرجو اللہ أن تکونوا علی أحسن مایرام من صحۃ وسعادۃ وہناء
وانا والحمد للہ مع جمیع الراحۃ وتمام الصحۃ وبعد فانہ لم یصدر
الینا من حضرتکم کتاب من أیام خفتُ فیہا من أن یکون أمؤمنی
ظہر لا یرضیکم فجعل سیادتکم عاتبا علی فإنی لا أدری سبب
انقطاع الکتب لہذہ المدۃ ، لا أدری أحال حائل من البرید أم
ہو عدم مساعدۃ وقتکم الثمین بأن تبعثوا بکتاب إلیّ یحل من
قلبی محل الغیث ۔

· إن طلائع الشتاء یاسیدی قد بدت ہہنا واخذت البرودۃ
فی اللیل وفی الفجر تسری وبدأت اشعر بشیٔ من القرو الصر فی
اللیل واحسب أن عدۃ أیام اخر تکفی لأن نحتاج إلی ملاحف
القطن واردیۃ الصوف وإلی المعاطف والصدریات وحاجتی فی

ذلك كذلك حملتنى على الكتابة إلى سيادتكم. لتبعثوا بها فى اقرب فرصة

وانى لا ازال امتثل نصائحكم الغالية التى لا تزال تزوّدنى بمعان قيمة فإنى احافظ على دروسى واداوم على الحضور فى الدرس بالمواعيد المحدّدة واعرف قيمة الفرص والأوقات

وأخيرًا ارجو فضيلتكم أن لا تقطعونا من كتبكم الرقيقة الفياضة وأن لا تتناسونا فى ادعيتكم المستجابة وسلموا على أمى المحبوبة المؤقرة وادعو الله أن يديم صحتكم ويبارك فى عمركم وتقبلوا اخيرا لائق التحية والسلام

ولدك البار

خط حسب ذیل اجزاء پر منقسم ہے :-

(الإبتداء) دار العلوم لندوة العلماء - تحريرا ٣/١١/٥٤ -
(المقدمة) حضرة صاحب السيادة والسماحة والدى الجليل المفخم اطال الله بقاءكم - السلام عليكم ورحمة الله. (الافتتاح) أرجو الله أن تكونوا على أحسن مايرام من صحة وسعادة وهناء وأنا والحمد لله مع جميع الراحة وتمام الصحة وبعد - (الموضوع) انقطاع الكتب من الوالد (٢) ضرورة الملابس الصوفية (٣) اخبار عن الاقبال على التعلم. (الاختتام) طلب مداومة ارسال الكتب والدعاء وتقديم التحية والسلام - ولدك البار

التمرين (١٠)

اكتب رسالة من والدك إليك وهذه عناصرها

الابتداء :- ....

المقدمة :- ولدي العزيز سلمكم الله   وعليكم السلام ورحمة الله .

الافتتاح :- نحن بحمد الله مع العافية والسلامة ونسأل الله مولانا العظيم أن يحفظك ويوفقك لما فيه الخير ورضاه وبعد -

الموضوع :- قد وصل كتابك - كنت مشغولا ولذلك لم ارسل كتابا - أبعث بملابسك - سرني إقبالك على التعلم

الاختتام :- واصل كتابة الرسائل - امك تدعو لك -
والسلام والدك ......

الدّرسُ السّابع عشر

أُصُولُ الترجمة

ترجمہ کا کام انشار کے کام سے مختلف ہے، انشار میں ذہانت اور مشق بہت حد تک کافی ہوتی ہے لیکن ترجمہ میں ذہانت اور مشق کافی نہیں بلکہ یہاں احتیاط اور کاوش کے ساتھ اچھا وسیع مطالعہ بھی ضروری ہے جملوں اور عبارتوں کی ترکیب، ترتیب نشست اور انداز کا سمجھنا اور پھر دوسری زبان میں اس جیسی نشست اور انداز کلام کا لحاظ نہایت ضروری ہے

دو زبانوں میں لفظوں کی ترتیب بھی عموماً مختلف ہوتی ہے کسی زبان میں فعل مقدم آتا ہے کسی میں مؤخر، جیسے کہ عربی زبان میں فعل مقدم اور فاعل مفعول مؤخر آتے ہیں اور اُردو میں اس کے برعکس ہے، اسی لئے جب آپ عربی کے کسی ایسے جملے کا ترجمہ اردو میں کریں گے جس میں فعل پہلے اور فاعل ومفعول بعد میں آیا ہے تو آپ اس جملے کے اردو الفاظ کی ترتیب میں فاعل مفعول مقدم اور فعل مؤخر لائیں گے اور عربی زبان کے مرکب اضافی کے ترجمے میں آپ اسی طرح ترتیب پلٹ کر استعمال کریں گے ترجمہ کا یہی فطری طریقہ ہوگا۔

آپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا پڑیگا کہ کون سا جملہ اپنے لغوی معنوں کے ساتھ کیا محاورے کے معنی رکھتا ہے، اگر آپ ایک زبان کے کسی محاورے کا لغوی

ترجمہ کریں گے تو اس کے معنی اور اسکی روح مفقود ہو جائیگی اور وہ جملہ سمجھا نہ جائیگا
اسی طرح ہر جملے کا اپنی اپنی زبان میں ایک معروف ومفہوم معنی ومطلب ہوتا ہے جو لغوی
ترجمہ کرنے سے دوسری زبان میں منتقل نہیں ہوسکتا، اسی لئے جب تک آپ اس
جملے کا ترجمہ دوسری زبان کے ایسے الفاظ یا ایسے جملے میں نہ کریں گے جو اسی
معنی ومطلب کا کماحقہ یا قریب قریب ترجمہ وتعبیر ہو تو آپ کا ترجمہ صحیح نہ ہوگا.

جملے میں الفاظ کی ترتیب بے معنی اور بے مقصد نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ ترتیب
وبندش جملے کو ایک خاص رنگ عطا کرتی اور معنی کا رُخ اور اسکی کیفیت متعین
کرتی ہے، اسی لئے ہر زبان کی طبعی ترتیب الفاظ سے مختلف ہو کر جو جملہ بھی
پایا جائے گا اس میں معنی کا ایک نیا اور مختلف انداز پایا جائے گا تو جب ایسے
جملے کا ترجمہ کیجئے تو ترتیب اور انداز کا خیال رکھئے۔

کماحقہ ترجمہ بہت مشکل کام ہے لیکن اسکی کوشش کرنا ازبس ضروری ہے
مگر اس طور پر کہ فصاحت اور سلاست میں خلل نہ آئے۔ یہی ترجمے کا کمال ہے.

اگر آپ میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں احتیاط ودیانت پائی جاتی ہے تو
آپ ایسا بھی کرسکتے ہیں کہ عبارت کے مطلب اور اسکی روح کو اچھی طرح سمجھ کر
اپنے الفاظ واسلوب میں انکے معانی کو منتقل کردیں۔ بہرحال احتیاط شرط ہے.
اچھے ترجمے کی ایک مثال کتاب کلیلہ دمنہ ہے۔

عربی و اُردو کے دو ٹکڑے لکھے جاتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے کا ترجمہ ہے :-

المثال (۱۱)

اس وسیع و عمیق ایمان، اس محکم پیغمبرانہ تعلیم، اس دقیق و حکیمانہ تربیت، اپنی عجیب و غریب طاقت و شخصیت اور اس محیر العقول آسمانی کتاب کے ساتھ کہ جس کے عجائب و غرائب ختم ہونے کو نہیں آتے اور جس کی تازگی میں کبھی فرق نہیں پیدا ہوتا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جاں بلب انسانیت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی، انسانیت کے وہ ذخائر جو خام اشیاء کی شکل میں پڑے پڑے ضائع ہو رہے تھے جن کی افادیت اور مصرف کی کسی کو خبر نہ تھی اور جن کو جہالت، کفر اور کم ہمتی نے برباد کر رکھا تھا، آپ نے ان کی زندگی کا رُخ بدل دیا، اس میں خدا کی مدد سے ایمان و عقیدہ پیدا فرما دیا، زندگی کی نئی روح پھونک دی، دبی ہوئی صلاحیتیں اُبھار دیں اور اندرونی استعدادیں اُجاگر کر دیں، پھر ہر ایک کو اس کی صحیح جگہ عطا فرمائی، گویا کہ اسی کے لئے اس کا وجود تھا اور گویا کہ جگہ خالی تھی اور اس کی منتظر تھی، وہ بے جان پتھر تھا اب وہ ایک جیتا جاگتا انسان بن گیا، وہ بے حس و حرکت مردہ تھا اب وہ زندہ ہو کر دنیا پر حکومت کرنے لگا، پہلے نابینا تھا جس کو خود رستہ کا پتہ نہ تھا، اب ساری دنیا کا رہبر و رہنما بن گیا۔

وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمۂ تر اور امراء کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے، اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا میں خرچ اور صحیح محل پر صرف کئے جاتے، اور مسلمان اس دولت کے امین اور متولی تھے، خلیفہ کی شان یتیم کے سرپرست کی سی تھی، اگر صاحب استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا، اور اگر حاجت مند ہوتا تو بقدر ضرورت لیتا۔

بهذا الإيمان الواسع العميق والتعليم النبوي المتقن وبهذا التربية الحكيمة الدقيقة وبشخصيته القوية الفذة وبفضل هذا الكتاب السماوي الذي لا تنقضي عجائبه ولا تخلق جدته بعثت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الانسانية المحتضرة حياة جديدة، عمد الى الذخائر البشرية وهي أكداس من المواد الخام لا يعرف أحد غناءها ولا يعرف محلها وقد اضاعتها الجاهلية والكفر والإخلاد الى الأرض فأوجد فيها بإذن الله الايمان والعقيدة وبعث فيها الروح الجديدة واثار من دفائنها واشعل مواهبها، ثم وضع كل واحد في محله فكأنما خلق له وكأنما كان المكان شاغرا لم يزل ينتظره ويتطلع اليه، وكأنما كان جمادا فتحول جسما ناميا متصرفا، وكأنما كان ميتا لا يتحرك فعاد حيا يملي على العالم ارادته (اي يحكم العالم) وكأنما كان أعمى لا يبصر الطريق، فاصبح قائدا بصيرا يقود الامم

وأصبحت الأموال والخزائن التى كانت طعمة (مريئة) للملوك والأمراء ودولة بين الأغنياء، مال الله الذى لاينفق الا فى وجهه ولايخرج الا فى حقه، واصبح المسلمون مستخلفين فيه والخليفة كولى اليتيم إن استغنى استعفّ وإن افتقر أكل بالمعروف - (الشيخ ابو الحسن الندوى)

التمرين (١١)

ترجم إلى اللغة الاردية

وماكانت رزيئة الانسانية فى هذا الانتقال بهيّنة فتزلزلت مبانى الاخلاق والفضيلة فى كل صقع وقطر، وحدثت ثورة على كل نظام قديم وان كان عادلا وحسنًا وعمت الفوضى فى البيوتات والأسر وتغيّر الولد بالوالد وعقّه وتركت المرأة بعلها وثارت عليه وانحلت عقد الارحام ولم يعد الصغير يوقر الكبير ولم يعد الكبير يرحم الصغير وتعوضت القلوب من الألفة والمحبّة الجفاء والبغضاء وكثر التنافس فى الحياة الدنيا وفى الرقى المادى وفى اسباب الجاه والثروة وتولدت من ذلك شرور وآفات كدّرت صفو الحياة وامانت القلب والروح إلى غير ذلك من الظواهر التى تشكو منها كل ديانة وكل حضارة شرقية بثها وحزنها ومما يشترك فيه

ينبغى اتخاذها للحصول على الشرف والكمال ومستقبل الآمال
وبالجملة فالمدرسة مطلع شمس العلوم والمعارف ومشرق
انوار الفوز والسعادة ومصدر نور الهدى والعرفان ترضع الناشئ
فوائد الأدب من صغره وتغذيه مايحتاج اليه من معانٍ اسلامية
وتقوم مااعوجّ من اخلاقه وعاداته حتى ينشأ كاملاً مهذباً عالماً
بحقوقه عارفاً لحقوق غيره بصيراً بمايجب له ومايجب عليه وتعد
له مستقبلاً يضمن له الرفاهية والسعادة وتصونه من طوارئ
العلل والآفات وتحفظه من اسباب الامراض والعاهات لما
تعلمه من طرق إتقاءها وتعلمه كيف يطلب المال من موارده الشريفة
وطرقه النزيهة وتهديه إلى الطريق الذى يرقى به أوج الكمال
(من كتاب الأسلوب الحكيم بتصرف)

وصف الأمة العربية — المثال (١٣)

الأمة العربيه ليست كالأمم ولا ترمى أهدافا تافهة محدودة
بل لها هدف سام رفيع هو انهاض البشرية جمعاء وهدايتها إلى الحق
والسعادة والرشاد، هى أمة قد رباها مرشدها الأكبر رسول الله
صلى الله عليه وسلم بسيرته السنية على حب العدل والإيفاء
بالعهود وانفاق الأموال فى وجوه الخير والتآخى فى نصرة الحق

من المعجزات وآية من الآيات وحق به لكل مسلم أن يفتخر
بهذه "الآية" وواجب عليه أن يسالك سبيلها ويختار طريقها-
(من الاسلوب الحكيم بزيادة ونقصان)

البرتقال ــــ المثال (١٤) .

هو فاكهة من الفصيلة الليمونيه، حلوة الطعم، عبقة الرائحة
والبرتقالة في حجم جمع اليد أو أكبر منه قليلا، كروية الشكل
صفراء اللون، غزيرة الماء ظاهرها قشرة خشنة طرية، ثخينة
أو رقيقة وباطنها فصوص متراصة متضامة يتألف من جملتها
اللب، ويختلف عدد هذه الفصوص بين سبعة واثنى عشر
فصا وعلى كل منها غلاف رقيق شفاف يحتوي أكياسا صغارا
مستطيلة بها ماء أصفر حلو وفي بعض الفصوص بذور إلى
خمس، وبعضها لا بذر فيه-

وموطنه الاصلي شمال الهند وغربها وجنوب الصين
ولا يزال ينمو في هذه الجهات بريا، ثم نقل إلى فارس، ولم
يذكر في الكتب المقدسة ولا عرفه العرب إلا بعد فتحهم لفارس
ونقل من فارس إلى اوربا في القرن التاسع الميلادي وإلى أمريكه في
القرن السادس عشر ويزرع الآن في المناطق المعتدلة واشهر
جهاته ممالك بحر الروم وجزائر الهند الشرقية والغربية-

وشجرة البرتقال جميلة معتدلة الساق كثيرة الأغصان مورقة نضرة لامعة يبلغ ارتفاعها إلى اربعين قدما وتثمر بعد سبع سنين وقد تعمّر طويلاً كستة قرون

وانواع البرتقال كثيرة واسماؤه مختلفة حسب اختلاف منابته واجود انواع البرتقال عامّة اليافيّ والمالطي ومايخرج في جزائر الهند الغربية

والنارنج نوع من البرتقال لايختلف عنه إلا في الطعم فهو شديد الحموضة والمرارة والليمون من هذه الفصيلة ايضا وهو نوعان حلو وحامض وهو اصغر من البرتقال

والبرتقال فاكهة تنقي الدم وتنعش الجسم وقد يضاف إلى الكعك ويعمل من قشرة الربّ المربّى) ويعمل من النارنج مربّى ويخلل، ويعصر على بعض الأطعمة كالليمون ليكسبه طعما مقبولا أما زهره فيستعصر منه ماء عطر وتزدان العرائس به ويتخذ من شجره اثاث نفيس متين وقد تطعّم به مصنوعات من خشب آخر لنفاسته ـ

(مأخوذ من كتاب الاسلوب الحكيم مع شئ من الزيادة والنقصان)

وبالجملة فالعقل يعقل صاحبه من شهواته لأنه نور من
القلب يفرق بين الحق والباطل ومن آيات نور العقل فى
الانسان تدبر العواقب والاخذ بالجزم فى كل الامور وترك
الامانى والتودد إلى الناس والحياء وحسن الخلق وصدق الفراسة
ومخالفة هوى النفس والاعتبار بحوادث الزمان۔

هذه الفضائل كلها تحصل لمن يستعمل عقله فى إستخلاص
النتائج المفيدة ويستعمله فى الاعتبار بحوادث الزمان ويستعمله
فى تفهم الحقائق والاسرار من اخبار الاوائل وقصص المتقدمين
فإنما الانسان يقدر على ان يهتدى بعقله ويحترز به
من الزلل والعثار وقد رزقه الله اياه ليصحح خطاه فى الحياة
الدنيا ويتزود منها للآخرة

(باقتباسات من كتاب (الاسلوب الحكيم)

ہوتے ہیں۔

۴) افعال کے لئے صلات کی کیا ضرورت ہے اور کس فعل کا کیا صلہ ہے۔

۵) متعلقات کن جگہوں پہ استعمال کئے جاتے ہیں اور کس طریقے سے۔

۶) ادوات شرط کے استعمال کا کیا طریقہ ہے۔

۷) جملہ میں لفظی تقدیم و تاخیر اور قصر و تخصیص کس طرح اور کب کی جاتی ہے۔

یہ باتیں سمجھ لینے کے بعد یہ بھی بخوبی ذہن نشین کر لیجیے کہ مضمون نگار کے لئے مزید حسب ذیل امور کا لحاظ بھی ضروری ہے۔

۱) مقالے کے اجزاء مرتب اور مسلسل ہوں۔

۲) معانی میں یکسانی اور ہم آہنگی پائی جائے۔

۳) جب نئی بات شروع کی جائے تو تمہید یا اداۃ انتقال کے ساتھ شروع کی جائے۔

۴) جملوں میں ایجاز اس قدر نہ ہو کہ قاری کے ذہن میں بات کے واضح ہونے سے مانع بنے اور اطناب بھی اس حد تک نہ ہو کہ قاری کے ذہن کے لئے بار بن جائے۔

۵) معیار مضمون اور معیار زبان وہ ہونا چاہیے جس کو اسکے پڑھنے والے بسہولت سمجھیں اور اس سے محظوظ ہو سکیں، محسنات لفظی کے استعمال میں اسراف سے پرہیز کیا جائے، عبارت میں سلاست و فصاحت کو بہرصورت پیش نظر رکھا جائے۔

مذکورہ اصول و ہدایات نحو و بلاغت کی کتابوں میں اور اس

کتاب میں بھی بتائی جاچکی ہیں، ان سب کی انشار لکھتے وقت پابندی کرنی چاہیئے
اور ان کو ذہن میں محفوظ رکھنے یا حافظہ میں ان کا اعادہ کرنے کے لئے گزشتہ
صفحات اور قواعد کی کتب کو دیکھتے بھی رہنا چاہیئے۔

اسلوب کی درستی کے لئے مختلف عربی مقالات کا مطالعہ رکھئے
انشار سیکھنے والے کے لئے مطالعہ سے مفر نہیں، اسکی انشار میں استعداد کو
غذا ادھر ہی سے ملتی ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے آخر کتاب میں
مثالیں دیدی گئی ہیں اور دوسرا باب بھی اس میں ممد و معاون ہوگا۔ کسی نمونہ
ومثال کو پڑھتے وقت نظر رکھئے کہ صاحب تحریر نے بات کس انداز میں اور کس
طریقے سے کہی اور مطلب کے ادار کے لئے کیا تعبیر اختیار کی ہے۔

ادب عربی وانشار کی تقویت کے لئے قرآن وحدیث کی تعبیرات
ان کے اسالیب بیان اور طرق ادا سب قابل تقلید و استفادہ ہیں اور
ان کا مطالعہ، اسلوب کے سنوارنے کے لئے بہت اہم ہے، اس دعوی کی
سچائی کیلئے اس قدر ذکر کردینا کافی ہو کہ قرآن وحدیث کے منکرین ادبا بھی
ان سے استفادہ واقتباس سے پرہیز نہیں کرتے۔

دی ہوئی تمرینات پر مشق کا طریقہ یہ ہوگا کہ اولاً موضوع کی روح
اور حقیقت سمجھ لی جائے پھر عناصر بغور پڑھ لئے جائیں، اس کے بعد افتتاح
کی عبارت سے مقالہ شروع اور اختتام کی عبارت پر ختم کیا جائے۔ دی ہوئی
عبارتوں کی پابندی ضروری نہیں، وہ دوسری عبارتیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں
جب کہ ان سے وہی مفہوم ادا ہوسکتا ہو!

التمرينات

من ١٣ إلى ٤٠

التمرين (١٣)

اكتب على عنوان — السفينة (وموضوعها الإبانة عن صفة السفينة والباخرة وحقيقتها ونفعها)

الافتتاح:- إن البشر جميعهم نوع واحد لا يفرق بينهم إلا هذه البحار الواسعة أو الجبال الذاهبة فى السماء وانهم يحتاجون إلى الاتصالات والاجتماع وإلى تبادل الاشياء والامور-

العناصر:- (١) لكن البحار تمنعهم من ذلك لحيلولتها بين أقطار قوم منهم وبين قوم آخرين (٢) والسفر صعب والبحار عميقة واسعة (٣) وانهم يحتاجون إلى نقل البضائع فكيف ينقلونها (٤) فأنشأوا القوارب والسفن (٥) صورتها وشكلها فى أول الامر (٦) اختراع الباخرة (٧) صورتها (٨) منافعها (٩) اهميتها فى الحرب والسلم

الاختتام :- ترقت الباخرة إلى حد أن العلماء اخترعوا الغواصات
ولا ندرى إلى أى حد تنتهى الجهود
انظر المثال .. ..

التمرين (١٤)

اكتب على عنوان - الدراجة ومو ضوعها (الدراجة وصفها وفوائدها وضرورتها)

الافتتاح :- كم نرى الدراجات فى انحاء البلد غادية رائحة كانها فى جد كل انسان

العناصر :- (١) انما الانسان يحتاج الى مركب سريع رخيص (٢) اما الفرس فليس يقضى هذه الحاجة لانه غال فى الشراء وغال فى الاقتناء (٣) اما المراكب الاخرى فهى غالية (٤) كيف اخترعت الدراجة وسرعة رواجها (٥) فوائدها فى الحضر (٦) فوائدها فى البوادى (٧) فضلها فى اتصالات قصيرة مستعجلة (٨) تحملها المشاق (٩) وهى خفيفة وسريعة

الاختتام :- وقلما تجد من الناس من لم يتعلم ركوبها وهى مفيدة جدا
انظر المثال .. .. ..

التمرين (١٥)

اكتب على عنوان - الجاموس   وموضوعها (صفة
الجاموس وخصائصها وفوائدها)
الافتتاح :- الجاموس حيوان ذو ضرع ...
العناصر :- (١) الجاموس حيوان ضخم اسود يشبه ولد الفيل (٢)
يكثر فى البلاد التى تكثر فيها الامطار وتكثر فى ارضها المياه
(٣) شغفه بالماء ومكثه فيها كثيرا (٤) يحبها الماء وهو ينعم
به (٥) تدر باللبن الوافر (٦) ولبنه اقوى واجود
من لبن البقرة (٧) شكله (٨) وصفاته
انظر المثال .. ..

التمرين (١٦)

اكتب على عنوان - القطار   وموضوعها (وصف
القطار واهميته فى الاسفار والاتصالات
الافتتاح :- ترى شبكة الخطوط الحديدية مبسوطة فى انحاء البلاد
تسير عليها القطر فتنقل المشؤن والمتاع والانسان
العناصر :- (١) صورة القطار (٢) صورة القاطرة - متعمها وعملها

(٣) كيف يسير (٤) لوازمه وعاملوه (٥) فائدته (٦) انواع القطار للبضائع وللركاب وللبريد (٧) متى اخترع (٨) حالته الآن.

الاختتام :- وقد اصبح القطار من اكبر حاجات المدنية والانسان وبدونه يتعطل معظم الاعمال العظيمة والشاقة.

انظر المثال .. ..

التمرين (١٧)

اكتب على عنوان - الشاة (وموضوعها صورتها وخصائصها وفائدتها)

الافتتاح :- من الذى لا يعرف الشاة وهي تقتنى فى البيوت وتكثر لدى الناس فى المدن والقرى

العناصر :- (١) حيوان كريم عجيب (٢) اعتنى بها كثير من الرسل والانبياء فى طفولتهم برعيها ورعاها كثير منهم (٣) جسمها وهيئتها (٤) عملها وفائدتها (٥) خصائصها ودرجتها لدى الناس (٦) وجودها فى البيوت والعمران.

الاختتام :- نراها فى اغلب البيوت القروية وفى اقل البيوت الحضرية والناس مغرمون باقتنائها.

انظر المثال .. ..

التمرين (١٨)

اكتب على عنوان - فى قطار وموضوعها (وصف رحلة فى قطار سباق أو فى قطار ركاب ووصف المسافرين والزحام وما حدث فى الطريق والسفر وما تأثرت به النفس

الافتتاح :- (١) أنا مولع بالأسفار (أو) انا لا احب الأسفار (٢) اتمناها دائما (أو) اكرهه -

العناصر :- (١) سبب الرحلة (٢) التهيؤ لها واعداد الحوائج وربط الأمتعة (٣) التوجه إلى المحطة (٤) ركوب القطار (٥) جو العربة ورفقة السفر (٦) وصف السفر وتأثر النفس به (٧) الوصول (٨) الرأى والإنطباعات على النفس

الاختتام :- كانت لحظات لطيفة ممتعة قضيتها فى الرحلة (أو) وقد صح ما قيل ان السفر قطعة من السقر -

انظر المثال .. ..

التمرين (١٩)

اكتب على عنوان - عطلتى وموضوعها (وقوع العطلة وقضاءها)

الافتتاح :- كان الإختبار النصف سنوی قريبا و من دأب
مدرستنا ان تعقب الامتحان عطلة عشرة أيام فكنا
ننتظرها السفر للوطن حتى نقضى تلك الايام فى راحة
العناصر :- (١) الإيذان با العطلة (٢) اعدادنا للسفر واختيارنا
للقطار (٣) سفرنا (٤) وصولنا إلى الأهل والقرابة
(٥) فرحهم وفرحنا (٦) برامجنا فى العطلة (٧) كيف قضينا
العطلة (٨) التهيؤ للرجوع (٩) الاعدادات (١٠) الرجوع
الاختتام :- نتلاقينا مع الأصدقاء والرفاق والزملاء وعكفنا
على الدراسة

أنظر المثال .. ..

التمرين (٢٠)

ترجم إلى اللغة العربيّة

خانوادۂ چشت کے فرد فرید، شکرستان معرفت کے مشہور گنج سے کون
واقف نہیں حضرت خواجہ فرید گنج شکر کا خاندان اگرچہ کابل کا تھا مگر شہاب الدین
غوری کے زمانے میں ملتان آکر بس گیا تھا اور خواجہ کی ولادت میں قصبہ کتھی
وال مضافات ملتان میں ۵۹۴ھ میں ہوئی، خواجہ کا نشو ونما اور ان کی تعلیم
تربیت ملتان میں ہوئی، اٹھارہ برس کی عمر تھی، ملتان کے مدرسے میں

مولانا منہاج الدین ترمذی سے فقہ میں کتاب نافع کا درس لے رہے تھے کہ حضرت
خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا گزر ہوا، اور ایک ہی نظر کیمیا اثر نے ان کو کہاں
سے کہاں پہنچا دیا، بہرحال ملتان سے نکل کر قندھار اور دوسرے ممالک سے
اخذ فیض کے بعد پھر اپنے وطن واپس آئے اور بعد کو اپنے پیر کے حضور میں دلی
آئے اور یہاں سے پنجاب کے شہر اجودھن میں جا کر اقامت اختیار کی اور وہیں
۶۷۰ھ میں آسودۂ خاک ہوئے۔

(نقوش سلیمانی ص۴۰)

ہندستان میں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں صوفیائے کرام نے جو خدمات
انجام دی ہیں وہ اس ملک میں اصلاح و دعوت کے سلسلہ کی کوششوں میں
درجہ اول کا مقام رکھتی ہیں، وہ لوگ دور دور کے ملکوں سے اپنے راحت و
آرام کو تج کر یہاں آئے اور انھوں نے اس سرزمین میں حق و ایمان کے
پودے بٹھائے اور پھر لگاتار ان کی آبیاری کی، آج کے کلمہ گو ان کے احسانات
سے زیر بار ہیں۔

انظر المثال .. ..

التمرین (۲۱)

اکتب رسالة الی عمك ــــ والیك عناصرها وموضوعها

الابتداء :- بسم الله .... ۲۶ شارع محمد علی بمبئی تحریراً فی ....

المقدمة :- حضرة صاحب السماحة عمّي الشفوق الموقر السلام عليكم
ورحمة الله وبركاته -

الافتتاح :- انا مع صحة وعافية وادعو الله ان تكونوا دائما
في هناء وصحة جيدة وبعد

الموضوع :- (١) اشكركم شكرا عظيما على ما بعثتم به من رسالة كريمة
(٢) لقد كنت تألقا اليها (٣) ولا ازال اذكركم واشتاق
إلى طلعتكم البهية (٤) وكيف صحة عمتي الآن (٥) اما
عندي فالاحوال كذا وكذا

الاختتام :- وارجوكم أن لا تنسونا في الدعاء وابلغوا عمتي.
سلامي والسلام   ولدكم ....
انظر المثال .. ..

التمرين (٢٢)

اكتب على عنوان - الأسد   وموضوعها (وصف
الاسد لصورته وهيئته وقوته ومكانته

الافتتاح :- الاسد من أشد الحيوانات قوة وبطشا كانه
ملك السباع وسيد الغابة

العناصر :- (١) هيئته وشكله (٢) وجهه (٣) لبدته

(٤) براثنه (٥) قوته (٦) طبيعته (٧) خلقه و خصائصه (٨) مكانته (٩) الرأى فيه

الاختتام :- لا يستخدم الناس الأسد فى اعمالهم ولا يستطيعون ذلك لقوته وعتوه غير انهم يحبسونه فى الاقفاص الكبيرة فى الجنينات ويستخدمونه فى الالعاب السركسيه والبهلوانيه

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٣)

اكتب على عنوان - الحمام ومرضوعها (صورة الحمام وجماله وصفاته)

الافتتاح :- إن الحمام من الطيور التى يرغب الناس فى اقتنائها ويغرمون بها

العناصر :- (١) له جسم جميل وشكل بديع (٢) يكثر فى الغابات و يوجد فى البيوت كذلك بكثرة (٣) صفاته وخصائصه (٤) استخدام الناس اياه فى قديم الزمان للبريد وتسمى اذن الزاجل (٥) اشتغال الناس بتربيتها وشغفهم (٦) وجوده فى الحرمين الشريفين (٧) لذة لحمه وطيبه

(٨) وغير ذلك

الاختتام :- وكل الناس يحيون دجنه في يومهم والفتح بمشاهدته
طائراً هنا وهناك -

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٤)

اكتب على عنوان - الحريق وموضوعها (اشتعال
النيران في دار جاري وكيف ولماذا)

الافتتاح :- أويت يوماً إلى فراشي وكدت أنام حتى سمعت صراخاً
راعني فنهضت من فراشي مسرعاً -

العناصر :- (١) فاذا بدخان عظيم من دار صديقي وجاري
فسعيت إليها (٢) فوجدت الدار بين نار ودخان
(٣) والنساء وجلات يبكين والأولاد فزعون يصرخون
(٤) ووجدت الناس حول الدار والمطافئ في جهاد و
مقاومة مع النار (٥) الانقاذ (٦) سلامة الأنفس
ووقوع بعض الجراحات (٧) رشهم الماء (٨) خمود النار
(٩) عادة الناس وتعليقهم

الاختتام :- مقابلتي لجاري وتحدثه لي بالحادث - تقدير الشهامة

وجوب الاحتياط والتحرز ـ

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٥)

اكتب على عنوان ـ الدب   وموضوعها (وصف الدب شكله وطبيعته وبعض عاداته)

الافتتاح :ـ إن خلائق الله انواع والوان وانها لآيات من الله لتعددها واختلاف اشكالها ومنها الدب حيوان عجيب الخلقة والشكل غريب ـ

العناصر :ـ (١) شكله وهيئته (٢) إنه حيوان ضار (٣) ما قرأنا عنه وعرفنا من احواله؟ (٤) تخلص الناس عنه حينما تماد تواله (٥) انه يتسلق الشجرة من وراءه (٦) يروضه الناس ويستخدمونه فى الالعاب والسركس

الاختتام :ـ انه من عجائب مخلوقات الله

انظر المثال .. ..

التمرين (٢٦)

اكتب على عنوان ـ الغرق   وموضوعها (ذهاب أخ لى

إلى نهر فائض وكان لايحسن السباحة وتقدم قليلاً فجعل
يطفو ويغوص حتى انقذه الناس۔

الافتتاح :- كان أخ لي صغير جد مغرم بالاستحمام في الانهار و
الغدران فكلما كان يرى فرصة تسلل إلى نهر قريب من
داري ويشتغل بالماء ويلعب طويلاً۔

العناصر :- (كان يلهو ويلعب بالماء يوما وتقدم قليلاً (٢) وانهال
رمل من تحت قدميه (٣) ولم يكن يحسن السباحة۔ (٤)
فاضطرب ولم يتماسك (٥) طفق يرسب ويطفو (٦) صياحه
وطلبه للنجدة (٧) جرى الناس وسعيهم اليه (٨) الجهود
للانقاذ (٩) كيف كانوا يفعلون (١٠) حتى أخرجوه إلى
الشط (١١) تقليبه رأساً على عقب واستفراغ للماء (١٢) صحوه

الاختتام :- رجوعه إلى البيت وعزمه ولتعلم السباحة۔
انظر المثال .. ..

التمرين (٢٧)

اكتب على عنوان - "الزام" وموضوعها (وصف
الزام وفائدته وميزته)

الافتتاح :- كثير من الناس لايستطيعون ركوب السيارة ولا

يقدرون على اشتراء الدّراجة ويحتاجون إلى التنقلات فى
أنحاء البلد فلا أرفق لهم من المراكب إلا الترام

العناصر :- انه يسير بالكهرباء (٢) ولذا أجرته رخيصة (٣)
الفرق بينه وبين السيارة (٤) إيصاله للناس قريبا وبعيدًا
(٥) ركوبه ايسر وارخص من ركوب السيارة (٦) شكله
(٧) محتواه (٨) لوازمه

الإختتام :- لاشك ان اختراع مثل هذه المرافق قد سهل المعيشة
ونفى كثيرا من المتاعب وهو من نتائج الحكمة التى وهبها
الله للانسان

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٨)

ترجم إلى اللغة العربيّة :-

جی تو یہ چاہتا ہے کہ اس سفر کا ہر جزئی واقعہ آپکو خط میں لکھوں
لیکن تنگیٔ دامن کا گلہ ہے اور کثرتِ حُسن کا شکوہ ہے، عدن سے جو رقعہ
لکھا تھا پہنچا ہوگا، عدن کے بعد جہاز نے مصوّع ساحل افریقہ (اریٹریا
مقبوضہ اٹلی) میں لنگر ڈالا۔ یہ عرب حبشی آبادی ہے، اس کا دار الحکومت
سمارہ ہے، اٹلی کے زیر حکومت ہے۔ پانچ بجے کے قریب یہاں کے

ساحل پر ہم اُترے، یہ عمر کا پہلا موقع ہو کہ ملک ہند کے علاوہ ایک اور ملک بلکہ ایک برّ اعظم (ایشیا) کے علاوہ ایک دوسرے برّ اعظم (افریقہ) اور ایک انگریزی حکومت سے باہر ایک دوسری حکومت کی سرزمین پر قدم رکھا لوگ ڈراتے تھے کہ بحر احمر (رڈسی) میں یوں گرمی ہے، یوں تمازت ہے لیکن خدا کا کرنا دیکھئے کہ یہاں سیکڑوں میل تک یعنی یہاں تک کہ کل شام کو سوئز میں قدم رکھیں گے، لیکن گرمی کا نام ونشان نہیں، سردی بلکہ جاڑا تک موجود ہے، لوگ کہتے ہیں کہ یہ بالکل اتفاقی اور عجیب ہے۔

بریدِ فرنگ صفحہ (۵) (۶)

انظر المثال .. ..

التمرین (۲۹)

اکتب علی عنوان ۔ الموتو سائیکل (موضوعها وصفها وفائدتها وخصائصها)

الافتتاح :۔ دراجة ذات دوّی وجلبة وضوضاء تخترق الشارع فکأنما سحاب یرعد ۔

العناصر :۔ (۱) وأنها الدّراجة الذاتیة التی تسیر بالبترول (۲) وهی تجمع بین صورة الدراجة و سیر السیارة (۳) شکلها (۴) سرعتها (۵) الفرق بینها وبین السیارة (۶) الفرق بینها

وبين الدراجة (٧) خصائصها

الاختتام :- ولكل شئ فائدة ولكل شئ مزية فربما تكون الدراجة ذات فائدة أكثر وربما تكون الدراجة الذاتية افيد

واجدى -

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٠)

اكتب رسالة إلى استاذك ـــ واليك عناصرها وموضوعها

الابتداء :- ٤٣ - صدر بازار دهلى الهند تحريرا فى .. .. ..

المقدمة :- حضرة صاحب السماحة والفضيلة والشرف أستاذى المفخم السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

الافتتاح :- أرجو أن تكونوا فى أحسن حال واتم صحة ونعمة بال وبعد -

الموضوع :- (١) لا تزال ذكريات مجالسكم حاضرة ماثلة لعينى (٢) ولا يزال شكرى عن عنايتكم بتعليمى وتثقيفى يبتدر منى كل حين وانى مقبل على الدرس والتعلم والاحوال حسنة حولى والطقس كذا وكذا (٣) انى لأحن إلى صحبتكم ومجالسكم

الاختتام :- ارجو ان تدوم صلاتنا كما هى الأن وان لا تنسونا فى ادعيتكم وتقبلوا اخيرا لائق التحية والسلام ولدك

وصغيرك

انظر المثال .. ..

التمرين (٣)

اكتب على عنوان - عاصمة الهند وموضوعها (وصف مدينه دهلى ووصف بعض اثارها)

الافتتاح :- هل رأيت دهلى ؟ انها من اشهر بلاد الدنيا واقدم بلاد الهند واعظمها۔

العناصر :- (١) دهلى مدينة اثرية (٢) يقصد ها الناس ليدرسوا التاريخ ويشاهدوا اثار امجاد من مضوا (٣) يتعلق تاريخ الملوك المسلمين فى الهند بها (٤) ميزاتها (٥) اثارها الهامّة (٦) هى مركز الثقافة والأدب (٧) وهى مركز السياسة والحكم (٨) طبيعة اهلها (٩) بعض خصائصها

الاختتام :- ومرت بدهلى قرون وتقلبات وثورات لكنها كلما خربتها ثورة استعادت مجدها مرة أخرى ولا تزال عاصمة الهند

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٢)

اكتب على عنوان - جامع دهلى   وموضوعها (حديث عن
جامع دهلى وعن إنشاءه ووصفه)

الافتتاح :- (١) ضرورة الجوامع (٢) ولوع الملوك المغول بالتعمير والبناء

العناصر :- (١) الضرورة إلى جامع دهلى (٢) فكرة البناء لدى
شاهجهان (٣) من هو شاهجهان ؟ (٤) اختيار ربوة
للمسجد (٥) كيف بنى (٦) منظره من الخارج (٧)
منظره من الداخل (٨) ارتفاعه (٩) ابوابه وطرقه
وسلاليمه ومئذنتاه (١٠) جماله

الاختتام :- انه اثر من الآثار الخالدة الخ
انظر المثال .. ..

التمرين (٣٣)

اكتب على عنوان - الصانع   وموضوعها (الإبانة
عن عمل الصانع ودرجته فى الأمة)

الافتتاح :- إذا ابتغيت ان تعرف مستقبل أمة فانظر إلى صناعتها
لأنها مادة الاقتصاد والرقى -

العناصر :- (١) الصناعة سبب الحضارة والرقى فى البلاد (٢) وهى من اعظم اركان الإقتصاد (٣) وللصانع درجة فى الشعب سامية (٤) وغنى البلاد يقوم بغنى صناعها (٥) اهميتها فى القديم والجديد (٦) وإن الصناعة لمقتصرة على العلوم (٧) مدح النبى صلى الله عليه وسلم للصانع (٨) حديث النبى صلى الله عليه وسلم -

الاختتام :- ويجب على الشعوب المتخلفة أن تكثر من الصناعة عرفت اوربا هذه الحكمة فترقت والحكمة ضالة المؤمن الخ

انظر الأمثال .. ..

التمرين (٣٤)

اكتب على عنوان - منقذ قطار وموضوعها حكاية

فتى اهلك نفسه ليقى ركاب قطار كاد يسقط فى طريقه فى هوة كبيرة أنشأها المطر او شئ آخر فوقف هو بنفسه فى طريق القطار ليقف دون أن يسقط فى الهوة فمات هو سحقا تحت القطار ونجا الجميع

الافتتاح :- ان فى خلق الله امثلة للتضحية والايثار والبذل يعجز عنها الآخرون ومنها

عناصر :- (١) أن فتى تربى على معانى الأخلاق والتضحية والإيثار وحب خلق الله وخدمته (٢) رأى هوة فى طريق القطار (٣) وكان موعد قدوم القطار نعلم ذلك (٤) فكّر فى انقاذه فوصل إلى أن وقوفه فى طريقه يهز ثوبا هو الذى يقيه (٥) توقف يهز ثوبه .... حتى سحقه القطار (٦) توقف القطار (٧) عرف الناس السبب (٨) اعظامهم للأمر والثناء على الفتى (٩) اكتتابهم لأسرته شكر الصنيعته

الاختتام :- لابد لكل رجل أن يكون ذا صفات حسنة وذا محبة وايثار كما جاء الثناء على الصحابة رضى الله عنهم يؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٥)

ترجم إلى اللغة العربية

رات بھر کھاتے پیتے، اخبار خریدتے، ظہر، عصر، مغرب نمازیں پڑھتے پڑھاتے، کچھ رات گئے بریلی اسٹیشن پہنچے اور یہیں نماز عشاء پڑھی گئی، چھوٹی لائن کا سفر ختم ہوا، اور یہاں سے بڑی لائن لکھنؤ کے لئے لی،

مراد آباد کے قاضی عبدالغفار جو ایک زمانے میں "ہمدرد" کے سب ایڈیٹر رہ چکے
تھے اور اس وقت تک ان کا شمار مولانا کے مخلصین میں تھا، ہمیں ملنے آگئے
تھے، داخلۂ کونسل کے فتنہ میں وہ بھی مبتلا تھے، پلیٹ فارم پر مولانا انھیں
خوب خوب قائل کرتے رہے۔ مولانا کے سکریٹری حیات صاحب ہمیں سے
شریک سفر ہوئے، کھانے کے لئے پلیٹ فارم پر ایک وسیع دسترخوان بچھا
اور مولانا نے میرے ملازم کو یہی نہیں کہ بڑا اصرار کر کے کھانے میں شریک کیا
بلکہ بٹھایا بھی اور اپنے بالکل قریب ہی — میرے لئے یہ منظر نیا بھی تھا اور
سبق آموز بھی — آقا اور غلام کی مساوات کے متعلق خلفائے راشدینؓ کے
کارنامے جو کچھ بھی رہے ہوں، کتابوں میں خادم و مخدوم، خدمت گار و مالک
کے باہمی حقوق کے متعلق جو کچھ بھی پڑھا ہو ان مادی آنکھوں سے، اس بیسویں
صدی میں اس منظر کی توقع کس کو ہو سکتی تھی، اور وہ بھی کسی زاہد خلوت نشین کے
ہاں نہیں، وقت کے نامور ترین سیاسی لیڈر کے ہاں!

(محمد علی صفحہ ۱۳۲)

افظر المثال .. ..

التمرین (۳۶)

اکتب علی عنوان ــ الثلج   وموضوعها بیان عن
الثلج وعن فائدته وانواعه

الافتتاح :- قد اصبح الثلج اليوم فى متناول جميع الناس وكان من قبل عسير الحصول

العناصر :- (١) لم يكن الناس فى قديم الزمان يعرفون الثلج (٢) وكان لايجلب فى قديم الزمان إلا للملوك والأمراء و المترفين (٣) أما اليوم فاكثر الناس يستعملونه سواءٌ فى ذلك الغنى والفقير (٤) لأنه أنشئت معامل كثيرة تنتجه (٥) ففى كل مدينة يعم بيعه وشراؤه (٦) وله نوعان (٧) نوع على الجبال - ماهو ؟ (٨) نوع يصنع ونشربه

الاختتام :- فالشكر لله الغنى الرزاق الذى رزقنا من مثل هذه النعم

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٧)

اكتب على عنوان - الرحمة   وموضوعها (بيان فضيلة الرحمة والرفق وتقبيح الغلظة والقسوة)

الافتتاح :- يقول النبى صلى الله عليه وسلم عن ربه انه يقول ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء .. ..

العناصر :- (١) الرحمة صفة فاضلة (٢) درجة الرحيم عند الناس (٣) الرحمة فى نفس النبى صلى الله عليه و سلم

(٤) ذكرها فى القرآن (٥) إما الجا فى الظالم (٦) درجته لدى الناس (٧) فوائد الرحم وحسناته

الاختتام :- إن هذه الصفة لا شك من اسمى الصفات فقد قال الله تعالى للنبى عليه الصلاة والسلام "ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك"...... الخ

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٨)

اكتب على عنوان - عصبة الأطفال (الكشافة) وموضوعها (بيان ضرورة الكشافة (اسكاؤت) لأنها تترقى على افضل نشاط وانفعه وتنفع زملاءها ايضا وتجدى كذلك فى مواضع اخرى

الافتتاح :- نرى بعض طلبة المدارس يباشرون الرياضة ويحملون اللواء ويأتون بحركات رياضيه -

العناصر :- (١) هم الكشافة (٢) صورة فرد منها ولباسه وصحة وجسمه (٣) عمله (٤) فوائد الكشافة (٥) وصف بعض اعمالها

الاختتام :- الكشافة صورة مصغرة لفكرة تربية الجمهور تربية عسكرية وقد أمر النبى صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك

انظر المثال .. ..

التمرين (٣٩)

اكتب على عنوان - المجاهد   وموضوعها (بيان

ضرورة المجاهد اهميته ومكانته للمسلمين اذ تتقوى به
الحكومة الاسلامية وينتشر الاسلام وتقاوم به القوى
الباطله والطواغيت التى لا تؤثر فيهم الدعوة السلمية

الافتتاح :- الإسلام دعوة سلمية لا يستعمل الطرق الجائرة ولا
يوثر الظلم والعدوان ويقول "(ولا يجرمنكم شنأن قوم الخ)
ولا يستخدم القوة إلا للخير ولمحو الفساد

العناصر :- (١) الجهاد فريضة (٢) اٰية قرآنية فى ذلك (٣) لماذا
كان الجهاد فريضة (٤) الحياة كفاح وليس للحياة بدون الجهاد
بقاء (٥) بالجهاد يستقيم مالا يستقيم بالسلم (٦) وهو تربية
للرجولة والمروءة والشجاعة ويجعله قويا شهما

الاختتام :- قد ترك المسلمون اليوم الجهاد وهم احوج إلى ذلك ...

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٠)

اكتب رسالة الى أخيك الكبير   واليك عناصرها وموضوعها

الابتداء :- مدرسة العلوم الاسلامية - الٰه اباد تحريرا فى السابع

من صفر سنة ......

المقدمة :- حضرة صاحب السيادة الأخ الجليل الموقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

الافتتاح :- اتمنى على الله وأرجو أن تكونوا فى اسعد حال وهنأ بال وبعد،

الموضوع :- (١) فإني بحمد الله فى عافية وصحة (٢) وانا مسرور فرحان لحصول كتاب منكم وهو راحة قلبي (٣) وقد زاد راحة بالي ما علمته أن الاهل بخير وهناء (٤) اما هنا حولي فالاحوال كذا وكذا

الاختتام :- ولا تقطعونا من ارسال الكتب وابلغوا السلام الى الجميع ولكم منى جزيل الشكر والامتنان والسلام عليكم ورحمة الله اخوكم العاجز .. .. ..

انظر المثال .. ..

التمرين (٤١)

اكتب على عنوان - مباراة لعب وموضوعها (بيان ما شاهدت فى مباراة لعب كرة القدم)

الافتتاح :- أنا مولع بلعب الكرة واساهم فى الألعاب التى

تلعب في ساحة مدرستي ولا ادع أن اغشى المباريات
العناصر: (١)، وأرى في اللعب فوائد (٢) ومباراته لا تخلو من
الفائدة (٣) اليوم كانت مباراة (٤) ذهبنا إليها (٥)
دخلنا في الاسوار (٦) الفريقان (٧) اللعب (٨) كيف
كان اللعب (٩) رجعنا.
الاختتام :- حصل لنا سرور عظيم ونشطنا لاعمالنا وانه لفائدة
جليلة من مثل هذه الاعمال.
انظر المثال .. ..

التمرين (٤٢)

ترجم إلى اللغة العربيّة :-

تمام مسلمان حق کے طرفدار بن گئے تھے، ان کا کام مشورہ سے ہوتا
خلیفہ جب تک خدا کا مطیع رہتا وہ اس کے مطیع ہوتے اور اگر نافرمانی کرتا تو
اطاعت باقی نہ رہتی، حکومت کا شعار (لا طاعة لمخلوق في معصية
الخالق) بن گیا تھا، یعنی خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں، وہ
مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمۂ تر اور امراء کی ذاتی جائداد
سمجھے جاتے تھے اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا
میں خرچ اور صحیح محل پر صرف کئے جاتے تھے اور مسلمان اس دولت کے

امین اور متولی تھے، خلیفہ کی مثال یتیم کے سرپرست کی سی تھی اگر صاحب استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا اور اگر حاجتمند ہوتا تو بقدر ضرورت لیتا، اللہ کی وہ زمین جس کو سلاطین و امراء نے اپنی جاگیر سمجھ لیا تھا، جس کے لئے چاہتے وسعت دیتے تھے اور جس پر چاہتے تھے تنگ کر دیتے تھے اور بعض اس میں کپڑے کی طرح کتر بیونت کرتے تھے، اب اللہ کی زمین تھی جس کے متعلق ایک ایک بالشت کا حساب دینا تھا۔

(مسلمانوں کے عروج و زوال سے دنیا کو کیا نقصان پہنچا)

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٣)

اکتب علی عنوان ـ لکنؤ وموضوعها (وصف مدينة لکنؤ، ووصف بعض آثارها وخصائصها

الافتتاح:-

العناصر:- (١) لکنؤ مدينة جميلة (٢) وهی بلدة البساتين و المتنزهات (٣) فيها الأوساط العلميه والأدبية (٤) لها نزعة خاصة فی الثقافة والأدب (٥) وهی احد مراکز الأدب الاردی (٦) لکنؤ من القديم سياسيا و تاريخيا (٧) ظرفها و الحضارة الرقيقة فيها (٨) بعض آثارها (٩) مجاملات اهلها (١٠) لما رأيتها اوّل مرة (١١) رأی فيها ـ الإختتام:- وکثير من الناس الذين شاهدوها احبوها وفضلوها للاقامة علی غيرها. انظر المثال ...

التمرين (٤٤)

زيت البترول

اكتب على عنوان - الجاز   موضوعها (فائدته و اهميته و مضاره)

الافتتاح كان تعوّد الناس قبل الكهرباء استهلاك الجاز للإنارة في بيوتهم.

العناصر :- (١) هو زيت ارضى (٢) اكتشف قبل قرن (٣) يستخدم في مرافق كثيرة من طبخ للطعام والإنارة و إدارة الماكينات (٤) كانت فائدته عظيمة قبل الكهرباء (٥) وانه لم تنقص فائدتها إلى الآن (٦) اكتب ماتعرفه عنه -

الاختتام :- وهو من المكتشفات المفيدة للانسان وذلك من نعم الله سبحانه وتعالى

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٥)

اكتب على عنوان - جند ابابيل   وموضوعها حكاية ما حدث لأصحاب الفيل حينما ارادوا غزو الكعبة

الافتتاح :- بارك الله تعالى الكعبة وشرفها وهى بيت الله العظيم
فكان الناس من العصر الجاهلى يؤمونه ويقصدونه حتى
حسد من ذلك ابرهة ملك الحبش

العناصر :- (١) حسد ابرهه وبنى بيتا ليرجع الناس عن الكعبة
ويقبلوا اليه لكنهم لم يفعلوا ذلك (٢) فغضب واراد هدم
الكعبة (٣) وزحف بجيوشه وفيا له (٤) دخوله مكة
(٥) اختفاء اهل مكة (٦) مقابلته لعبد المطلب (٧) تجمع
ابابيل (٨) رميها اياهم (٩) ابادتهم

الاختتام :- اصبحوا نكالا لمن بعدهم .... الخ
انظر المثال .. ..

التمرين (٤٦)

اكتب على عنوان - ثلاثة فى غار وموضوعها (قصة
ثلاثة رجال انحبسوا فى غار فلم يتمكنوا من الخروج
حتى أن توسل كل منهم بعمله الجليل إلى الله (كما جاء
فى الحديث الشريف)

الافتتاح :- إن الاعمال الحسنة كثيرا ما تنقذ الرجل من مأزقه
حتى فى دنياه ومن قصة ذلك -

العناصر :- (١) ذهاب ثلاثة رجال إلى الجبال (٢) هبوب
الرياح ومجيئ الامطار (٣) اختفاءهم فى غار (٤) هبوط صخرة
وسدها للغار عليهم (٥) تفكيرهم فى الخروج والحيلة له (٦)
استغاثتهم باعمالهم (٧) توسل واحد منهم (٨) توسل الثانى
(٩) توسل الثالث (١٠) خروجهم

الاختتام :- ما أجل الخير وما انفعه اذ يجدى فى كل الموضع وذلك
رحمة الله التى منحها عباده

أنظر المثال .. ..

التمرين (٤٧)

اكتب على عنوان - عيادة مريض   وموضوعها (عيادة
رفيق مرض وتعطل عن الحضور فى المدرسة)

(الافتتاح :- انما العيادة من العوائد الاسلامية النبيلة وقد وفقت
اليها فى رفيق لى

العناصر :- (١) كان رفيقى خالد مريضا (٢) وكان منقطعا إلى
داره (٣) وفى اول الأمر لم نلق بالا على مرضه (٤) فلما
تأخر كثيرا أردنا أن نعوده (٥) دخلنا عليه (٦) حالته
وغالته (٧) رثائنا على حالته (٨) دعاءنا له (٩)

فرحه بقدومنا

الاختتام :- وقد عدنا بعد ما جلسنا لديه بعض السويعات

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٨)

اكتب على عنوان - مائة مقتول .. وموضوعها (القصة
التي جاءت في الحديث الشريف عن رجل قتل تسعة وتسعين
رجلا ثم سأل عالما إذا كانت توبته ممكنة مقبولة فانكر
عالم من علماء بني اسرائيل واقنطه فغضب وقتله كذلك
فاكمل به مائة ثم فكر في التوبة الخ)

الافتتاح :- قد خلق الله الطباع مختلفة منها غليظة ولكنها ترق
حينا ما وإن توبة الله لتتسع لجميع المذنبين ومن قصة ذلك

العناصر :- (١) أن رجلا قتل تسعة وتسعين رجلا (٢) خرج يطلب
التوبة (٣) لقي عالما (٤) قتله ثم خرج يطلب التوبة (٥) لقي عالما
آخر (٦) تاب وبدأ مغادرة تلك الأرض (٧) مات في الطريق
(٨) ملائكة الرحمة والعذاب (٩) الختام

الاختتام :- لقد كانت نيته صالحة فتاب الله عليه ووفقه للتوبة*

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٠)

اكتب رسالة إلى تاجر كتب   واليك عناصرها وموضوعها

الإبتداء :- دار العلوم لندوة العلماء - بادشاه باغ لكنؤ تحريرا في...

المقدمة :- سيادة الأخ صاحب المكتبة ..... المحترم   السلام عليكم
ورحمة الله او تحية وسلاما

الافتتاح :- عندي حاجة إلى اشتراء بعض الكتب فرأيت أن اتصل
بكم عسى أن أجد عندكم طلبتي -

الموضوع :- (١) فأولا اريد أن اعرف اثمان الكتب الموجودة
عندكم (٢) وثانيا أخبروني كيف استوردها منكم (٣)
وكيف ابعث النقود (٤) وكيف تتم المعاملة (٥) ردوا
سريعا على كتابي هذا حتى ارسل اليكم الطلب -

الاختتام :- ولكم مني جزيل الشكر سابقا وإني لجوابكم في انتظار
والسلام عليكم ورحمة الله -

انظر المثال .. ..

التمرين (٥١)

اكتب على عنوان - القلعة الحمراء   وموضوعها وصف
شكل القلعة الحمراء بدهلي وابتداء تأسيسها والاختبار

عن تاريخها وموقعها وغير ذلك

الافتتاح :- إن ممّا ترغب النفس إلى مشاهدتها فى دهلى القلعة الحمراء الأثر التاريخى العظيم

العناصر :- (١) هى قلعة ذات شهرة وصيت وجمال (٢) شكلها من الخارج (٣) بناها شاهجهان (٤) كيف (٥) سعتها (٦) اسوارها (٧) داخلها (٨) جمال داخلها وآثارها (٩) وقوعها بجنب جمنا (١٠) غير ذلك

الاختتام :- لقد ترك المغول آثارهم باقية خالدة بمثل هذه الابنية وغير ذلك

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٢)

اكتب على عنوان - الشأى   وموضوعها (ماهو الشأى قبوله وعمومه فى الناس فوائده ومضاره

الافتتاح :- الشأى مشروب رغيب لجميع الناس وقليل هم الذين لا يشربونه ويعارضونه

العناصر :- (١) ومن ذا الذى لا يعرف الشأى (٢) إلا قليل من الناس (٣) اكتشف قبل ثلاثة قرون على التقدير (٤)

لم يكن يعرف قبل قرن واحد إلا قليلا (٥) أما الآن فمعروف (٦) يزرع في سواحل الهند والصين واندونيشيا وغيرها (٧) فوائده (٨) مضاره

الاختتام :- وعلينا أن لا نكثر شربه لئلا يضر ضررا عظيما

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٣)

اكتب على عنوان .. "مباراة خطابية" وموضوعها تفاصيل مباراة عقدت في مدرستنا اشتركنا فيها و ساهم الطلبة فيها وخطبوا

الافتتاح :- تعقد مدرستنا حينا فحينا حفلة خطابية توزع فيها الجوائز وكانت من تلك المناسبات مناسبة حفلة خطابية هذه المرة

العناصر :- (١) حدد يوم كذا (٢) الرئيس (٣) السكرتير (٤) دعوة المشتركين (٥) المواضيع (٦) بدء الحفلة (٧) الخطباء واحدا واحدا (٨) الحلب (٩) الفائزون (١٠) توزيع الجوائز (١١) خطبة الرئيس

الاختتام :- ومثل هذه الحفلات لنافعة فحثهم الطلبة

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٤)

اكتب على عنوان :- فی معرض   وموضوعها (الذهاب
الی معرض ومشاهدته والتمتع بمایحویه)

الافتتاح :- کل واحد لا یقدر علی ان یعرف ویتعلم الاشیاء إلا
بالقراءة او بمشاهدتها۔ أما القراءة فالصحف والکتب تکفی
لها واما المشاهدة فتحصل فی المعرض اذا لم یستطع الرجل أن
یعمل الأسفار والرحلات۔

العناصر :- (١) فوائد المعرض (٢) حث استاذنا ایانا له (٣)
ذهابنا الیه (٤) اشتراءنا للتذاکر (٥) دخولنا فیه (٦)
مارأیناه (٧) رجوعنا

الاختتام :- قد استفدنا کثیرا .... الخ

انظر المثال .. ..

التمرین (٥٥)

اكتب على عنوان - السخاء   وموضوعها (بیان
فضیلة السخاء والجود وغیر ذلك)

الافتتاح :- إن السخاء من الاخلاق الکریمة النبیلة

العناصر :- (١) فضيلة السخاء (٢) مكانة السخي لدى الناس (٣) البخيل وسقوطه لدى الناس (٤) حذر الناس من معاشرته وابتعادهم (٥) يأسهم من خيره وانسانيته ومقتهم اياه (٦) السخاء نبل وكرامة (٧) كان النبي صلى الله عليه وسلم سخيا (٨) حكاية إذا كنت تعرفها

الاختتام :- السخاء خلق لابد منه للحياة الشريفة الكريمة

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٦)

ترجم إلى اللغة العربية :-

انھوں نے اس زندگی کی چول بٹھا دی مگر اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی کو خطرے میں ڈال کر اور اپنا سب کچھ قربان کر کے انھوں نے اس مقصد کی خاطر بادشاہی کا تاج ٹھکرا دیا، دولت اور عیش کی بڑی سے بڑی پیشکش کو نامنظور کیا، محبوب وطن کو چھوڑا، ساری عمر بے آرام رہے، پیٹ پر پتھر باندھے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا، گھر والوں کو فقر و فاقے میں شریک رکھا، دنیا کی ہر قربانی میں، ہر ہر خطرے میں پیش پیش اور ہر فائدے اور ہر لذت سے دور دور، لیکن دنیا سے اس وقت تک تشریف نہ لے گئے جب تک کہ دنیا کو صحیح رخ پر نہ ڈال دیا اور تاریخ کا دھارا نہ بدل دیا۔

تیئیس برس میں دنیا کا رُخ پلٹ گیا، دنیا کا ضمیر جاگ گیا، نیکی کا رجحان پیدا ہو گیا، اچھے بُرے کی تمیز ہونے لگی، خدا کی بندگی کا راستہ کھُل گیا، انسان کو انسان کے سامنے اور اپنے خادموں کے سامنے جھکنے میں شرم محسوس ہونے لگی اونچ نیچ دور ہوئی، قومی و نسلی غرور ٹوٹا......... غرض دیکھتے دیکھتے دنیا بدل گئی۔

(از اصلاحیات)

انظر المثال .. ..

التمرين (۵۷)

اکتب علی عنوان - "المدرسة" (موضوعها الإبانة عن ضرورة المدرسة للأمة)

الافتتاح :- کلٌّ یعرف فضیلة العلم و فضل العالم علی الجاهل و وجوب تعلیم افراد الامة جمیعهم

العناصر :- (۱) إذا اعترفنا بالعلم وضرورته فکأننا اعترفنا بضرورة المدرسة (۲) لأنها هی وحدها التی تجمع بین مختلفی الفضلاء والعلماء (۳) و انها لتسهل تعلیم فنون عدة فی محل واحد (٤) کان الناس فی قدیم الزمان یسافرون هنا وهناك لتحصیل العلم (۵) اما الآن فیستقر الطالب

فی موضع ویتعلم (٦) فوائد اخری من المدارس

الاختتام :- تظهر أن المدرسة لمن أساطين النهضة والتثقيف فی الامة

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٨)

اكتب على عنوان - "الوالدين" وموضوعها (بيان درجة الأبوين وضرورة اكرامهما وخدمتهما)

الافتتاح :- فضل الوالدين على الابناء لعظيم جدا

العناصر :- (١) وقد جاء فی كتاب الله "إما يبلغن عندك الكبر احدهما" الخ "ولا تقل لهما أف" الخ (٢) وقد اردف الله ذكر الإحسان إليهما ذكر الاجتناب من الشرك (٣) لماذا كانت هذه الدرجة (٤) مشقتهما وتعبهما للولد (٦) وعلى الاخص الأم (٦) الحديث فی فضيلة الاحسان إليهما (٧) يوجب العقل ايضا الاحسان إليهما -

الاختتام :- إنهما نعمة من نعم الله سبحانه

انظر المثال .. ..

التمرين (٥٩)

أكتب على عنوان - "المطر" وموضوعها (بيان ضرورة المطر ومنافعه للأرض وللطقس)

الافتتاح :- ما أبهج الجوّ وما أجمل الطقس يوم ينزل المطر من أعالي الفضاء إلى الأرض العطشة الجافة

العناصر :- (١) تبتهج به القلوب وتحي الأرض (٢) إنه لنعمة جليلة يحي الله به الميت من الأرض (٣) ويخرج الحي من الميت (٣) وما ينزل المطر إلا وتهتز الأرض ويزدهر نباته (٤) تهتز الأشجار فرحا وحيوية (٥) وتسيل الوديان وتجري الأنهار بكل حياة وحركة وطموح (٦) وترجع إلى كل شئ الحياة (٧) وهنالك يخدم الفلاح حقله (٨) نخرج منه الحبوب والغلّات (٩) وتحصل حاصلات الأرض -

الاختتام :- فللمطر فضل عظيم باذن الله على حياة الانسان وغذاءه -

انظر المثال .. ..

——— :>·:·<: ———

التمرين (٦٠)

اكتب رسالة إلى صديقك ـــــ وإليك عناصرها وموضوعها

الابتداء :- دار العلوم ديوبند - مديرية سهارنپور تحريراً فى ......

المقدمة :- فضيلة الأخ الكريم صديقى المحبوب فلان المحترم

السلام عليكم ورحمة الله -

الافتتاح :- أرجو الله ان تكون فى تمام العافية وكمال الصحة وبعد -

الموضوع :- فيا أخى لا أزال فى إنتظار لخطاباتك (٢) ما الذى تطعات عن بعث رسالة (٣) وكيف الحال (٤) أما فى مدرستى فالحمد لله .. .. ..

الاختتام :- وأرجوك أخيرا أن لا تتناسانى لا فى ذكرتك ولا فى الدعاء والسلام اخوك الصديق فلان

انظر المثال . .. .

الباب الرابع

الدرس التاسع عشر

اقسام النثر

نثر پر نظر ڈالی جائے تو اسکی دو انواع ملیں گی، پہلی نوع میں وہ مضامین ہیں جن کا تعلق حواس خمسہ سے زیادہ ہے، فکر و تخیل سے کم اس میں وہ اشیاء و امور اور واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کو انسان اپنے حواس خمسہ سے برتتا یا اخذ کرتا ہے۔

اس نوع اول کی قسم اول وصف پر مشتمل ہے جسمیں رحلات (سفر نامے) یومیات (روز نامچے) چھوٹے قصے، واقعات، حادثات، تراجم (یعنی شخصیتوں کے حالات و اوصاف) تاریخ اور سوانح مندرج ہیں اور اسکی قسم ثانی قسم اول کے مقابلے میں وسیع اور مرکب ہے جس میں طویل قصے اور دوسرے مضامین ہوتے ہیں۔

نثر کی نوع ثانی میں وہ مضامین ملیں گے جن کا فکر و تخیل سے اصل تعلق ہوگا یعنی کسی نظریہ یا قضیہ کی تائید تحلیل توضیح یا تقریر و اثبات پایا جائیگا نوع ثانی کی

قسم اول تقریر (یعنی مقالے اور خاطرے) پر مشتمل ہے اور اسکی قسم ثانی حسب سابق مرکب اور وسیع ہو جس میں خطابت اور جدلیات مندرج ہیں

پچھلے ابواب میں آپ نے جن اقسام پر مشق کی ہے ان میں وصف اور تقریر دونوں انواع گزر چکے ہیں اور مذکورہ بالا اقسام میں سے آپ کے مضامین مختصر سادے قصوں، بعض حادثوں اور آسان مقالوں پر مشتمل تھے، اس باب سے بعض دوسری اقسام بھی مشق کے لئے دی جا رہی ہیں، وہ تراجم، رحلات، یومیات اور "خواطر" ہیں اور جو اقسام پچھلے ابواب میں گزر چکی ہیں ان کا معیار بھی اس باب میں بلند رہے۔

جن نئی اقسام پر مشقیں کرائی جا رہی ہیں ان سب کی مثالیں بھی ساتھ ساتھ دیدی گئی ہیں، مثالوں کو پڑھ کر ان کے خاکے سمجھ لیجئے اور پھر انہی کے مطابق مشق کیجئے، آپ کے سارے مضامین میں آپ کا مقصد خدمت دین اور تقریر حق ہونا چاہیئے، اس کے لئے قرآن کریم و حدیث شریف کے مضامین سے استفادہ و اقتباس بہت مفید و ضروری سمجھئے۔

مثال المقالة

على شخصيّة عظيمة من شخصيّات التاريخ

عمر بن عبد العزيز رحمه الله ـــ المثال (٢١)

رجل من افذاذ الرجال، شخصية عظيمة غريبة لا ينجب التاريخ مثلها إلا إذا ارادت الرحمة الالٰهية بالخلق خيرا او سعادة ورشدا وهداية -

كان رجل المأية الأولى انتقل إلى رحمة الله مع انقراض القرن الاول من الهجرة وبعد ما غيّر ما حوله من المملكة والبلاد عما كانت عليه من الحكم والسلطان، اخذ على يد الظالم ونصر المظلوم وارجع الحق إلى نصابه واعاد الماء إلى مجاريه وتم الأمر للاسلام والسعادة الأخروية مرة أخرى واجتث اصول النبات الفاسد وقلعه قلعا وحق للعالم الاسلامى فى عصره أن يقال العالم الاسلامى بجميع معانيه وبتلك الروح التى كانت سارية فى العصر الأول -

ولد سيدنا عمر بن عبد العزيز بالمدينة المنورة سنة إحدى وستين يصل نسبه لأبيه إلى مروان ويصل نسبه من أمه إلى سيدنا عمر بن الخطاب رضى الله عنه

فلما عقل وبلغ العمر الذى فيه يقبل الناس على التعلم والتثقف احب اخواله ومال إليهم واعتنى بتربيته سيدنا عبد الله بن عمر

فحاز بذلك درجة الفضل والسعادة وبلغ اشد كمال العلم والدين
ولما كان ينتمي إلى الاصل الأموي فاز بمنصب خطير بمنصب
الأمارة على المدينة المنورة وسهّل له ذلك وارادة الله وميل نفسه
إلى الدين وعلمه أن يقترن من علم الدين والتقوى شيئًا كثيرا واتصل
بالعلماء واهل الدين فاخذ ماعندهم وتأثر بشخصياتهم وتزود لنفسه
مما يملكونه لكنه لتربيته في بيئة عاليه ملكية كان رفيع الذوق
مرهف الحس متنعمًا بقدر ماتبيحه الشريعة الغراء لأمثاله يلبس نفيسا
ويأكل لذيذا ويعطر ملبسه بروائح فائحة ويمشي بمشية طريفة معجبة
حتى سموا مشيته المشية العمرية فكانما كان ميزانا للتطرف ونفاسة
الذوق

فلما اراد الله به وبالأمة الاسلامية خيرا انتقلت الخلافة
اليه انتقلت اليه بغتة لم يكن يرجوها ولم يكن على بال أحد ان
ذلك كائن فيتجرد عمر بن عبد العزيز من جميع ماكان يختص به
متنعما وتزهد في الدنيا اقصى غاية الزهد واخذ الناس على الباطل
وارجعهم إلى الحق وهجر جميع المألوفات التي ألفها أخذ الزكاة
وسمع المظلوم ونصر الحق وحرم اسرة الخلافة من جميع الاختصاصات
ناصحوا لجميع الناس

له حكايات عجيبة في هذا الصدد فقد شدد على نفسه وعلى
اهله مالم يشدد مثله على أحد حرم نفسه واهله من الحياة السهلة

المستريحة حتى كان لايجد احيانا ما يكفى لضرورته فضلا عما يرغب فيها النفس من الكماليات

رحمه الله لم يبق واليا للمسلمين إلا سنتين ثبت فيها للعالم وللتاريخ ان الاسلام صالح لكل عصر وممكنة عودته اذا إجتهد لها الناس ونشدوها۔

انتقل الى رحمة الله فى السنة الواحدة بعد المأية الأولى طيب الله ثراه ورفع درجاته

تقسيم المقالة الى الأجزاء

الموضوع :۔ سيرة سيدنا عمر بن عبد العزيز

العنوان :۔ الخليفة الراشد فى دولة الأمويين

الافتتاح :۔ رجل من افذاذ الرجال

العناصر :۔ (١) هو مجدد الإسلام للمأية الأولى (٢) ولد وتربى واستفاد من خئولته (٣) هو قبل خلافته (٤) صفاته وعوائده (٥) انتقال الخلافة اليه (٦) وعمله لخير الاسلام (٧) حكايات طريقة عنه (٨) كان رجلا لن ينساه التاريخ عمل اعمالا عظيمة

الاختتام :۔ رحمه الله

التمرين (٦١)

اكتب - الموضوع :- عن حياة سيدنا احمد بن حنبل رحمه الله
العنوان :- حياة سيدنا احمد بن حنبل
الافتتاح :- امام من أئمة المذاهب الاربعة وعالم من جلّة علماء الحديث -
العناصر :- (١) هو رجل الحديث والفقه وهو من اعاظم رجال الاسلام فقها وورعا (٢) وُلد وترقى .... (٣) .... بعد فراغه من التعلم (٤) صفاته وعوائده (٥) خدمته للسنّة والحديث (٦) المحنة وثباته فيها (٧) نظرة اجمالية على حياته (٨) كان رجلا عظيما توفى سنة ٢٤١
الاختتام :- رحمه الله

العناصر للمقالة القادمة للمثال
الموضوع :- عن ندوة العلماء ودار العلوم التابعة لها
العنوان :- ندوة العلماء ودار علومها
الافتتاح :- ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمى الى نشر الثقافة والدين وانهاض الفئة المسلمة
العناصر :- (١) حال المسلمين كانت فى الحكم الانجليزى بعد سيئة

(۲) كأن الاسلام كان ينهزم (۳) فكانت الحاجة الى رجال اقوياء فى العلم والحكمة والدين (٤) فكّر المسلمون فى ذلك فى حفلة لهم فى كانپور (٥) فكرة ندوة العلماء وانشاءها (٦) ثم فكرة دار العلوم وانشاءها (۷) اول مدير لندوة العلما (۸) اول عميد لدار العلوم

الاختتام :- نتاج دار العلوم -

الدّرسُ العشرُون

المقالة على هيئة اجتماعية او منظمة

ندوة العلماء و دار علومها ـــــــ المثال (٦)

ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمى إلى نشر الثقافة والدين و
بعث الحياة الدينية فى المسلمين و انهاض الفئة الاسلامية وتقويتهم
وتزويدهم لما هم مواجهوه و مصادموه من اباطيل العصر و جحد
الجاحدين العصريين حتى يستطيعوا ان ينصروا الفضيلة وينشروها ويعيدوا
للاسلام سابق مجده ويصبحوا (فتية آمنوا بربهم وزدناهم هدى)
كانت احوال الهند فى عصور الحكم الانجليزى سيئة لحد عظيم
وخطرة لدرجة مدهشة وكان يخاف على حياة الاسلام الحملة القوية
التى يحملها الطاغوت ورجاله ولهذا لان الذين يقومون لانفسهم رجال
الاسلام فى المعركة القاسية الشديدة فكانت الحاجة جد شديدة الى
جهود قوية جبارة والى علم وحكمة وقوة (والحكمة ضالة المؤمن
فأين وجدها فهو احق بها)

فقام علماء الاسلام واجتمعوا فى كانپور وفكروا فى ذلك
الأمر فانشئوا هيئة اسلامية اغراضها هى نفس ما قلت آنفا ثم

تولّت هذه الهيئة انشاء مدرسة تربى جيلاً فتيًا من المسلمين فتيًا في الاخلاق فتيًا في العقل فتيًا في عصره يجمع بين صلابة القديم وعزارته وبين رشاقة الجديد وطرافته ولا يكون مثل المحافظين الجامدين المتعنتين فلا يرقوا ولا يميلوا، ولا يكونوا مثل المتنورين الجاحدين المتحللين فلا يصلبوا ولا يقووا للدفاع

انشأت ندوة العلماء تلك المدرسة وسمّاها دار العلوم التابعة لندوة العلماء واستخدمتها فيما وضعت لها من خطط ورسمت لها من الطريق فانبتتها ربّها نباتا حسنا وآتت أكلها ضعفين ونفعت المسلمين ما يعلم الله حقيقته وقدره

وتقرر أوّل مدير لندوة العلماء، مولانا محمد على المونگيرى رحمه الله واتخذ اول عميد لدار علومها ـ الشيخ حفيظ الله رح

وتخرج عليها جيل فتى قوى خدم الأمة الاسلامية خدمة يكاد لا يسبقها نظير لا تزال تذكر في المسلمين ولن يزال التاريخ يذكرها وثبت لدى الأكياس من المسلمين ان ندوة العلماء ودار علومها ضرورة اسلامية جليلة من دون شك وهى حاجة الاسلام العظيمة ـ

التمرين (٩٢)

اكتب ـ الموضوع :ـ جامعة دار العلوم في ديوبند

العنوان :- دار العلوم القاسمية
الافتتاح : دار العلوم القاسمية مدرسة عظيمة تتوخى نشر الدين وتعليم
الثقافة الدينية للمسلمين -
العناصر :- (١) تأثير التعليم الانجليزي في المسلمين وتباعدهم
عن الاسلام (٢) حاجة المسلمين إلى العلماء (٣) تفكير علماء
الهند في امر المسلمين (٤) مولانا محمد قاسم النانوتوي (٥)
انشاء دار العلوم (٦) مولانا محمود حسن الديوبندي (٧)
اوّل مدير لها واول شيخ لها في الحديث (٨) اعمالها وانتاجها
الاختتام :- فوائدها وفضائلها -

التمرين (٦٣)

ترجم إلى اللغة العربية :-

جب شیطان کے اثرات ان کے نفوس سے دھل گئے بلکہ یوں کہنا
چاہیئے کہ ان کے نفوس کے اثرات ان کے نفوس سے زائل ہوگئے نفسانیت کا
خاتمہ ہوگیا اور وہ لوگ اپنے نفسوں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنے لگے جیسا کہ
وہ دوسروں سے کرتے تھے، دنیا میں رہتے ہوئے مردان آخرت اور نقد
سودے کے بازار میں آخرت کے قرض کو دنیا کے نقد پر ترجیح دینے والے
بن گئے، نہ کسی مصیبت سے گھبراتے، نہ کسی نعمت پر اتراتے، نہ فقر ان کی

راہ میں رکاوٹ نہ بن سکتا، دولت سرکشی پیدا نہ کرسکتی، تجارت غافل نہ کرتی کسی طاقت سے نہ دبتے، اللہ کی زمین پر اکڑنے کا خیال بھی نہ آتا، بگاڑ اور تخریب کا وہم بھی نہ ہوسکتا تھا، لوگوں کے لئے میزان عدل تھے، وہ انصاف کے علمبردار تھے، اللہ تعالیٰ کے گواہ تھے، خواہ اپنے نفس کے خلاف گواہی دینی پڑے، خواہ والدین اور اعزا کے مخالف جانا پڑے، تو اللہ نے اپنی زمین کو ان کے قدموں میں ڈال دیا اور دنیا کو ان کے لئے مسخر کردیا وہ اس وقت اللہ کے دین کے داعی اور عالم کے محافظ بن گئے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو اپنا جانشین بنایا اور آپ خود ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رسالت اور امت کی طرف سے اطمینان لے کر رفیق اعلیٰ کی طرف سفر کر گئے۔

(مولانا ابوالحسن علی ندوی)

التمرين (٦٤)

أكتب - الموضوع :- ضرورة طلب العلم، درجة الطالب واهميته

العنوان :- طالب العلم.

الافتتاح :- الطلبة في كل امة مناط رجائها و بذرة مستقبلها و الاصل الذي عليه تقوم وإلى قيادتهم تحتاج -

العناصر :- (۱) العلم ضروري للانسان في جميع شئون حياته (۲) الجهالة شر صفة للإنسان (۳) قد وصف النبي صلى الله عليه وسلم طالب العلم بصفات حسنة (٤) أحاديث

(۵) فوائد العلم فی الدنیا (٦) فوائد العلم فی الدین (۷) أیة صفات یجب ان یتحلی بها الطالب (۸) أیة علوم یتلقاها (۹) طالب العلم والعلم فی هذا العصر۔

الاختتام :۔ یجب تکوین الطلبة تکوینا صالحا و تغذیتهم غذاءً دسمًا وارشادهم إلی الصواب والطریق المستقیم۔

انتظر المثال .. ..

الدّرسُ الحادى والعشرونَ

على بيان أمر واثبات فكرة

لماذا نتعلم اللغة العربية — المثال (١٧)

دخل الانجليز الهند فى اوائل القرن السابع عشر الميلادى.
وفى مدة قليلة تدخلوا فى سياسة البلاد وقد كانوا استولوا على
الاقتصاد بتجارتهم الواسعة التى تعالجها شركتهم تدخلوا فى سياسة
البلاد حينما كانت ملوك الهند فى اسوء حال تفقد القوة والمكانة
العزيزة واوغلوا فى المترفات يعيشون فى النعيم حينما ترى الانجليز
امكر الامم تستطيع ان تحتمل ما لا يحتملها غيرها وتصبر على ما يعجز
عن الصبر فيه غيرها فبدأوا يؤثرون فى السياسة ويتغلبون على
ملوك الهند وانتهى ذلك الى غلبتهم الكاملة على طول البلاد و
عرضها ثم جاءوا بمناهج التعليم السامة وربوا الجيل الناشئ على
حب الدنيا والسخرية بالدين فلم يمض الا جزء من القرن حتى اصبح
الشعب الهندى والمسلمون يهزؤن بالدين ويحبون الدنيا ومالها
نكاد الدين يفقد سيطرته على المسلمين فاحتاج الى ابطال ينقذونه
من براثن هؤلاء الاعداء وإذن انشأ مفكرو الاسلام وعلماءه

مدارس العلم التي تعلم ابناء الأمة الاسلامية الدين وتفقههم في الشريعة
وتربيهم على المعاني الدينية والهمم العالية فاقبل قليل من الناس
الذين يرون دينهم اغلى شئ على تعليم ابناء هم في هذه المدارس -
ولما قدرت على أن أرى رأي واصمم مستقبلي تصميما
عاقلا فضلت الناحية الدينية وآثرت أن أكون رجلا مؤمنا لا ملحدا
مائقا خليعا فتوجهت إلى مدرسة عربية بعد ما استرضيت والدي
على ذلك وكانا في اول الامر لا يؤثران لي الناحية الدينية لانها
لا تضمن لي بمستقبل مادي عظيم وينويان بعثي إلى مدرسة عصرية
حتى يمكن لي أن انال وظيفة عالية من وظائف الحكومة فلما وضحت
لهما أن النعيم والثراء الذين قد يحصلان لي من التعليم العصري ليسا
بمنقذي من ويلات يوم القيامة غير ان علم الدين اذا عملت
به سينقذني من غضب الله وعذابه لأني سأخشى الله اذ يقول
الله تعالى (انما يخشى الله من عباده العلماء) فلما شرحت لهم
فوائد علم الدين اقتنعا وسمحا لي فانعم الله علي إذ جمع لي حسنيين
حسنى التعليم الديني وحسنى رضا أبوي والله يقول في اكرام الوالدين
(وإن جاهداك على أن تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما و
صاحبهما في الدنيا معروفا) (ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل
لهما قولا كريما)
فاستطعت ان اتعلم ما اشاء من علوم القرآن والسنة

حتی اتغذی با لدین غذاءً کافیا واتزود منه لی زادا ینفعنی فی القبر ویوم القیامة (وللآخرة خیر لك من الاولی) ولا شك فی أن الدنیا کذلك تحصل لمن حصل له رضا الله وعلمه أما الآخرة فشك فی ان تحصل لغیر راغب فیها

عناصر المقالة السابقه :—

اموضوع :- لماذا اتعلم اللغة العربیة

العنوان :- لماذا اتعلم اللغة العربیة

الافتتاح :- دخول الانجلیز فی الهند وتاثیرهم فی الاقتصاد و السیاسة ثم اساءتهم إلی الدین وتفکیر علماء الاسلام فی تعلیم الدین واقامتهم للمدارس

العناصر :- (۱) لما بدأت اعقل الاشیاء تضیت نفسی التعلیم الدینی (۲) ابی علی ابوی فافهمتهما (۳) لماذا ابوا علی و ماذا تلت لهما (٤) ارضیتهما -

الاختتام :- فا ستطعت أن اتعلم ماأشاء من علوم الدین وهی ستنفعنی فی الآخرة ولن تحرمنی من الدنیا

التمرين (٦٥)

اكتب - الموضوع :- حاجة الطالب الديني إلى توسيع علومه ومعارفه -

العنوان :- العلوم العصرية للطالب الديني

الافتتاح :- انما العالم الديني هو اوسع الناس معرفة وادق الناس نظرا واعمق الناس حكمة لأنه من قادة أمة عظيمة أمة محمد صلى الله عليه وسلم

العناصر :- (١) يحتاج العالم في فهم اسرار القرآن والحديث وفي قيادة الامة إلى علوم ومعارف مختلفة (٢) يجب له ان يكون نظره دقيقا في كل من السياسة والاقتصاد والاجتماع (٣) لكل ذلك يحتاج إلى سعة الدراسات والمطالعات (٤) العلماء الذين لم تتسع دراساتهم لم يخرجوا من دوائر محدودة ولم يسرحوا النظر في الآفاق (٥) امثلة من العلماء الذين ذخرت معارفهم واتسعت دراساتهم (٦) اعمالهم

الاختتام :- ولما جمع العالم مع الدين علوما جمة ثم استخدمها في نفع الدين أتى باعمال جليلة

التمرین (۶۶)

الموضوع :- بیان فضیلة الاسلام وضرورته للانسان

العنوان :- دین الفطرة -

الافتتاح :- لیس هذا العالم عبثا من غیر نظام من الله مقرر قال الله تعالی (افحسبتم انما خلقناکم عبثا الخ

العناصر :- (۱) فوضت إلی الانسان الذی یحمل مشعل الحکمة الالهیة ادارة هذا العالم (۲) لم تحصل ولن تحصل هذه الحکمة الالهیة للانسان إلا من ید رسوله العظیم محمد صلی الله علیه وسلم) (۳) الدستور الذی جاء به محمد صلی الله علیه وسلم هو دستور الحیاة وقانون الکون (۴) وکلما سار الانسان فاقد هذا الدستور لزمته الزلات و العثرات (۵) الاسلام قانون السلام وحکم غالیة فی دقائق شئون الحیاة (۶) الاسلام حاجة الجمیع کتابه القرآن وزعیمه محمد صلی الله علیه وسلم ولا غنی لاحد من الناس عنه (۷) الاسلام دین الفطرة

الاختتام :- ولذالك یصلح لجمیع الدهور وسائر الاعصار

التمرين (٦٧)

الموضوع :- فضيلة المحبة بين الناس وضرورتها وحكمتها

العنوان :- المحبة

الافتتاح - المحبة روح الوفاق والوئام تقوم الوحدة به ويجتمع الشمل

العناصر :- (١) قول الله تعالى فيها (٢) اقوال رسول الله صلى الله عليه وسلم (٣) تاثيرها فى الناس (٤) ماذا يحدث إذا انفقدت المحبة (٥) البغيضة وآثارها المبغوضة (٦) ضرورة العالم للمحبة

الاختتام :- ان جميع الحروب والمشاحنات التى تراها فى العالم هى لفقدان المحبة من قلوب الناس

التمرين (٦٨)

الموضوع :- بيان فضيلة صلة الرحم وما ورد فيها من أمر و نهى فى تركها۔

العنوان :- صلة الرحم

الافتتاح :- (يايها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس

واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء ·
واتقوا الله الذى تساءلون به والأرحام ان الله كان عليكم رقيبًا
تشير الآية الى أن الرحم صلة قوية عظيمة

العناصر :- (١) صلة الرحم صفة سامية (٢) تحريض النبى عليه
السلام عليها (٣) ذكرها فى القرآن (٤) هى فى حياة الرسول
عليه السلام (٥) فوائدها (٦) قبائح قطع الرحم

الاختتام :- قد حث الاسلام على كل خلق فاضل ولا شك أن المجتمع
الانسانى لا يستقيم بدون الاخلاق الفاضلة وطهارة النفس
الانسانيه وتزيينها وصلة الرحم للجمعية الانسانيه
كالطين فى بناء القصر

التمرين (٦٩)

اكتب على عنوان :- المسجد وموضوعها (ضرورة
المسجد واهميته لأعمال المسلمين)

الافتتاح :- المسجد بناء مخصص للعبادة كما لجميع الأديان ابنية
مخصصة لعباداتهم غير ان المسجد يختلف عن المعابد و
الصوامع

العناصر :- لأن المسجد مركز جميع الاعمال التى تعقد وتشاور
لخير المسلمين (٢) وانه لمركز لدينهم ودنياهم (٣) منه

تصدر الامور ومنه تدار (٤) وفيه يعبد الله

(٥) كما أن جميع الاعمال التى تؤدى حسب امر الله عبادةٌ

كذلك الاعمال التى هى من امر الله تدار فى المسجد (٦)

للمسجد قيمة عظيمة فى الاسلام ـ

الاختتام :ـ وكذلك مع الاستهجرا لمسلمون المسجد ونسوا حقه

التمرين (٧٠)

اكتب رسالة إلى عميد مدرستك تطلب الرخصة والياك

عناصرها وموضوعها

الابتداء :ـ ١٥ ـ صدر بازار راى بريلى ـ تحريرا فى .....

المقدمة :ـ حضرة صاحب العزة والسيادة فضيلة العميد لمدرسة

.... الموقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

الافتتاح :ـ بعد تقديم جميع معانى الاحترام والإعظام اخبر سيادتكم

الموضوع :ـ أن أمراً هاماً قد منعنى من ان اتوجه للحضور فى المدرسة

فى الوقت المحدد (او) ان بعض الشواغل القاسرة حالت

بينى وبين حضورى فى المدرسة اليوم فلا اتمكن من الحضور

يوم .... رجاءً أن تسمحوا لى فى هذا الغياب

الاختتام :ـ ولكم مناجزيل الشكر والامتنان ولائق التحية

والسلام عليكم ورحمة الله العاجز ـ ـ الطالب بالصف....

التمرين (۷۱)

ترجم إلى اللغة العربية :-

علم بغیر یقین کے زبان کی ورزش ہے، دماغ کا تعیش اور دل کا نفاق، پیغمبروں نے اپنے ماننے والوں کو صحیح علم عطا کیا اور مضبوط یقین، انھوں نے جو کچھ جانا اس کو مانا، پھر اپنے کو اس پر قربان کر دیا، ان کے دماغ اس علم سے روشن ہوئے، اور ان کے دل اس یقین سے طاقتور، ان کے یقین کے قصے تاریخ میں پڑھئے، ان کے یقین کے نتائج اپنی گردوپیش کی دنیا میں دیکھئے۔

آج اگر یقین ہوتا تو بداخلاقی کیوں ہوتی؟ ظلم کیوں پھیلتا، رشوت کا بازار کیوں گرم ہوتا، کیا یہ تمام خرابیاں اس لئے ہیں کہ علم نہیں، لوگوں کو معلوم نہیں کہ چوری جرم ہے؟ رشوت حرام ہے، گرہ کٹی بداخلاقی ہے؟ یہ کون کہہ سکتا ہے؟ ہم تو دیکھتے ہیں کہ جہاں علم زیادہ ہے وہاں خرابیاں بھی زیادہ ہیں، جو لوگ رشوت کی برائی پر کتاب لکھ سکتے ہیں اور اس کی تاریخ مرتب کر سکتے ہیں، وہ زیادہ رشوت لیتے ہیں، جو چوری کی خرابی سے اور اسکے انجام سے زیادہ واقف ہیں وہ چوری زیادہ کرتے ہیں، گرہ کٹوں کو دیکھئے ان میں بہت سے ایسے ملیں گے جو گرہ کٹی کے الزام میں کئی کئی بار سزا بھگتے ہوئے ہوتے ہیں، کیا ان سے زیادہ کوئی گرہ کٹی کے انجام اور سزا سے واقف ہوگا، اگر صرف علم کافی ہوتا تو چوری کی سزا کے بعد چوری چھوٹ جاتی اور ایک بار

جرم کرنے کے بعد اور سزا بھگتنے کے بعد کوئی دوبارہ جرم نہ کرتا لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے معلوم ہوا کہ علم تنہا کافی نہیں۔ (پیامِ انسانیت)

التمرين (۷۲)

اكتب على عنوان - القرآن كتاب الله (موضوعها ابداء جمال القرآن ومكانته)

الافتتاح :- القرآن كتاب معجز دون شك

العناصر :- (۱) القرآن كامل فى جميع النواحى (۲) فيه ادب عظيم معجز (۳) وبلاغة وتعبير (٤) وحجة وبرهان (۵) وحكم وحقائق (٦) وقد بارز القرآن الادباء فلم يستطيعوا (۷) وان ادباء العرب وان كانوا غير مسلمين يعترفون بسمو القرآن وبلاغته

الاختتام - انه كتاب الله هو هو لم يتغير ولم يتعطل ولم يزل

الدرس الثانى والعشرون

على الخاطرة

هكذا يفهمون الاسلام فى الغرب — المثال (١٨)

دعيت لإلقاء محاضرة عن الاسلام فى كنيسة فرجينيا فوقف القسّيس الشاب فقدّمنى للحاضرين بقوله : لن اقدم لكم المحاضر، فان ذلك سيتولاه غيرى، اما أنا فسأقدم لكم دين المحاضر، ان دين قسّيسنا المحاضر اليوم هو الاسلام، ونبى الاسلام هو محمّدٌ. وحين جاء محمّدٌ كان فى الجزيرة العربية ثمانية عشر إلهاً يعبد، احدها اسمه (ALLAH) الله فاختار محمد هذا الاله (ALLAH) وجعله الاله الوحيد الذى يعبد !!

وقد استغرب الحاضرون حين قلت لهم انى لست قسيساً لانه ليس فى الاسلام رهبنة ولا قسيس، وضحكوا حين قلت لهم ان المعلومات التى قالها القسيس عن الاسلام اسمعها انا اليوم لاول مرة !! وما لبثوا حين حدثتهم عن الاسلام أن ابدوا دهشتهم واعجابهم بالذى سمعوه، وحرصوا على مصافحتى بعد المحاضرة فى عاطفة تأثرت بها، وطالبنى كثير منهم بنسخ من ترجمة معانى القرآن بالانجليزية

هكذا يفهم الاسلام هناك .... وهكذا يعرض .... فكيف بالله يحاسب هؤلاء على كفرهم به ؟ وكيف نحاسبهم اذا نظروا إلى المسلمين شزراً كما ينظرون ؟

ثم ماذا يقول المسلمون لله يوم القيامة حين يسألهم عن أمانة تبليغ الدعوة للناس كافة ...... بعد ان يسألهم — طبعاً — عن امانة الاسلام فى انفسهم وفى اوضاعهم ؟ ؟ !

ألا ما اثقل الحمل وما ارهب الحساب !!

(سعید رمضان فی «المسلمون»)

گزشتہ صفحہ پر جو قطعہ آپ نے پڑھا اس کو خاطرہ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی واقعہ یا کوئی بات دیکھ کر جب ذہن اس کے مفید یا مضر پہلو پر غور کرے اور اس سے دل و دماغ پر جب کچھ تاثر ہو اس کو قلمبند کر لیا جائے، اگر عبارت صاف صحیح اور بے تکلف ہو گی تو اس سے طاقت و تاثیر مفقود نہ ہو گی اور کاتب السطور کا تاثر قارئین تک منتقل ہو سکے گا۔

خاطرہ کے تجزیہ و تحلیل سے آپ کو صرف دو عنصر ملیں گے، پہلا عنصر تو اس بات کا یا اس واقعہ کا ذکر جو کہ خاطرہ کا سبب بنا، دوسرے اس پر اپنا تاثر اور خیال۔

التمرين (۷۳)

آپ کی زندگی اور آپ کے مشاہدے میں جو واقعات اور امور پیش آتے رہتے ہیں ان میں سے کسی نئی بات کو لے لیجئے اور یکسو ہو کر اس پر غور کیجئے اور ذہن و قلب کو اس سے اثر لینے دیجئے، پھر صفحہ ڈیڑھ صفحہ میں اس کو پیش کیجئے۔

مثال کے لئے دیار موا خاطرہ نظر کے سامنے رکھئے۔

التمرين (۷٤)

اكتب على عنوان :- الادب مع الدين　　　وموضوع مارا همية الادب لخدمة الدين)

الافتتاح :- الادب كذلك أداة كبيرة لخدمة الدين

العناصر :- (۱) الادب خير وسيلة للوعظ والإقناع (۲) وانه لناجح في دحض الباطل ونشر الخير (۳) وقد سلك القرآن هذا الطريق (٤) وكم نجح الادباء في هذا الغرض

الاختتام :- فلنقرأ الادب لخدمة الدين۔

الدّرسُ الثالثُ والعشرُونَ

على المذكّرات او اليوميّات

ايام فى القطر المصرى ——— المثال (١٩)

يوم الاثنين ٢٤/٧/٧٠ م

اليوم يوم شم النسيم ، وهو عيد مصر المعروف، وهو كعيد (بسنت) او يوم الربيع عند الهنادك فى بلادنا و"النوروز" فى ايران ، وهو اليوم الذى يخلع الشعب فيه أعذاره ويجن باللهو والمجون ورأينا الناس يتوجهون الى النيل زرافات ووحدانا ويقصدون الحدائق العامة رجالا ونساءًا ، ويطرح كثير منهم الحشمة فى هذا اليوم ويثور على التقاليد فى الاوضاع ، وكثيرًا ما تشم رائحة الخمر -

ذهبت إلى مطبعة الحاج حلمى المنياوى وصححت تجارب كتاب" شاعر الاسلام الدكتور محمد اقبال" وفجأ نا فى محلنا الشيخ احمد الشرباصى بمقدمات مقالاته التى طلبتها منه امس ولم اكن انتظر انه سيتمها فى يوم واحد، فكان السرور عظيما، واذا هذه الخلاصات بليغة مركزة ، فصيحة العبارة تتجاوب مع

المقالات ومقاصدها، ولا شك ان الشيخ للشرباصى عجيب فى
سرعة الخاطر وارتجال الكتابة ورشاقة العبارة -

يوم الجمعة ٢٨/٧/٧٠ هـ – ٤/٥/٥١م

زارنا فضيلة الشيخ محمد صبرى عابدين فى محلنا، وقد تكرم
بالزيارة مرتين وخرجنا معه الى جامع الظاهر بيبرس الجاشنكير
والشيخ يستعرض التاريخ فى الطريق، ويذكر تاريخ المبانى والجوامع
التى يمر بها، ومنها زاوية "السلطان صلاح الدين" التى كان
كبار المشائخ والعلماء يتنافسون فى تولى الشياخة فيها لعظم الاوقاف
التى تشتمل عليها هذه الزاوية، ووصلنا الجامع وصلينا الجمعة
فيه، وهذا هو الجامع الذى كان الامام السيوطى يتولى الاشراف
على اوقافه، وامتنع مرة عن دفع ريع الاوقاف الى الرجال
الذين لا يشتغلون بالعلم والذكر حسب شروط الواقف ويقضون
اوقاتهم فى البطالة...... فثار عليه اولئك والقوه فى ميضأة
فى وسط الجامع ولم يخرج الا بمشقة، واجتمعنا بعد الصلاة
بالشيخ تمام النقشبندى، وهو خليفة الشيخ محمد امين البغدادى
احد كبار المشائخ النقشبندية فى مصر، والذين يرجع اليهم
الفضل فى انتشار هذه الطريقة فى هذه الديار وصادفنا
هنالك صديقنا محمد رشاد الذى يتردد كثيرا إلى الشيخ

يوم السبت ٧٠/٧/٢٩م —— ٥١/٥/٥م

ذهبنا بعد الظهر الى حلوان، وعدنا فضيلة الشيخ حسنين محمد مخلوف، وصادفنا صديقنا الشيخ احمد الشرباصي، ومن بيت فضيلة الشيخ توجهنا لزيارة الاستاذ سيد قطب فقد طال العهد بزيارته وكنا قد نسينا عنوانه فى البيت فلم نهتد اليه على كثرة السؤال وكثرة الدوران فرجعنا الى القاهرة۔

يوم الاحد ٧٠/٧/٣٠م —— ٥١/٥/٦م

ووصلنا الى الجيزة وقابلنا الدكتور محمد يوسف موسى، وكانت مقابلته غاية هذه الرحلة الشاقة وثمرتها، وتحدث عن كتابى الماثل للطبع "إلى الاسلام من جديد" وقال لعل الوحدة التى تربط هذه المقالات والمحاضرات المكتوبة فى ظروف مختلفة و مناسبات مختلفة هى اعادة الثقة الى نفوس المسلمين بدينهم و رسالتهم، قلت: نعم، وعجبت من حسن ملاحظة الدكتور و سلامة تفكيره۔

يوم الاربعاء ٧٠/٨/٣م —— ٥١/٥/٩م

ذهبنا اليوم الى سماحة المفتى السيد امين الحسينى فى شارع محمد على بمصر الجديدة، وتغدينا مع سماحته مع جماعة من الضيوف الكرام، وكان الغداء شهيا فاخرا اقرب الى ذوقنا الهندى، وكان حديث سماحة المفتى عذبا دقيقا كعادته فكان ذلك يزيد فى الانس واللذاذة «يوميات سائح»

(۴۸)

(۵۸)

تحول من هذه النزعة الى نزعة اهل السنة (٥) طرق التعليم فيه (٦) مواد التعليم (٧) الازهر القديم والجديد (٨) كبره وعدد الطلبة والاساتذة فيه (٩) هيئته و ادارته (١٠) مركزه فى العالم

التمرين (٧٧)

اكتب — الموضوع :- عن حياة الشاه ولى الله الدهلوى

العنوان :- الشيخ حجة الاسلام ولى الله الدهلوى

الافتتاح :- امام فى بيان اسرار الشريعة حجة الله فى الهند وحجة عظيم لدينه فى هذه البلاد ـ

العناصر :- (١) لقد قلب الاوضاع الفاسدة واقام بناء العلم الدينى والمعرفة الاسلامية (٢) ولادته ونشأته (٣) حالة الهند عند نهوضه (٤) منشوره واهدافه (٥) المقاومة التى تلقاها (٦) علماء الدين فى الهند فى زمانه (٧) طرق دعوته وعمله (٨) انتاجه (٩) هو بعد حياته

التمرين (۷۸)

اكتب - الموضوع :- منزلة الرسول عليه الصلاة والسلام
العنوان :- رسول الهدى والسلام -
الافتتاح :- بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم والعالم على
احرّ من جمر من شدة الانتظار لمثل شخصيته المثالية
العظيمة التي لا مثيل لها في الناس ،

العناصر :- (۱) احوال البلاد زمن بعثته (۲) اليهودية و
النصرانية الصحيحة في ذلك الزمان (۳) اليهود والأمم
الاخرى (٤) فساد المجتمعات وانحطاطها (۵) ظلم وجور
واستبداد وظلام (٦) انبثاق نور الاسلام (۷) سيرة
الرسول عليه السلام (۸) دعوته وعمله (۹) التغير
والانقلاب (۱۰) الراحة والطمانينة (۱۱) الاسلام والحياة
(۱۲) فالرسول سراج منير للدنيا واهلها.

التمرين (۷۹)

ڈیڑھ صفحہ میں خاطرہ لکھئے لیکن تعلیق وتبصرہ کے لئے کسی مؤثر بات کا
انتخاب کیجئے، اور پھر اس پر قلب وذہن کی دلچسپی کے ساتھ اچھی اور فصیح
عبارت میں خاطرہ تیار کیجئے۔

التمرين (۸۰)

ترجمہ إلى اللغة العربية :-

ترکستان وخراسان وکابل کے طالب علم پہلے بھی ہندستان کے عربی مدرسوں میں پڑھنے آتے تھے مگر چونکہ ان مدرسوں میں ہندستانی زبان کی ادبی تعلیم کا شوق نہ تھا، اس لئے وہاں کے طالب علم بول چال کی زبان تو سیکھ لیتے تھے، لیکن اس زبان میں لکھنے پڑھنے سے عاری رہتے تھے، لیکن دار العلوم ندوۃ اور جامعہ ملیہ نے چونکہ تعلیمی مضامین میں اسکی اہمیت بھی رکھی ہے، اس لئے اس کے نتیجے سامنے ہیں، ندوہ میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب کاشغری نے اُردو ضرب الامثال پر بہت سے مضامین لکھے ہیں اور مثل مادری زبان کے اس کو بولتے ہیں۔ جامعہ میں چین کے بدر الدین نے اُردو زبان ایسی سیکھی کہ چین کے مسلمانوں پر خود اپنے قلم سے کتاب لکھی ہے اور جو دار المصنفین میں چھپی ہے۔ ابھی میرے پاس ختن کے ایک ندوی طالب علم کا خط آیا جس کو پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ ندوہ کے ایک جاوی طالب علم عدنان نے اتنی اُردو سیکھ لی ہے کہ میرے رسالہ "رسول وحدت" کا جاوی میں ترجمہ کیا اور اب "خطبات مدراس" کا ترجمہ کر رہا ہے۔ محمد حسن مالدیپی، مالدیپ کے رہنے والے ہیں، ندوہ سے پچھلے سال فراغت پائی، اُردو خوب سیکھ لی، ابھی چند دن ہوئے مالدیپ سے ان کا اُردو خط آیا تو دیکھ کر تعجب ہوا، سوماترہ کا ایک نوجوان محمد صابر ندوہ میں ہے جو ایسی اُردو جانتا ہے کہ اُردو کتابوں اور رسالوں کا ترجمہ اپنی زبان میں کر لیتا ہے۔

(نقوش سلیمانی ص ۹۹)

التمرين (٨١)

اكتب على عنوان ـ "اماطة الأذى عن الطريق"

(١) انها واجب انسانى وفريضة خلقيه

(٢) فائدتها وضرورتها

(٣) فضيلتها كما جاء فى الحديث الشريف

التمرين (٨٢)

اكتب على عنوان ـ "الحياء"

(١) إنه خلّة كريمة ـ (٢) محاسنه ـ

(٣) ماجاء عنه فى الحديث الشريف ـ

(٤) انه ضرورة لكل كريم ـ

التمرين (٨٣)

اكتب على عنوان ـ "محمّد بن القاسم الثقفى"

(١) من هو محمّد بن القاسم

(٢) أين ولد وتربّى (٣) كيف قضى حياته

(٤) متى توفى (٥) فضله

التمرين (۸٤)

اكتب على عنوان ـ "وقعة بدر"

(۱) إنها غزوة ذات اهميّة تاريخية

(۲) متى وقعت ؟ (۳) و سبب وقوعها ؟

(٤) كيف انتهت (۵) أثرها

التمرين (۸۵)

اكتب على عنوان ـ "حفلة تاريخيه شهدتها"

(۱) .. .. (۲) .. ..

(۳) .. .. (٤) .. ..

التمرين (۸٦)

اكتب على عنوان ـ "كيف يمكن اصلاح فساد المسلمين"

(۱) هل المسلمون فى فسادهم (۲) ماهو فسادهم

(۳) طرق الاصلاح المختلفه (٤) انجع دواء لدائهم

التمرين (٨٧)

اكتب على عنوان ـ " الحكم الاسلامي في عهد سيدنا ابي بكر رضي الله عنه "

(١) عهد سيدنا ابي بكرؓ　　(٢) خلافته

(٣) طريقة حكمه　　(٤) فضائلها واسلاميتها

التمرين (٨٨)

اكتب على عنوان ـ " الاخوة الاسلامية "

(١) انها الحاجة المسلمين الشديدة　　(٢) رقيهم في الزمن الغابر بسببها

(٣) وانحطاطهم في الزمن الحاضر لفقدانها　　(٤) فوائدها

التمرين (٨٩)

اكتب " خاطرة " ـــ

التمرين (٩٠)

اكتب ـــ " ايا ما شئت في ثلاث صفحات "

الباب الخامس

الذیل

تعریف الخطأ و الصواب

عربی انشار کے صحیح لکھنے میں ہمارے ہندستانی عربی داں طبقہ کو اچھی خاصی دشواری ہوتی ہی، اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ہمارے عربی مدارس نے اپنے نصاب میں ادب وانشار کو معقول جگہ نہیں دی ۔ ان میں عرصۂ دراز تک ادب کے نام سے وہ کتابیں پڑھائی گئیں جو فنی حیثیت سے ادب کی خدمت کم لغت کی خدمت زیادہ کرتی تھیں، جس کے نتیجہ میں لغت ومفردات کے بڑے بڑے فاضل تو پیدا ہوئے لیکن انشار وکتابت کے مشاق بہت شاذ ونادر پیدا ہوسکے۔

دوسری وجہ یہ ہوئی کہ عربی زبان کے بہت سے الفاظ فارسی کے راستے سے اور کچھ براہ راست اُردو میں پہنچے، ان میں سے اکثر الفاظ کی صرف زبان ہی نہیں بدلی بلکہ ان کے معنی اور محل استعمال بھی بدل گئے اور وہ اپنے متغیرہ معنوں میں اردو داں طبقے کے نوک زبان بھی بن گئے، اب وہ جب ان معنوں کو عربی میں قلمبند کرنا چاہتے ہیں تو بلا ارادہ اردو الفاظ استعمال ہونے لگتے ہیں اور لکھنے والے کو معنوں کا تغیر محسوس نہیں ہوتا، اس فرق کو دقیق نظر سے دیکھا جاسکتا ہے، اس بات کو دیکھ کر عرب ہندستانی عربی کو استخفاف کی نظر سے

دیکھتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے عربی مدارس میں صرف ونحو وبلاغت توخوب پڑھائی جاتی ہے لیکن ان کی تطبیق اور تمرین نہیں کرائی جاتی جس کی وجہ سے وہاں کا فاضل وعالم بحث ومذاکرہ کے موقع پر مسائل میں عبور کا پورا ثبوت دیتا ہے لیکن ان پر خود عمل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

ان علتوں میں سے پہلی علت کا علاج یہ ہو کہ یا تو مدارس عربیہ کے نصاب میں ادب وانشاء کو اس کی جگہ دی جائے ورنہ کم ازکم طلباء خود ذاتی طور پر ادب کا مطالعہ اور انشاء کی مشق کریں، مطالعہ کے لئے حسب ذیل ادباء کی کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا۔

مصطفی لطفی المنفلوطیؒ (مصر) مصطفی صادق الرافعیؒ (مصر) کردعلیؒ (شام)
الامیر شکیب ارسلانؒ (ترکی) طہ حسین (مصر) احمد امینؒ (مصر)
سیدؒ قطب (مصر) احمد حسن الزیات (مصر) حسن البنا (مصر)
مسعود الندوی (پاکستان) ابو الحسن علی الندوی (الہند)
علی الطنطاوی (سوریا) محمد الغزالی (مصر)
احمد عبد الغفور عطار (الحجاز)

اس کے علاوہ مزید چند کتب دوسرے ادباء کی لکھی جاتی ہیں۔

علی ہامش السیرۃ - الوعد الحق - الأیام - المعذبون فی الارض
الشعر الجاہلی (لطٰہ حسین) عبقریۃ الصدیق - عبقریۃ عمر -
عبقریۃ محمدؐ - الصدیقہ بنت الصدیق (لعباس العقاد) تذکرۃ الدعاۃ

(للبهی الخولی) الاسلام علی مفترق الطرق (لمحمد اسد) الاسلام
حائر بین اهله (لعبد الله السمان) الانسان بین المادیة والاسلام
(لمحمد قطب) حیاتی و فجر الاسلام (لأحمد امین)

اس کے علاوہ عربی رسائل و اخبارات کا مطالعہ بھی ضروری ہے بعض
پرچوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

ماہانہ:۔ المسلمون (ص ب ۵۵۶ دمشق) الحج (مكة المكرمة) مجلة الأزهر
(مصر) التمدن الاسلامی (دمشق)۔

ہفت روزہ:۔ منبر الشرق (مصر) الدعوة (مصر) الاخوان
المسلمون (مصر)

روزنامے:۔ البلاد السعودیہ (مكة المكرمة) الهدی (بیروت)
الاهرام (مصر) وغیرہ۔

دوسری علت کا مداوا یہ ہے کہ عربی لکھنے بولنے کی مشق کی جائے اور
ہر اس لفظ کے استعمال میں احتیاط برتی جائے جو اردو میں بھی مستعمل ہو اور اسکو
اسوقت تک استعمال نہ کیا جائے، جب تک کسی معجم سے توثیق نہ کرلی جائے
مثلاً چند الفاظ لکھے جاتے ہیں ان میں ہندستانی عربی داں غلطی کرتے ہیں۔

نمبر	الفاظ	اُردو معنی	عربی معنی
(۱)	صداقة	سچائی	دوستی
(۲)	ملازم	نوکر	ساتھ ساتھ رہنے والا
(۳)	میدان	ہر میدان	صرف مقابلہ اور گھوڑ دوڑ کا میدان
(۴)	غریب	بے زر	پردیسی
(۵)	فقیر	بھیک مانگنے والا	بے زر
(۶)	خط	مراسلت	لکیر یا رسم خط
(۷)	رسالة	مضامین و مقالات کی ماہانہ کتاب	خط۔ یا پیغام یا کتابچہ
(۸)	تقریر	تقریر۔ خطبہ	عائد کرنا یا مقرر کرنا۔ رپورٹ
۹	بحر	.	سمندر
۱۰	نهر	.	دریا
۱۱	مُلک	سلطنت	ملکیت کی چیز
۱۲	قتل	ہتھیار سے مارنا	کسی طرح سے زندگی ختم کردینا
۱۳	مکتب	پرائمری مدرسہ	دفتر
۱۴	محکمہ	شعبۂ حکومت	کچہری
۱۵	الزام	مجرم قرار دینا	عائد کرنا۔ یا پابند کرنا
۱۶	لسان	زبان۔ الفاظ کی بھی اور منھ کی بھی	زبان منھ کی زیادہ تر
۱۷	حدیث	صرف حدیث نبوی	ہر گفتگو۔ بات
۱۸	اعلان	منادی۔ اشتہار	اظہار، اشتہار

نمبر	الفاظ	اُردو معنی	عربی معنی
۱۹	احسان	.	کوئی بھی کام خوبی سے کرنا، اور حسن معاملہ
۲۰	مضمون	مقالہ	مواد - ضمانت شدہ
۲۱	طبیعة	طبیعت	فطرت
۲۲	مزاج	مزاج	اخلاط اربعہ کا عمل
۲۳	مقدمة	کچہری میں لیجایا جانے والا معاملہ	ہر آگے ذکر ہوئی یا پیش کی ہوئی چیز
۲۴	وکیل	کچہری میں بحث کرنے والا	ایجنٹ - ذمہ داری لینے والا
۲۵	حکم	آمرانہ قول	فیصلہ یا حکومت کرنا
۲۶	مشکل	دشوار	پیچیدہ اور مبہم
۲۷	عورة	صنف نازک	ہر چھپانے کی چیز
۲۸	اخبار	رسالہ کی بڑی قسم	خبریں
۲۹	استقلال	مستقل مزاجی	آزادی
۳۰	شعر	شعر و شعر	جنس شعر
۳۱	مصراع	شعر کے دو جزوں میں سے ایک جز	دروازے کا پٹ
۳۲	ادب	شستہ یا دلچسپ عبارت تحریر	فائدہ مند حقائق کی بلیغ عبارتیں عکاسی
۳۳	اسباب	سامان	سبب کی جمع
۳۴	اصول	مسئلہ کا بنیادی نقطہ نظر	جڑیں
۳۵	نشر	ریڈیو پر کچھ نشر کرنا	چھاپ کر پھیلانا
۳۶	اشاعة	چھاپ کر پھیلانا	افواہ اڑانا

نمبر شمار	الفاظ	اُردو معنی	عربی معنی
٣٧	قیام	سکونت	اُٹھ جانا یا رُک جانا
٣٨	مشغول	منہمک	کام سے وابستہ
٣٩	شرافة	انسانیت	عزت بزرگی
٤٠	عزة	احترام	بلند مقامی
٤١	خراب	بگڑا ہوا۔ نادرست	اجاڑ
٤٢	تعمیر	عمارت سازی	آبادکاری
٤٣	فکر	پریشانی	ذہن
٤٤	حافظة	یاد رکھنے کی طاقت	پیسے رکھنے کا بٹوہ
٤٥	حُسن	خوبصورتی	اچھائی ۔ عمدگی
٤٦	لغة	الفاظ کے معنی دیکھنے کی کتاب	زبان
٤٧	درجة	تعلیم کی کوئی ایک سالانہ منزل	ایک درجہ
٤٨	مہتمم	مدرسہ کا منتظم و افسر	.
٤٩	ناظم	" " یا افسر اعلیٰ	شعر کہنے والا یا موتی پرونے والا
٥٠	عمارة	درو دیوار کا کوئی مجسمہ	.
٥١	معاملة	بات، واقعہ	آپس کا عملی تعلق
٥٢	معیار	کام کا درجہ و مقدار	پیمانہ
٥٣	وجہ	سبب	چہرہ ۔ سمت
٥٤	مطلب	مراد	مقصود و مطلوب

نمبر شمار	الفاظ	اُردو معنی	عربی معنی
۵۵	جلسة	اجتماع	ایک نشست
۵۶	جلوس	اجتماعی طور پر کہیں سے گزرنا	بیٹھنا
۵۷	شراب	حرام مشروب	کوئی بھی مشروب
۵۸	مجمع	بھیڑ	اکیڈمی - انجمن
۵۹	مذهب	دین و مذہب	مسلک - طریقہ
۶۰	مفهوم	معنی و مطلب	سمجھا ہوا، جو سمجھا جا سکے
۶۱	مولانا	بزرگ و عالم	ہمارے آقا
۶۲	شكاية	چغلی	اظہارِ تکلیف یا احساسِ تکلیف
۶۳	اجازة	کسی کام کے لئے اظہارِ رضا	رخصت - جواز
۶۴	سند	فراغت کا تصدیقی کاغذ	پشتہ - ٹیک
۶۵	خزانة	مال و دولت کا دفینہ	ذخیرہ
۶۶	مخالفة	کسی کے خلاف کام کرنا	ایک کام کو چھوڑ کر دوسرا کام کرنا
۶۷	أمن	امن و امان	سلامتی و حفاظت
۶۸	ضد	شدت اصرار	خلاف
۶۹	اسراف	فضول خرچی	کسی کام میں غلو اور زیادتی
۷۰	متين	سنجیدہ	مضبوط

مذکورہ بالا الفاظ کی صحیح عربی حسب ذیل ہے

(۱) المصدق (۲) الخادم (چھوٹے کاموں کے لئے) الموظف (اور ان
محکموں کے لئے) (۳) الساحة (۴) الفقیر (۵) السائل - الصعلوک
(۶) الکتاب - الرسالة (۷) المجلة (۸) المحاضرة الخطبة ،
(۹) القناة (۱۰) الجدول (۱۱) القطر - المملکة (۱۲) الاغتیال
(۱۳) المدرسة الابتدائية - الکُتّاب (۱۴) المصلحة الدائرة ،
(۱۵) تهمة (۱۶) (۱۷) الحدیث (۱۸) الاعلام (۱۹) الجمیل،
الانعام ، الانفعال (۲۰) المقالة (۲۱) النفس - الحال (۲۲) الصحة
(۲۳) القضیة (۲۴) المحامی (۲۵) الأمر (۲۶) صعب (۲۷) المرأة -
الحریم (۲۸) الجریدة (۲۹) الأثاث (۳۰) بیت - بیتان - ابیات
(۳۱) شطر (۳۲) (۳۳) الحوائج - الأمتعة (۳۴) مبدأ -
مبادئ (۳۵) اذاعة (۳۶) نشر (۳۷) الإقامة (۳۸) منهمات ،
(۳۹) الکرامة - الشرف (۴۰) الاحترام (۴۱) الفاسد (۴۲) البناء
(۴۳) الهمة (۴۴) الذاکرة (۴۵) الجمال (۴۶) الحجم (۴۷) الصف
(۴۸) العمید (۴۹) المدیر (۵۰) المبنی (۵۱) الأمر (۵۲) المستوی
(۵۳) السبب (۵۴) المعنی - المراد (۵۵) الحفلة (۵۶) الموکب
(۵۷) الخمر (۵۸) الجمع (۵۹) الدین - الدیانة (۶۰) المعنی - المغزی
(۶۱) الشیخ (۶۲) الوشایة (۶۳) الإذن (۶۴) الشهادة (۶۵) الکنز
(۶۶) المعارضة (۶۷) السلام (۶۸) اللجاجة (۶۹) التبذیر (۷۰) الوقور -

ان الفاظ کے علاوہ اور بھی بہت سے الفاظ ہیں جن کا ذکر کرنا امرِ طائل ہے
اس لئے کثرت مطالعہ اور احتیاط سے کام لینا ضروری ہے، مذکورہ بالا الفاظ
مثال کے طور پر انشاء اللہ کافی ثابت ہوں گے ۔
تیسری علت کا علاج یہ ہے کہ صرف و نحو جس قدر پڑھی یا پڑھائی جائے
کوشش کی جائے کہ وہ عملی ہو اس سلسلہ میں جو تقصیرات عموماً ہوا کرتی ہیں وہ صلات
کے استعمال میں افعال کے لزوم و تعدی میں اور افعال کے صحیح استعمال میں لزوم
و تعدی اور صلات کے استعمال کے سلسلہ کی بعض غلطیاں ملاحظہ کیجئے : ۔

جملہ	غلط	صحیح
میں نے زید سے کہا	قلت من زید	قلت لزید
میں نے استاد سے پڑھا	قرأت من الأستاذ	قرأت على الأستاذ
میں نے چاقو سے پھل کاٹا	قطعت الفاكهة من السكين	قطعت الفاكهة بالسكين
میں زید کے پاس گیا	ذهبت عند زيد	ذهبت إلى زيد
میں مسجد پہنچا	بلغت المسجد	وصلت إلى المسجد
زید کو خبر پہنچی	بلغ الخبر الزيد	بلغ الخبر زيداً
خالد نے مجھ پر بھروسہ کیا	فعل خالد على ثقة	وثق خالد بي
میں نے سالم سے بات کی	اتكلمت من سالم	تكلمت مع سالم (يا) كلمت سالماً
" "	أتحدثت من سالم	تحدثت الى سالم (يا) حدثت سالماً
سالم نے خالد کو اجازت دی	اذن خالد سالماً	اذن خالد لسالم

جملہ	غلط	صحیح
زید نے ہندہ سے شادی کی	نکح زید من ہندہ	تزوج زید بہندہ
میں نے احمد کو ایک خط لکھا	کتبت احمد کتابا	کتبت إلی احمد کتابا
اس کے سامنے پیش کیا	عرض أمامه	عرض علیه
ناصر پہ بیہوش ہو گیا	أغمی ناصر، غشی ناصر	أغمی علی ناصر، غُشی علی ناصر
اس نے مجھ سے کتاب کے بارے میں پوچھا	سأل منی الکتاب	سألنی عن الکتاب
اس نے مجھ سے کتاب مانگی	سأل عنّی الکتاب	سألنی الکتاب
ساجد نے اپنے باپ کو سلام کیا	سلم ساجد اباہ	سلم ساجد علی ابیه (یا) حیا ساجد اباہ
تم نے مجھ کو مشورہ دیا	شاورتنی	أشرت علیّ
حاکم نے راشد پر ظلم کیا	ظلم حاکم علی الراشد	ظلم الحاکم راشدًا
تم نے اپنے دوست کے ساتھ زیادتی کی	جنیت مع صدیقك	جنیت علی صدیقك

اب آپ چند مثالیں اسماء و افعال اور حروف کے استعمال میں غلطی کی دیکھیے

جملہ	غلط	صحیح
میرے باپ نے بازار جانے سے منع کیا ہے	منع ابی من ذهاب السوق	نهی ابی من الذهاب الی السوق
میں نے تمہارا باغ دیکھا	نظرت حدیقتك	شاهدت حدیقتك، زرت حدیقتك
میں نے خالد کو بازار میں دیکھا	نظرت الخالد فی سوق	رأیت خالدًا فی السوق

نماذج الإنشاء

(مقالات كتاب مصر والشام والهند

والباكستان)

الشيخ مصطفى لطفي المنفلوطيؒ۔ والدكتور احمد امينؒ
والاستاذ سيّد قطب۔ والاستاذ احمد حسن الزيات
والشيخ علي الطنطاوي۔ والاستاذ ابي الحسن علي الحسني
والاستاذ مسعود الندويؒ۔ والاستاذ محمّد ناظم الندوي

حياة النبي عليه الصلاة والسلام هي الأسوة

لمصطفى لطفي المنفلوطي

إن في أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم و
سجاياه التي لا تشتمل على مثلها نفس بشرية ما يغنيه
عن كل خارقة تأتيه من الأرض أو السماء، أو الماء أو الهواء.
إن ما كان يبهر العرب من معجزات علمه وحلمه،
وصبره واحتماله، وتواضعه وإيثاره، وصدقه وإخلاصه،
أكثر مما كان يبهرهم من معجزات تسبيح الحصى و
انشقاق القمر، ومشي الشجر، ولين الحجر، ذلك
لأنه ما كان يريبهم في الأولى ما كان يريبهم في الأخرى
من الشبه بينها وبين عرافة العرافين، وكهانة الكهنة،
وسحر السحرة، فلولا صفاته النفسية وغرائزه وكمالاته

ما نهضت له الخوارق بكل ما يريد، ولا تركت له المعجزات فى نفوس العرب ذلك الاثر الذى تركه، ذلك هو معنى قوله تعالى "ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك"

كان صلى الله عليه وسلم شجاع القلب، فلم يهب ان يدعو إلى التوحيد قوما مشركين يعلم أنهم غلاظ جفاة شرسون متنمرون، يغضبون لما ينهم غضبهم لاعراضهم، ويحبون آلهتهم حبهم لأبنائهم.

كان على ثقة من نجاح دعوته فكان يقول لقريش اشد ما كانوا هزءا به وسخرية "يا معشر قريش والله لاياتى عليكم غير قليل حتى تعرفوا ما تنكرون، وتحبوا ما انتم له كارهون"

كان حليما سمح الاخلاق فلم يزعجه ان كان قومه يوذونه ويزدرونه ويشتثون[1] منه ويضعون التراب على راسه ويلقون على ظهره امعاء الشاة وسلى الجزور وهو فى صلاته بل كان يقول "اللهم اغفر لقومى فانهم لا يعلمون"

كان واسع الامل كبير الهمة صلب النفس، لبث فى قومه ثلاث عشرة سنة يدعو الى الله فلا يلبى دعوته

---

(١) يحتقرونه.

إلا الوجل بعد الرجل فلم يبلغ الملل من نفسه، ولم يخلص اليأس إلى قلبه، فكان يقول: والله لو وضعوا الشمس في يميني والقمر في شمالي على أن أترك هذا الأمر حتى يظهره الله أو أهلك فيه ما تركته.

وما زال هذا شأنه حتى علم أن مكة لن تكون مبعث الدعوة ولا مطلع تلك الشمس المشرقة فهاجر إلى المدينة فانتقل الإسلام بانتقاله من السكون إلى الحركة ومن طور الخفاء إلى طور الظهور.

لذلك كانت الهجرة مبدأ تاريخ الإسلام لأنها أكبر مظهر من مظاهره وكانت عيدا يحتفل به المسلمون في كل عام لأنها أجمل ذكرى للثبات على الحق والجهاد في سبيل الله.

لقد لقي صلى الله عليه وسلم في هجرته عناء كبيرا ومشقة عظمى فإن قومه كانوا يكرهون مهاجرته لا ضنا به بل مخافة أن يجد في دار هجرته من الأعوان والأنصار ما لم يجد بينهم، كأنما كانوا يشعرون بأنه طالب حق وأن طالب الحق لا بد أن يجد بين المحقين أعوانا وأنصارا، فوضعوا عليه العيون والجواسيس فخرج من بينهم ليلة الهجرة متنكرا بعد ما ترك في فراشه

ابن عمه على بن ابى طالب رضى الله عنه عبثا بهم وتضليلا لهم عن اللحاق ومشى هو وصاحبه أبو بكر رضى الله عنه يتسلقان الصخور ويتسربان فى الاغوار والكهوف ويلوذان باكناف الشعاب والهضاب حتى انقطع عنهما الطلب وتم لهما ما أراد بفضل الصبر والثبات على الحق .

إن حياة النبى صلى الله عليه وسلم أعظم مثال يجب أن يحتذيه المسلمون للوصول إلى التخلق بأشرف الأخلاق والتحلى بأكرم الخصال وأحسن مدرسة يجب أن يتعلموا فيها كيف يكون الصدق فى القول والاخلاص فى العمل والثبات على الرأى وسيلة الى النجاح، وكيف يكون الجهاد فى سبيل الحق سبباً فى علوه على الباطل .

لا حاجة لنا إلى تاريخ حياة فلاسفة اليونان، وحكماء الرومان، وعلماء الافرنج، فلدينا فى تاريخنا حياة شريفة مملوءة بالجد والعمل، والصبر والثبات، والحب والرحمة والحكمة والسياسة، والشرف الحقيقى، والانسانية الكاملة، وهى حياة نبينا صلى الله عليه وسلم وحسبنا بها وكفى ـ

(النظرات ـ ج ١)

للكاتب نفسه

الدين الصناعي

للدكتور أحمد أمين

هل تعرف الفرق بين الحرير الطبيعي والحرير الصناعي؟ وهل تعرف الفرق بين الأسد وصورة الأسد؟ وهل تعرف الفرق بين الدنيا في الخارج والدنيا على الخريطة؟

وهل تعرف الفرق بين عملك في اليقظة وعملك في المنام؟ وهل تعرف الفرق بين النار أمامك وهي تلتهب وتأتي على كل ما يقدّم لها من وقود وبين نطقك بكلمة النار وهي تجري على لسانك فلا تمسّه بسوء؟

وهل تعرف الفرق بين انسان يسعى في الحياة و بين انسان من جبس وضع في متجر لتعرض عليه الملابس؟

وهل تعرف الفرق بين النائحة الثكلى والنائحة المستأجرة وبين التكحل في العينين والكحل؟ وهل تعرف الفرق بين السيف يمسكه الجندي المحارب وبين السيف الخشبي يمسكه الخطيب يوم الجمعة؟ وهل تعرف الفرق بين الناس في الحياة والناس على الشاشة البيضاء؟ وهل تعرف الفرق بين الصوت والصدى؟

إن عرفت ذلك فهو بعينه الفرق بين الدين الحق

والدين الصناعي. يكد الباحثون اذا هم دعيهد المؤرخون
انفسهم في تقليب صحفهم و دناتهم عن تعرف السبب
في أن المسلمين أول أمرهم أتوا بالعجائب فغزوا و
فتحوا وسادوا والمسلمين في آخر أمرهم أتوا بالعجائب
ايضًا فضعفوا و ذلوا واستكانوا والقرآن هو القرآن و
تعاليم الاسلام هي تعاليم الاسلام و لا إله إلا الله
هي لا إله إلا الله وكل شئ هو كل شئ و يذهبون في
تعليل ذلك مذاهب شتى ويسلكون مسالك متعددة
ولا أرى لذلك الا سببًا واحدًا هو الفرق بين الدين
الحق والدين الصناعي.

الدين الصناعي دين حركات وسكنات والفاظ ولا
شئ وراء ذلك والدين الحق دين روح وقلب وحرارة.

الصلاة في الدين الصناعي ألعاب رياضية والحج
ركة آلية ورحلة بدنية والمظاهر الدينية اعمال
مسرحية أو أشكال بهلوانية

و"لا إله إلا الله" في الدين الصناعي قول جميل لا
مدلول له اما في الدين الحق فهي كل شئ وهي ثورة على
عبادة المال وثورة على عبادة السلطان وثورة على
عبادة الجاه وثورة على عبادة الشهوات وثورة على

كل معبود غير الله. لا إله إلا الله فى الدين الصناعى تتفق مع احناء الرأس والخضوع لشهوة البدن وتتفق مع الذلة والمسكنة ولا إله إلا الله فى الدين الحق لا تتفق إلا مع الحق.

لا إله إلا الله فى الدين الصناعى تذهب مع الريح وفى الدين الحق تزلزل الجبال.

الدين الصناعى صناعة كصناعة النجارة والحياكة يمهر فيها الماهر بالحذق والمران. اما الدين الحق فروح وقلب عقيدة ليس عملا ولكن يبعث على كل عمل جليل وكل عمل نبيل. الدين الحق «اكسير» يحل فى الميت فيحيا، وفى الضعيف فيقوى. هو «حجر الفلاسفة» تضعه على النحاس والفضة والرصاص فتكون ذهبا.

هو العقيدة التى تأتى بالمعجزات فيقف العلم والتاريخ والفلسفة امامها حائرة بم تعلل وكيف تشرح.

هو الترياق الذى تتعاطى منه قليلا فيذهب بكل سموم الحياة.

هو العنصر الكيماوى الذى تمزج به المشاعر الدينية فتطير بك إلى الله وتمزج به الأعمال الدنيوية فتذلل العقبات مهما صعبت وتصل بك إلى الغرض مهما لاقت هو الذى وحده كل من نجح وهو الذى فقده كل من خاب. هو الكهرباء الذى يتصل فيدور العجل ويسير العمل وينقطع فلا حركة ولا عمل. هو الذى

، فی الاوتار فتوتم وکانت قبل حبالا. وفی الصوت فیغنی وکان قبل هواء.

الدین الحق یحمل صاحبه علی ان یحیی له ویحارب له والدین الصناعی یحمل صاحبه علی ان یحیی به ویتاجر به ویحتال به. الدین الحق یجعل صاحبه فوق کل سلطة فوق کل سیاسة والدین الصناعی یحمل صاحبه علی ان یلوی الدین لیخدم السلطات ویخدم السیاسة. الدین الحق قلب وقوة والدین الصناعی نحو وصرف واعراب وکلام وتأویل. الدین الحق امتزاج بالروح والدم وغضب للحق ونفور من الظلم وموت فی تحقیق العدل. والدین الصناعی عمامة کبیرة وقباء یلمع وفرجیة واسعة الاکمام. «الشهادة» فی الدین الحق هی ما قال الله تعالیٰ

«ان الله اشتری من المومنین أنفسهم وأموالهم بان لهم الجنة یقاتلون فی سبیل الله فیقتلون ویقتلون» «والشهادة» فی الدین الصناعی اعراب جملة وتخریج متن وتفسیر شرح وتوجیه «حاشیه» وتصحیح قول مؤلف ورد الاعتراض علیه.

الدین الحق تحسین علاقة الانسان بالله وتحسین

علاقة الانسان بالانسان لتحسن علاقتهم جميعا بالله ـ
والدين الصناعى تحسين علاقة صاحبه بالانسان لاستدرار
رزق أو كسب جاه أو تحصيل مغنم او دفع مغرم .

لقد صدق من قال ان هذا الدين « لا يصلح آخره الا بما
صلح به أوّله » وهل كان أوّله إلا دين روح وهل كان آخره
إلا دين صناعة ؟

جناية أهل كل دين أن يبتعدوا ـ كل ما تقدم بهم
الزمان ـ عن روحه ويحتفظوا بشكله وأن يقلبوا الاوضاع و
يعكسوا التقدير فلا يكون للروح قيمة ويكون للشكل كل القيمة ـ

شأن « الايمان » شأن العشق يحوّل البرودة حرارة
والخمول نباهة والرذيلة فضيلة والأثرة ايثارا والايمان
الحق كالعصى السحرية لا تمس شيئا الا ألهبته ولا جامدا
الا اذابته ولا مواتا الا احيته ـ

من لى بمن يأخذ الدين الصناعى بكل ما فيه ويبيعنى
ذرة من الدين الحق فى اسمى معانيه ؟
ولى كبد مقروحة من يبيعنى
بها كبدا ليست بذات قروح

مجلة « الثقافة » الاسبوعية
القاهرة

فيصفع اقفيتهم باستهانة ويأمر بالقائهم خارج الاعتاب

ولكنهم بعد هذا كله يظلون يتزاحمون على الأبواب.

يعرضون خدماتهم بدل الخدم المطرودين، وكلما

أمعن السيد في احتقارهم زادوا تهافتا كالذباب!

العبيد هم الذين يهربون من الحرية فاذا طردهم

سيد بحثوا عن سيد آخر لأن في نفوسهم حاجة ملحة

إلى العبودية. لأن لهم حاسة سادسة... أو سابعة

حاسة الذل... لابد لها من إروائها، فاذا لم يستعبدهم

احد أحست نفوسهم بالظمأ الى الاستعباد وتراموا على

الاعتاب يتمسحون بها ولا ينتظرون حتى الاشارة من

إصبع السيد، ليخروا له ساجدين!

العبيد هم الذين اذا اعتقوا واطلقوا حسدوا

الارقاء الباقين في الحظيرة لا الاحرار المطلقي السراح،

لان الحرية تخيفهم، والكرامة تثقل كواهلهم، لان

حزام الخدمة في أوساطهم هو شارة الفخر التي

يعتزون بها ولأن القصب الذي يرصع ثياب الخدمة

هو أبهى الأزياء التي يتعشقونها!

العبيد هم الذين يحسون النير لا في الأعناق

بل في الأرواح الذين لا تلهب جلودهم سياط الجلاد

ولكن تلهب نفوسهم سياط الذل، الذين لا يقودهم
النخاس من حلقات فى آذانهم ولكنهم يقادون بلا نخاس
لأن النخاس كامن فى دمائهم!

العبيد هم الذين لا يجدون أنفسهم إلا فى
سلاسل الرقيق وفى حظائر النخاسين فإذا انطلقوا
تاهوا فى خضم الحياة وضاعوا فى زحمة المجتمع، و
فزعوا من مواجهة النور وعادوا طائعين يدقون
أبواب الحظيرة، ويتضرعون للحراس أن يفتحوا
لهم الأبواب،!

والعبيد — مع هذا — جبارون فى الارض غلاظ
على الأحرار شداد، يتطوعون للتنكيل بهم ويتلذذون
إيذاءهم وتعذيبهم، ويتشفون فيهم تشفى الجلادين
العتاة!،

إنهم لا يدركون بواعث الأحرار للتحرير فيحسبون
التحرر تمردًا والاستعلاء شذوذا والعزة جريمة،
ومن ثم يصبّون نقمتهم الجامحة على الاحرار المعتزين
الذين لا يسيرون فى قافلة الرقيق،!

إنهم يتسابقون إلى ابتكار وسائل التنكيل بالأحرار
تسابقهم الى ارضاء السادة، ولكن السادة مع هذا

يملونهم ويطردونهم من الخدمة، لأن مزاج السادة
يدركه السأم من تكرار اللعبة فيغيرون اللاعبين ويستبدلون
بهم لبعض الواقفين على الأبواب ؛

ومع ذلك كله فالمستقبل للأحرار، المستقبل للأحرار
لا العبيد ولا السادة الذين يتمرغ على أقدامهم العبيد،
المستقبل للأحرار لأن كفاح الانسانية كلها فى سبيل
الحرية لن يضيع لأن حظائر الرقيق التى هدمت لن
تقام، ولأن سلاسل الرقيق التى خطمت لن يعاد
سبكها من جديد .

إن العبيد يتكاثرون نعم، ولكن نسبة الأحرار
تتضاعف والشعوب بكاملها تنضم إلى مواكب الحرية ، و
تنفر من قوافل الرقيق. لو شاء العبيد لا نضموا إلى مواكب
الحرية لأن قبضة الجلادين لم تعد من القوة بحيث
تمسك بالزمام ولأن حطام العبودية لم يعد من القوة
بحيث يقود القافلة، لولا أن العبيد كما قلت هم الذين
يدقون باب الحظيرة ليضعوا فى أنوفهم الخطام.

ولكن مواكب الحرية تسير وفى الطريق تنضم اليها
الألوف والملايين وعبثاً يحاول الجلادون أن يعطلوا هذه

لابد أن تصيب سياط العبيد بعض ظهور الأحرار لابد للحرية من تكاليف إن للعبودية ضحاياها وهي عبودية أفلا تكون للحرية ضحاياها وهي الحرية ؟

هذه حقيقة وتلك حقيقة ولكن النهاية معروفة والغاية واضحة والطريق مكشوف والتجارب كثيرة فلننظر قافلة الرقيق وما فيها من عبيد تزين أوساطهم الاحزمة وتحلى صدورهم القصب ولنتطلع إلى موكب الاحرار وما فيه من رؤوس تزين هاماتهم مياسم التضحية وتحلى صدورهم أوسمة الكرامة ولنتابع خطوات الموكب الوئيدة في الدرب المفروش بالشوك ونحن على يقين من العاقبة والعاقبة للصابرين ؛

من مجلة (الرسالة) الاسبوعية

القاهرة

الإسلام دين القوّة

لأحمد حسن الزيات

الاسلام دين القوة وهل في ذلك شك.
شارعه هو الجبار ذو القوة المتين ومبلّغه هو محمد (صلى الله عليه وسلم) الصبّار ذو العزة الأمين وكتابه هو القرآن الذي تحدّى كل انسان وأعجز ولسانه هو العربي الذي اخرس كل لسان وأبان وقواده الخالديّون هم الذين أخضعوا لسيوفهم رقاب كسرى وقيصر وخلفاؤه العمريون هم الذين رفعوا عروشهم على نواحي الشرق والغرب. فمن لم يكن قوى البأس قوى النفس قوى الارادة قوى العداة كان مسلما من غير اسلام وعربيا من غير عروبة.
الاسلام قوة في الرأس وقوة في اللسان قوة في اليد وقوة في الروح. هو قوة في الرأس لانه يفرض على العقل توحيد الله بالحجة وتصحيح الشرع بالدليل وتوسيع النص بالرأي وتعميق الايمان بالتفكير.
وهو قوة في اللسان لان البلاغة هي معجزته وأداته والبلاغة قوة في الفكر وقوة في العاطفة وقوة في العبارة.

هو قوة في اليد لأن موحيه — هو الحكيم الخبير —
قد علم أن العقل بسلطانه واللسان ببيانه لا يغنيان
عن الحق شيئا إذا ما أظلم الحس وتحكمت النفس و
عميت البصيرة فجعل من قوة التضليل ذائدا عن
كلمته وداعيا إلى حقه ومنفذا لحكمه ومؤيدا لشرعه
كتب على المسلمين القتال في سبيل دينهم ودينه وفرض
عليهم إعداد القوة والخيل إرهابا لعدوهم وعدوه
وأمرهم أن يقابلوا اعتداء المعتدين بمثله ولكن
القوة التي يأمر بها الإسلام هي قوة الحكمة والرحمة
والعدل لا قوة السفه والقسوة والجور فهي قوة مزدوجة
أو قوة فيها قوتان قوة تهاجم البغي والعدوان في الناس
وقوة تدافع الأثرة والطغيان في النفس .

والإسلام بعد ذلك قوة في الروح لأنه يمحص
جوهرها بالصيام والقيام والاعتكاف والارتياض والتأمل .

وأنت إذا عرضت على الفكر السليم الحكيم مرامي
العقيدة الإسلامية وجدتها كلها تتجه إلى القوة أو
إلى ما تحصل به القوة فالصلاة نظافة جسدية بالوضوء
وطهارة روحية بالذكر ورياضة بدنية بالحركة والزكاة
تقوية للضعيف بالتصدق وتنمية للمال بالتطهير وتمكين

للمجتمع بالتعاون والحج قوة اجتماعية بالتعارف والتآلف،
وقوة سياسية بالتشاور والتحالف وقوة اقتصادية
بالمبادلات والتسوق. وإن أشد ما تجتمع به القوة
وتتسق به الحال هو الوحدة والجماعة وهما لباب
الدعوة الإسلامية فالوحدة هى الأساس الذى حمل
والجماعة هى الصرح الذى قام، كانت الوحدة هى الأساس
لأنها توحيد لله بعد إشراك وتوحيد للعرب بعد
شتات وتوحيد للرأى بعد تفرق وتوحيد للغة بعد
تبلبل وتوحيد القبيلة بعد تدابر وكانت الجماعة هى
الصرح لأنها جمعة القلوب التى ألّف بينها الله وجملة
الشعوب التى رفع شأنها محمد (صلى الله عليه وسلم)
ثم قامت سياسة الإسلام على استدامة القوة
بالمحافظة على الوحدة والحرص على الجماعة فالفرد
الذى يكفر بوحدة العقيدة والأمة يقتل والطائفة
التى تبغى على جماعة المسلمين تقاتل والصلاة إنما
يعظم أمرها ويضاعف أجرها إذا أدّيت فى جماعة
وهذه الجماعة تتكرر خمس مرات كل يوم ثم تكبر
فى صلاة الجمعة كل أسبوع ثم تعظم فى صلاة العيدين
كل عام ثم تضخم فى أداء الحج مرة — على الأقل — فى كل

عمر على ذلك كان إسلام محمد صلى الله عليه وسلم
وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، وعلى ذلك كانت عروبة
خالد وسعد وعمرو كان العرب والمسلمون حينئذ
يحملون المصحف للحق والسيف للباطل؛ وكان خلفاؤهم
يجمعون بين إمامة الصلاة وقيادة المعركة، حتى بلغوا
من القوة أن يفعل كتاب الرشيد ما يفعل الجيش، وبلغوا
من المروءة أن سيّر المعتصم جيشاً لانقاذ امرأة.
فلما تشتت الوحدة، وتفرقت الجماعة، وصارت سيوف
المسلمين خُشُباً يحملها خطباؤهم على المنابر، ومصاحفهم
تمائم يعلقها مرضاهم على الصدور، أصبحت دولتهم تبعاً
لكل غالب، وتراثهم نهباً لكل غاصب؛ وبلغوا من التخاذل
والفشل أن الأندلسيين يجليهم النصارى عن أقطارهم
بالأمس فلم يجدوا الرشيد؛ وأن الفلسطينيين يشردهم
اليهود عن ديارهم اليوم فلا يجدون المعتصم!

(وحي الرسالة جزء ٣)

للكاتب نفسه

أسرة واحدة

للشيخ علي الطنطاوي

ماذا يصنع أهل الأسرة الواحدة؟ يقيمون جميعًا في دار واحدة ويأكلون على مائدة واحدة، ويصبحون معًا ويمسون معًا، يتبادلون الحب والود، يعطفون على المريض، ويسألون عن الغائب ويقومون صفًا واحدًا في وجه الأحداث والمصائب.

أليست هذه هي صفة الأسرة؟ نحن إذن أسرة واحدة!

هذا ما قلته لنفسي ونحن في المؤتمر(١)، معنا المراكشي يتحدث بلهجته الناعمة المهموسة، والجزائري بلغته الشديدة القوية، والتونسي وهو في رنته بين بين، فيها من لين فاس وقوة تلمسان، والمصري بهذه اللهجة الحلوة، والعراقي وفي لغته الرجولة والأنس، والشامي واللبناني والأردني والفلسطيني، وإخوان من إيران وكردستان والأفغان والباكستان وأندونيسيا والقفقاس ولست أذكر الآن البلاد، نحو سبعين رجلا ما التقوا من قبل، ولا سمع بعضهم بأسماء بعض لكل واحد منهم زي غير زي الآخر ولسان غير لسانه

(١) مؤتمر فلسطين العالمي الذي عقد في القدس.

وسلام مع غير ملاءمة، ولو تعمدت أن تجمع الأشتات من الناس والأضداد (في الظاهر) من البشر، لما جئت بأعجب من هذه المجموعة .....

..... ولكن هذه المجموعة، اقامت في فندق واحد وأكلت على مائدة واحدة، وقامت للصلاة صفًا واحدًا وراء امام واحد. ومرض قوم (وكنت ممن مرض) فعطفوا عليه جميعًا، ومات واحد فحزنوا عليه جميعًا، وأحس كل فرد منها منذ الساعة الأولى بأنه مع إخوان له، يعرفهم منذ الأزل ويعرفونه ويحبهم، فكيف تحققت هذه المعجزات.

كيف اختصرت في هذا الفندق ممالك الاسلام كلها، فكانت أسرة واحدة، تتمنى أكثر الأسر، التي يجمع بينها الدم والنسب، أن يكون لها بعض ما كان لهذه الأسرة، من جوانب الحب وروابط الوداد ؟

كيف تهاوت في لحظة حواجز اللسان والبلدان والأزياء والافكار حتى كأن ليس فيهم عربي ولا فارسي ولا تركي ولا كردي ولا شركسي ولا أشقر ولا أسمر، ولا قريب ولا بعيد ؟

كيف انهدم في يوم واحد، ما انفق أعداء الاسلام القرون الطوال في بنائه، من عوائق الوحدة في الدين،

وسوانع الأخوة في الله ؟

هذا هو سر الاسلام.

فقل للدعاة القومية: موتوا بغيظكم، إن المستقبل لنا، لقد شد تمرضها، ولكنه صرح من الثلج، متى أشرقت عليه شمس الاسلام، رجع وحلاً تطؤه الأقدام!

مجلة (المسلمون) الشهرية

القاهرة (دمشق)

قد مضى عهد ألف ليلة وليلة

للأستاذ أبي الحسن علي الندوي

كتاب ألف ليلة وليلة يمثل ذلك العهد الذي كانت الحياة فيه تدور حول فرد واحد — وهو شخص الخليفة أو الملك أو حول حفنة من الرجال — هم الوزراء وأبناء الملوك — وكانت البلاد تعتبر ملكا شخصيا لذلك الفرد السعيد، والأمة كانها فوجا من المماليك والعبيد، يتحكم في أموالهم وأملاكهم ونفوسهم وأعراضهم، ولم تكن الأمة التي كان يحكم عليها الا ظلا لشخصه، ولم تكن حياتها إلا إمتدادا لحياته.

لقد كانت الحياة تدور حول هذا الفرد بتاريخها وعلومها وآدابها وشعرها وإنتاجها، فاذا استعرض أحد تاريخ هذا العهد أو أدب تلك الفترة من الزمان وجد هذه الشخصية تسيطر على الأمة أو المجتمع كما تسيطر شجرة باسقة على الحشائش والشجيرات التي تنبت في ظلها وتمنعها من الشمس والهواء، كذلك تضمحل هذه الأمة في شخص هذا الفرد وتذوب فيه وتصبح أمة هزيلة لا شخصية لها ولا إرادة، ولا حرية لها ولا كرامة.

وكان هذا الفرد هو الذي تدور لأجله عجلة الحياة ،
فلأجله يتعب الفلاح ، ويشتغل التاجر ، ويجتهد الصانع ،
يؤلف المؤلف ، وينظم الشاعر ، ولأجله تلد الأمهات
وفي سبيله يموت الرجال وتقاتل الجيوش ، بل ولأجله
تلفظ الأرض خزائنها ، ويقذف البحر غنائمه ، وتستخرج
كنوز الأرض وخيراتها .

وكانت الأمة — وهي صاحبة الانتاج وصاحبة
الفضل في هذه الرفاهية كلها — تعيش عيش الصعاليك
أو الأرقاء المماليك ، قد تسعد بفتات مائدة الملك و
بما يفضل عن حاشيته فتشكر ، وقد تحرم ذلك أيضاً
فتصبر ، وقد تموت فيها الانسانية فلا تنكر شيئاً بل تتسابق
في التزلف وانتهاز الفرص .

هذا هو العهد الذي ازدهر في الشرق طويلاً و
ترك رواسب في حياة هذه الأمة ونفوسها ، وفي
أدبها وشعرها ، وأخلاقها واجتماعها ، وخلف آثاراً باقية
في المكتبة العربية ، ومن هذه الآثار الناطقة كتاب
«ألف ليلة وليلة» الذي يصور ذلك العهد تصويراً
بارعاً يوم كان الخليفة في بغداد أو الملك في دمشق أو
القاهرة ، هو كل شيء ، بطل رواية الحياة ومركز الدائرة .

لا نهاية له، وحظ طبقة — وهي لا تتجاوز عدد الأصابع —
إلا التلهي بثمرات تعب الطبقة الأولى من غير شكر و
تقدير وفي غير عقل ووعي؟ ومن الذي يسوغ أن يشقى
أهل الصناعة، وأهل الذكاء، وأهل الاجتهاد، و
أهل المواهب، وأهل الصرائم، وينعم رجال لا يحسنون
غير [illegible]، ولا يعرفون صناعة غير صناعة الفجور
وشرب الخمور؟ ومن الذي يسوغ أن يجفى أهل الكفاية
وأهل النبوغ وأهل الأمانة ويقصوا كالمنبوذين، و
يجتمع حول ملك أو أمير فوج من خساس النفوس وسخفاء
العقول وفاقدي الضمائر ممن لا هم لهم إلا ابتزاز
الأموال وإرضاء الشهوات ولا يحسنون فنا من فنون
الدنيا غير التملق والإطراء، والمؤامرة على الأبرياء،
ولا يتصفون بشيء غير فقدان الشعور وقلة الحياء؟
إنه وضع شاذ لا ينبغي أن يبقى يومًا فضلًا أن
يبقى أعوامًا؛

إنه إن سبق في عهد من عهود التاريخ وبقي مدة
طويلة فقد كان ذلك على غفلة من الأمة أو على الرغم
منها، وبسبب ضعف الإسلام وقوة الجاهلية، ولكنه
خليق بأن ينهار ويتداعى كلما أشرقت شمس الإسلام

المتطرفة وفرضت نفسها على الكثرة وهى تعامل العمال
والمعتقلين بقسوة نادرة ووحشية ربما لا يوجد لها
نظير فى تاريخ السخرة الظالمة.

إن الأثرة بجميع أنواعها ستنتهى ؛ وإن الانسانية
ستثور عليها وتنتقم منها إنتقاما شديدا . إنه لا مستقبل
فى العالم الا للاسلام السمح العادل الوسط ، وإن طال
أجل هذه « الأثرات » وأرخى لها العنان وتمادت
فى غيها وطغيانها مدة من الزمن .

إن الأثرة ـ فردية كانت أو عائلية أو حزبية أو طبقية ــ
غير طبيعية فى حياة الأمة وانها تتخلص منها فى أول فرصة
إنه لا محل لها فى الاسلام ولا محل لها فى مجتمع واع بلغ سن
الرشد ولا أمل فى استمرارها ، فخير للمسلمين وخير للعرب
وخير لقادتهم وولاة أمورهم أن يخلصوا أنفسهم منها و
يقطعوا صلتهم بها قبل أن تغرق فيغرقوا معها .

ألا إن الفردية آذنت فى الشرق أيضا بالرحيل وبدأت
تحتضر وتهوى ، وما هى مسألة زيد وعمرو وانما هى مسألة عهد
ينقضى وفكرة تختفى ومؤسسة تلغى ، فليحذر الذين يعيشون
عليها أن يوجهوا مصيراً فاجعاً !

مجلة (الرسالة) الاسبوعية
بالقاهرة

المجدد السرهندي

٩٧٧ ——— ١٠٣٤هـ

للأستاذ مسعود الندوي ؒ

لما آل الأمر إلى ——— غربة الإسلام في هذه البلاد والتضييق على المسلمين واضطهادهم وأصبح مثل القابض على الدين من بينهم كمثل القابض على الجمر. وقف الرجل الذي قيض الله له[1] أن يقف في وجه هذه الطاغية[2] وأنصاره الضالين المضلين، ويرفع لواء أفضل الجهاد، ويصدع بكلمة الحق، ويكبح جماح غوايتهم، ويقضي على بدعهم وشرورهم قضاء مبرمًا، فقام الإمام المجاهد العالم الزاهد الشيخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقي السرهندي الملقب بمجدد الألف الثاني للهجرة بالجدارة والاستحقاق وشمر عن أذياله لمقاومة الفتنة الأكبرية ورد مكايد أعداء الإسلام وتهذيب نفوس أهل الغواية وجاهد في ذلك جهادًا موفقًا مبرورًا حتى أنجحه الله في مساعيه، وأعاد للإسلام في هذه الديار أيامه الغر السالفة، فارتفعت كلمته من جديد

(١) الشيخ أحمد السرهندي (٢) الملك المغولي «أكبر»

وأصبح المسلمون في أمن على دينهم وعقائدهم.

نشأ الشيخ أحمد السرهندي في الربع
الأخير من القرن العاشر للهجرة حينما شرع
الملك (أكبر) في نشر تعاليمه الخبيثة وآرائه
الباطلة والدعاية لها، فانتبه للأمر في أول وهلة،
وجعل يراقب الأحوال عن كثب وأخذ يعد عدته
لمقاومة الفتنة ومحاربتها فقام بدعوة واسعة
بين جميع طبقات الشعب وبث أتباعه ومريديه
في طول البلاد وعرضها، وكتب إلى أمراء الجيش و
رؤساء الدوائر الحكومية ممن آنس فيهم رشدا
ينبههم من نوم الغفلة، ويلفت أنظارهم إلى
ما أتت به الفتنة الأكبرية من مصيبة وبلاء
للدين الحق وما جرته من وبال على المسلمين، و
ما زال بالأمر يجد ويجتهد في نشر الدعوة و
محاربة البدع والمنكرات إلى أن نجحت مساعيه
وأثمرت شجرة جهاده وآتت أكلها. فاستبشر بذلك
المسلمون استبشارا وعاد للإسلام مجده ورواءه
في بلاد الهند، إلا أن نتائج الدعوة هذه ما ظهرت
إلا بعد وفاة (أكبر) حينما كانت الفتنة في إبان

شبابها في زمن إبنه الملك جهان گير، ١٠١٤ — ١٠٣٧هـ
— والمسلمون والدعاة إلى الإسلام يضطهدون
شأنهم في عصر الملك (أكبر) حتى أن الملك الخليع
(جهان كير)، أمر بحبس الشيخ السرهندي في حصن
"كواليار" مدينة في قلب الهند، ومن أعاجيب أمر
الله في خلقه أن هذا الحبس إنقلب نعمة عظيمة
للدعوة الإسلامية في الهند، فانه لم يمض على دخول
الشيخ في الحصن — السجن — إلا أيام قلائل حتى
تبدّلت أرض الحصن غير الأرض وصار الجناة من
السارقين وقطاع الطريق يصلون ويسجدون، وأصبحوا
يأتمرون بأوامر الشيخ ويؤدون واجباتهم الإسلامية
أداءً لم يشاهد مثله من أمثالهم من قبل، فتنبّه
لذلك مدير السجن، وكتب إلى الملك يخبره أن
المحبوس — الشيخ السرهندي — ليس من شأنه أن
يسجن وإنما هو ملك قلما ينجب الدهر مثله، فان رأى
الملك أطلقنا سراحه، وأكرمناه بما يستحقه، فندم
الملك على ما ظهر من بوادر الشدة في شأن الشيخ،
وأمر باحضاره إلى مقر المملكة، ولما بلغه خبر دنوه
من العاصمة بعث الأمير (خرّم)، ولي عهد المملكة

الذي اعتلى سرير الملك بعد وفاة أبيه وتلقب (شاه جهان)
لاستقباله والترحيب بمقدمه،

وكان أن جاء الشيخ إلى العاصمة وحضر باب الملك
فسلم على الملك وعلى حاشيته وحيّاهم بتحية الاسلام
ولم يسجد له، شأن الناس يومئذ، فتحمل ذلك منه
الملك وتلقاه بالترحاب، وأصر عليه بالبقاء في البلاط
الملكي، حتى يتسنى له أن ينتفع بنصائحه ويفيض الخير
والفضل بين مجالسه، فاقام الشيخ أياما في البلاط الملكي
وكان من نتائج مساعيه المشكورة ومواعظه البالغة
أن رضي الملك بالغاء كثير من البدع والمنكرات التي
كان قد ابتدعها ابوه الطاغية الملك (أكبر)،

وللسيد المجدد سقى الله ثراه وأفاض عليه من
سجال رحمته، أعمال جليلة أخرى وجهود مشكورة زاهرة
لا يسع المقام ذكرها ولا الافاضة في بيانها —

(نظرة اجمالية للدعوة الاسلامية)
للكاتب نفسه

دار المصنفين بأعظم گره

للأستاذ محمد ناظم الندوى

يجب على كل أمة تحاول أن تبقى و تتمتع بحياتها ،
أن تتمسك بعروة دينها ، وتعتصم بحبل عقائدها ،
وهذا لا يحصل إلا بأن يعرض على الناس دينهم
بأسلوب حديث مألوف بطباعهم وأذهانهم ولكن ذلك
لا يمكن أن يصد الذين بهرت أعينهم الحضارة الغربية
عن الوقوع فى هذه الضلالة إلا بردّ إعتراضاتهم
بأسلوب مبتكر يردع قلوبهم ، فأوّل من أحسّ بهذا
الداء السارى فى عروق الشبان وغيرهم من الناشئة
العلامة شبلى النعمانى ، المرحوم صاحب التصانيف
الجليلة فبادر إلى علاجه وعزم على تاسيس جمعية
علمية تسد حاجة المسلمين الهنديين فأسّس
جمعية بأعظم گره منذ ثمانى عشر سنة وسمّاها
دار المصنفين و وقف عليها دارا له وقطعة من أرض
الحديقة بيد أنه لم يثمر شجره الذى غرسته يده
المباركة ، وحالت المنية بينه وبين أمانيه الطاهرة
لكن ترك ثلة من نبهاء تلامذته وأذكيائهم ،

وطائفة من الذين كانوا يعترفون بغزير علمه ووافر معارفه وصدق نيته فطفقوا يبذلون جهدهم في سبيل ما كان العلامة المرحوم بصدده، أي تأليف كتب بالأردية في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم وسير الصحابة، وفي التاريخ والفلسفة الحديثة وعلم الكلام الجديد وغير ذلك مما يحتاج إليه المسلمون في الزمن الحاضر-

لم تكن الجمعية في بدء الأمر إلا عبارة دار حقيرة ومكتبة صغيرة وعدة تلامذة للعلامة المرحوم لكن الله أيّدها بكبار رجال الهند على رأسهم العلامة السيد سليمان الندوي الذي قلّما أنجبت مثله أرض الهند، فرسخت أصولها وبسقت فروعها وطابت ثمارها وما ذلك إلا لأنها أُسّست على التقوى إذ من أهمّ مقاصد هذه الجمعية تأليف كتاب جامع في سيرة خير البشر على نهج حديث بديع يردّ فيه جميع الاعتراضات التي وجّهها المستشرقون وغيرهم إلى الإسلام ونبيّه صلى الله عليه وسلم، وتأليف كتب في سير الصحابة رضي الله عنهم ليعرف المسلمون حياتهم الطيبة، وليسعوا في الاقتفاء لآثارهم.

قد علمتم أن الجمعية قد نجحت فى مغزاها وفازت
بمقاصدها، وكلما يذر عليها الشارق ويجن عليها الليل
تخطو إلى الامام ويتسع نطاقها ويطول باعها،
حتى بلغ عدد ما ألف فيها وترجم من اللغات
الأجنبية إلى اللغة الأردية أربعين كتابا أو أكثر
قليلا، هذه الكتب فى شتى العلوم والفنون، فمنها
ما فى السيرة ومنها ما فى التاريخ، ومنها فى الفلسفة
الجديدة وعلم الكلام الجديد واللغة والأدب
وغير ذلك، وأحسن ما صُنف فى هذه الجمعية
سيرة النبى (ص) ولهذا الكتاب عدة أجزاء قد
نشرت منها الجمعية أربعة، ولا ريب أن هذا
الكتاب عديم العديل، فقيد النظير، حتى العرب
أنفسهم لم يؤلفوا فى سيرة النبى مثل هذا الكتاب
الجامع، ومن ثم بادر المسلمون الذين لا يعرفون
الأردية إلى نقله إلى لغاتهم، وقد نقل الأتراك
منه ثلاثة أجزاء إلى لغتهم التركية وسوف ينقلون
الجزء الرابع الذى مضى على طبعه شهران، وكذلك
قد نقل كثير من مؤلفات دار المصنفين إلى شتى
اللغات وهذا دليل ساطع على أن الكتب المؤلفة

فى جمعية دار المصنفين لها فضل عظيم ومزايا جمّة،
ومنها منافع لمسلمى الهند خاصة ولجميع المسلمين عامة.
هذه الجمعية لم ينحصر صيتها الذائع فى الهند
بل إخترقت سمعتها أعماق بلاد أوربا ولتعرفت بكثير من
جمعياتها العلمية وربّما راسلتها فى الأمور المختلفة؛
لقد كانت هذه الجمعية فى بداء الأمر ضيّقًا
نطاقها، قصيرًا باعها، قليلًا عمّالها ورفقاؤها كما
بيّنّا آنفًا، ثم إتسعت إدارتها وتشعّبت شعبها وعظم
أمرها حتى بلغ عدد الرفقاء والعمّال فيها نحو أربعين
ولرقىّ كل شعبة منها ضاقت عنهم الجمعية بما رحبت
والآن هى شاخصة ببصرها إلى الذين جادوا عليها من
قبل أو سوف يعاونونها بالاشتراك فيها، وكم من
رفيق لها يسكنون خارجها فى البلد لأن البيوت والقاعات
لا تسعهم فهم مضطرون إلى أن يسكنوا خارجها فى
البلد ويعانوا تكاليف هيشات الأسواق وذلك
خلاف ما رامه بانيها لأن عمل التاليف والتصنيف
يحتاج إلى طمانينة الخاطر وهدوء البال والصحة
التامة والسكونة بين صائح وصارخ وصفير وهدير
مما يخل بهذا المرمى فالجمعية يعوزها خمسون ألف